

ان اللہ لا ینکحہ صیولون علی النبی الیہ الدین اصلوہ وسلم

کتاب فیض انتساب و مسائل الوصول الی شمائل الرسول جسکو عالم علامہ حضرت فاضل فہام
وہر محدث محقق مفسر مدقق فقیہ زمانی اسوہ علمای ربانی یوسف بن اسماعیل شہبانی رئیس عماد
حقوق ہدایت نے سرور کائنات مخرم موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل شریفہ
اور مختلف احوال اور اخبار اور عام طرز معاشرت میں اصح کتب احادیث سے تالیف فرمایا
ستہ مام سالنون کے افادت کی نرض سے مولوی محمد علیہ بکار خان صاحب صفی
نظامی سرشتہ وار دفتر پیشی سرکار نظام دکن درصاف صاف اردو زبان میں تصنیف کیا یہ کتاب ترجمہ

شمائل الرسول

1887

HECKED 199

بعہد دولت علیہ ملاؤ العرب والجمہ اشتم فخر سکندر شکست سلیمان حشمت فخر الملک والاسلاطین ناصر اللہ
والدین حامی شرعیہ سلیمین قہرمان المارواطین کف المسلمین قہر قدرت علی حضرت حضور رب
نواب میر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفیہ نظام ستوں
وکن خلد اللہ لکم حسب الاشیاء فیض منیاد خلاصۃ الاکوان وزبدۃ الاعیان سلالۃ الکرام و عمدۃ الامم والاعظم
سایہ نبی اب قبالا جزیب کسا و کشتہ انعام سرکار عالی و خاتم الانبیاء شہزادہ بلندہ قبائل علی حدیثہ و سلطنتہ و نظامہ

مطبع منقذ عالم گاہ بن ہستم محمد قادر علی خان فی کی جیلہ

واحد نمبر

قریب اعلان

کتاب نمبر

کتاب نادر الوجود وسائل الوصول الی شمائل الرسول حبکوعالم
اجل فاضل اکل یوسف بن اسمعیل بنہانی رئیس محکمہ حقوق بیروت نے
کتب صحیحہ احادیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال برکت
اشتمال میں مختارہ طور پر تالیف کیا ہے اور اس تالیف کا طرز اہل سیر کو طور رکھا ہے
جنس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات نشست و برخاست
اور تکلم اور لباس اور خور و نوش اور عبادات اور ریاضات وغیرہ اور عام معاشہ
کا علم جمالی طور سے ہو سکتا ہے یہ کتاب صالحین اور عامہ مسلمین کو واسطے
ایک استاد کامل ہے جسکی ہم صحبتی سے انسان کو حرکات اور سکونات اور
تہذیب اخلاق میں مثل سلف کے ترقی ہو سکتی ہے علی الخصوص اطفال و بزرگ
اور نوجوانوں کی تربیت اور تہذیب کے لئے اکیس اعظم ہے اس کتاب کا ترجمہ
مولوی محمد عبدالجبار خاٹنا صفی سرشتہ دار دفتر پیشی سرکار نظام و صاحب
اردو میں بلا تکلف عبارت کے کیا ہے محمد المدینہ ترجمہ فیہ چپ کر مرتب
ہو چکا ہے جن حضرات کو اس ترجمہ کو مطالعہ کا شوق ہو وہ حضرات راقم و طلب کیا کریں
راقم ملا محمد مراد تاجر کتب سالن بیرون بلدہ حیدرآباد دکن

اِنَّ اللّٰهَ كَلِمَتُكَ رَضِيَ عَنْ يَّهَا الدِّينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُ

کتاب فیض انتساب و سائل الوصول الی شمائل الرسول حبکو عالم علامہ حضرت

فناۃ ہر محدث محقق مفسر توفیق فقیہ مافی السوء علمای بانی یوسف بن اسماعیل سنہانی شری

محکمہ حقوق بیروت نے سرور کائنات فخر موجودات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

شمائل شریفہ اور مختلف احوال و اخبار اور عام طرز معاشرت میں صحیح کتب احادیث سے

تالیف فرمایا ہے عام مسلمانوں کے افادت کی غرض سے مولوی محمد عبد الجبار خاٹنا

اصطفیٰ نظامی سررشتہ دار و قریبی سرکار نظام کن نوفا ضار و نوبان بن جبر کیا میاں کتب حرمہ بیروت

شمائل الرسول

بعثت ولت علیہ ملاذ العرب و العجم ثم انهم سکند شکست سلیمان شمت فخر الملوک اسلامین باطری الملة

والدین حامی شیخ سید سلیمین فرمان المار و طہین کہت المسلمین قدر قدرت علی حضرت حضور

پر نور نواب میر محبوب علی خان بہا و فرست جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ نظام

سادس دکن خلد اسد ملکہ حسب الارشاد فیض بنیاد خلاصہ الاکوان و زبدۃ الاحیان سلامۃ الکریم

و عمدۃ الامر العظام علی جناب نواب قبال یاہر جنگ بہادری شکر کرا عالی و ام بالمفاخر و العالی

مطبع مقید رم عا اگر میں بہتہ محمد قادیان صوفی کی چہا



الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسوله و
آلبيه وحبيه محمد سید الاولین والاخرین رحمة للعالمین شفیع المذنبین
یوم القيامة الخصوص بکبری الزعامة هاد للعباد الی سبیل الرشاد المحمود
بالصفات الکمالية والمنعوت بالنعوت الجمالية نتیجة الایجاد خلاصة
المبدء والمعاد علة الوجود للعالم صاحب النبوة والخاتمة حجة الله بآ
الخلق خلیفة الله باكمل الخلق الناطق بالحق والصواب المبجل بحسن
الاداب وفصل الخطاب علی له الخیرة الکرام واصحابه البررة العظام
وعلی تابعیه مادمث الیایام اما بعد خلیفای علمائے نامی محمد بن ابی بکر خان
اصتفی نظامی ابن حافظ محمد عبدالرزاق خان ابن مولوی حافظ محمد عبدالسید خان خفعم اسم
تعالی بالافعال السردیة واثبتهم علی الملة البیضاء المحمدیة اسحاب قلوب صافیة اور باب نفوس اکبر

کے حضور میں التماس کرتا ہے یہ مخفی نہیں ہے کہ عقائد حقہ اسلامیہ سے پہلا عقیدہ جو
 باری تعالیٰ جل شانہ ہے اور اسکے ساتھ ہی پیغمبر خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سالت کا
 اقرار ہے جیسا کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں ہے کلمہ لا الہ الا اللہ سے جس طرح
 اذعان کیا جاتا ہے کہ سوائے ذات متعال اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ہے اور تمام کائنات کا
 خالق اور معبود اللہ تعالیٰ جل شانہ ہے اوسکی ذات متعال اور صفات کمالیہ میں کوئی شے شریک نہیں
 اوسکی ذات منزہ کو حدوث زمانی اور تغیرات مکانی سے کسی طرح نقصان نہیں اوسکی ذات قدیم ازل
 الازل اور ابد الابد ایک ہی شان کے ساتھ ہے اور رہے گی اسی طرح محمد رسول اللہ
 سے یقین کیا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں جیسا کہ کلمہ قدیم میں ہے مَا کَانَ
 مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَحَاۤءَ النَّبِیِّیْنَ دُنِیَہِمْ اُولٰٓئِکَ یُفِخُوْنَ
 اَنْفُسَہُمْ اَوْ اٰتٰہُمْ اَمْرًا مِّنْ لَّدُنْہِمْ اَوْ یُخْرِجُوْنَہُمْ مِّنْ دُوْنِہُمْ اُولٰٓئِکَ یُفِخُوْنَ اَنْفُسَہُمْ
 اَوْ اٰتٰہُمْ اَمْرًا مِّنْ لَّدُنْہِمْ اَوْ یُخْرِجُوْنَہُمْ مِّنْ دُوْنِہُمْ اُولٰٓئِکَ یُفِخُوْنَ اَنْفُسَہُمْ
 اور اپنے ساتھ چھوٹے چھوٹے صحیفے اور بڑی بڑی کتابیں مخلوق کی ہر ہمت کیوں سٹلا
 اور سب اولو العزم پیغمبروں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل اور اشرف اور کل ہیں اور اکی ذات
 مبارک عالمین کیوں سٹلے رحمت ہے جیسا کہ خداوند جل علی نے فرمایا ہے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ
 اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ بلکہ ظہور کائنات اور ایصال فیض ربوبیت آپ ہی کی ذات اقدس کے طفیل
 میں ہوا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے لَوْلَا اَنْتَ لَمْ اَخْلُقْتُ الرَّسُوْلَیَّۃَ جس رسول
 کی ذات کے طفیل سے ظہور ربوبیت ہوا ہے اوسکی ذات اور صفات کو جو کچھ شرف اور فضیلت
 ہے اوسکا علم سوائے خالق عالم کے دوسروں کو ہونا نہایت دشوار ہے کوئی پیغمبر ذات اور صفات
 میں آپ کی برابر نہیں اللہ تعالیٰ نے جس قدر بزرگترین دوسرے پیغمبروں کو عطا فرمائیں اور سب کا جمع
 آپ کی ذات مبارک کو بنایا آپ کی ذات مبارک اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات متعال کی جوشان ہے
 اس آیت شریفہ سے ظاہر ہے اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمستلوق فیہا

مصابح الالٰہی ثانی نور اس آیت شریفہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے اشارہ سے
 قرب ذات باری تعالیٰ جل مجدہ کے جتنے مراتب تھے اور انکا انحصار آپ ہی کی ذات مبارک میں تھا کہ
 ارشاد فرمایا ہے لَمْ يَمَسَّ لِي مَعَ اللَّهِ وَقْتُ لَوْلَا لَيْسَ عِنْدَ فَيَدِهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُّسَلَّمٌ
 جس پر غیب کے قرب کی یہ شان ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل اسکے وقت میں داخل
 نہیں پاسکتا اور اسکے مراتب ذاتی اور صفاتی کو بشیر کا اور اک کیونکر پاسکیگا۔ تاوقتیکہ انسان آپ کے
 ذاتی کمالات اور صفاتی مراتب کا پورا علم حاصل نہیں کرتا اور کادل نور ایمان سے متور نہیں ہوتا
 اگرچہ صفاتی مراتب کی تعداد و حصر عقلی سے باہر ہے اور ہر ایک آدمی کا اور نیز مطلع ہونا ممکن نہیں
 لیکن کلام اللہ شریف جو آپ کے اخلاق اور اوصاف کا مجمع ہے اسکی آیات بنیات اور احادیث اور
 اخبار صحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے انسان آپ کے اوصاف جلیلہ پر بقدر
 قوت بشری اطلاع پاسکتا ہے آپ کے صفات کے آثار عام سفلی میں مثل آفتاب نصف النہار
 کے پہلے ہوئے ہیں مگر اونکے دیکھنے کے لئے دیدہ بنیاد چاہیے جسوقت آپ کے شمائل
 جلیلہ نصب العین قلوب صافیہ ہونگے اور اونکا پر تو نفوس قاسیہ میں منعکس ہوگا انسان کے قلب
 اور نفوس کی انوار معنوی سے کیفیت ہوگی کہ ملارا علی کے رہنے والے اسکی طروت شک کی
 نگاہوں سے لیکھا کریں گے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مابرجہ و تہ اسم سبلانوں
 کے مراتب سے اعلیٰ اور ارفع ہیں یہی سبب ہے کہ انکو ذات اور صفات نبویہ سے جسقدر تہاصل تھا
 اونکے قلوب اور نفوس میں صفات نبویہ کے انوار کا پورا ظہور ہوتا اسلئے اونکے اقوال و افعال
 اور عبادات اور ریاضات آپ کے اقوال و افعال کا نقشہ تھے۔

سلف صالحین کا مسلک یہی ہی صحاب کرام رضی اللہ عنہم کا مسلک تھا کہ اقوال و افعال میں اتباع
 سنت خیر الانام کو اور عظیمہ سے جانتے تھے اور آپ کے صفات کاملہ پر مطلع ہو کر مراتب قرب ذات

مشرف ہوتے تھے علمائے امت محمدیہ کے مراتب انبیاء بنی اسرائیل کے مراتب کے ساتھ جو مشابہت رکھتے ہیں وہ بسبب اتباع سنت اور احیاء ملت محمدیہ اور اتصاف صفات احمدیہ کے ہیں اور جو محض علم سے بدون عمل کے کوئی مرتبہ مستحق نہیں ہو سکتا خاص کر انبیاء کے مراتب یہ تو ناممکن بات ہے۔

یہ بات مشاہدہ سے ظاہر ہے کہ انسان جب کسی کو دوست کہتا ہے تو پہلے اس کے اوصاف پر مطلع ہوتا ہے جبکہ صفات کا اثر دل میں پیدا ہوتا ہے تو موصوف کی محبت کا ریشہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ محبت کا نخل نشوونما پا کر خلاص کی ترافشانی کرتا ہے اور دل کے مذاق میں ہر وقت اور ہر لمحہ اس کی خوشگواہی کی لذت ایک نئی کیفیت پیدا کرتی رہتی ہے قبل علم صفا کے موصوف کا محبوب ہونا کسی طور سے نہیں ہو سکتا۔

حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرُهُ دیکو جب کسی دنیا دار کے دل میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہوتا ہے تو دنیا کے سبب فراہم ہونے سے ہوتا ہے جبکہ دنیا کے اسباب کو دنیا دار فراہم دیکھتا ہے تو اس کے اوصاف منافع پر اس کی نظر پڑتی ہے ہر ایک چیز سے ہر ایک وقت میں وہ اتنا حاصل کرتا ہے اس کی وجہ سے جمیع اسباب دنیاوی کو ہر قدر دوست رکھتا ہے کہ ان کو اپنے لوازم حیات سے تصور کرتا ہے اگر سوتا ہے تو انہیں اسباب کو خواب میں دیکھتا ہے اور جب بوقت اس کی آنکھ خواب سے چوکتی ہے تو وہی خیالات اس کے دل کو اسباب کی طرف متوجہ رکھتے ہیں اس کے پیشوا دنیا کے بڑے بڑے نامی دنیا دار ہوتے ہیں اور ان کے مال اور دولت کے افسانے قصہ کمافی کے طور سے اس کی زبان پر ہوتے ہیں دنیا پرست لوگ جس قدر بڑے بڑے کاموں کو دنیا میں یادگار کے طور پر چھوڑ گئے ہیں اوس کے خیال کی ترقی کیواسطے بڑی بڑی لیلین ہوتی ہیں اس کے جلس میں دنیا کے عزیز و غریب یعنی دو تہ مند

لوگ ہوتے ہیں اور اسکے اشتغال اور اذکار دنیا کے مفرخات ہوتے ہیں غرض دنیا اسچھیلے
اوصاف سے جو دنیا کے سباب ہیں اور اسکی انگہون میں اسطور سے سمائی ہوئی ہوتی ہے کہ
دین اور دنیا کی نورانی صورتیں اور اسکی نگاہیں مکروہ نظر آتی ہیں اور خدا اور خدا کے رسول کا ذکر بوزین
اور دین کی تکالیف جب کہ بی ہمتا ہے تو اسکا عیش تلخ ہو جاتا ہے اور زندگی وبال گرد
معلوم ہوتی ہے اسواسطے بہشت اور دوزخ کے افسانہ و دراز قیاس سمجھ کر اور خدا پر ہونے کے
خیال معا و کوا لٹھولیا جانا کہ ہمیشہ اوکے نام سے نفرت کرتا ہے اور دنیا کو بہشت کا فیتہ تصور
کر کے اسکی نقش و نگار کے تماشے میں اپنی عمر کو صرف کر دیتا ہے۔

یہیسانی اور بے اعتبار چیز کا اوصاف کا تصرف دنیا دار کے نہیں ہوتا ہے کہ کسی
بیگانہ اور فصولی کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنے قدیم کلام میں بجا بقسح فرمائی ہے اور اسکی
مزلین نے دنیا کی اصل حقیقت اور بے اعتباری سے عام و خاص کو آگاہی کر دی ہے اور
سلف نے علم الیقین اور عین یقین سے دنیا کی مکروہ صورت کے اصلی نقشے دیکھ کر کیا بارگی
اسکی بات سے دل کو اوشالیا ہے اگر دنیا دار کی انگہون پر ذیاب کے سباب کے پردے
نہ پڑے ہوتے تو اسکی انگہیں جو پہلو کی جبرت کے آثار کو لکھتے ہی ہیں اوکے دیکھنے کی بعد اسطور
خود رفتہ نہو جاتا اور دنیا میں ہر وقت اور ہر ساعت جو زانی تغیرات ہوتے رہتے ہیں اور دنیا کے
نقش و نگار کو بگاڑتے جاتے ہیں کسی وقت میں کچھ تو اسکو عبرت دلاتے دنیا دار کی اسی حالت
دنیا ہی کی محبت کی وجہ سے ہے و ملر جہاں جسکو عالم آخرت سے تعبیر کرتے ہیں اور اسکی
وجود کی تصدیق اہل اسلام کے عظمیٰ عقائد سے ہے اور اسکی ہمیشہ باقی رہنے اور ناز
و نعمت کی حقیقت کلام قدیم سے اور پیغمبروں کے ارشادات سے صاف طور سے ثابت
ہو چکی ہے جب کسی خدا پرست کے دل میں اسکی لذت اور عیش و عشرت اور سباب احت کی

محبت پیدا ہوتی ہے تو اس کی چشم تصور میں اس عالم کی گونا گون نعمتیں اور بحسب اسباب اور
 عالی کمالات اور تصور اور الوان بساط اور حدائق و اشجار اور انہار کے ایسے نقش نمودار
 ہوتے جیسے ہیں کہ ہر خطہ اور سہرعت اس کے فراق میں ہر بکا کرتا رہتا ہے اور دنیا کو ایک
 گونا گون تکالیف کا قید خانہ تصور کر کے دم کر دینا چاہتا رہتا ہے کہ انا اس کا سخت جگر پینا خون
 بالین سنگ خارا بستر بویا کیبھی خوش و غاشاک پر پہلو کر دیا کیبھی نگریزوں پر لیٹ رہا ہوں
 انگھون سے لشکریان چہرہ پر گر و کیبھی جسم خاں آلود جان اور قید تن سے بیزار ہر ایک کلمہ
 میں خوار ہر وقت پیکر اجل کے استہ میں انگھیں کھلی ہوئی ہیں ہمدای درہشت پر کان لگے
 ہوئے ہیں جو ر و غلمان کا تصور دل میں جاہو ہے دنیا کے بندے جب کبھی ایسی حالت کا
 مشاہدہ کرتے ہیں تو کوئی اہم کتاب ہے کوئی محبوبان جانکر اس سے کنارہ کرتا ہے۔
 طالب عقبت کی یہ حالت اور اس طور سے عقبتی کے ساتھ دوستی اور خود فکری عالم آخرت کے
 لذت اور گونا گون نعمتوں اور عیش و عشرت و دمی کے اوصاف سننے کی وجہ سے ہوتی ہے
 اس واسطے طالب عقبت دنیا کی چیزوں سے ہر دور و ورع اختیار کرتا ہے اور رات دن عبادت
 اور ریاضات شاقہ میں اپنی عمر بسر کرتا ہے اور ہر وقت خوفِ الہی اور خشوع و خضوع اس کے دل
 میں بڑھتا جاتا ہے اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کے لوگ اس درجہ بیکار ہوتے ہیں کہ ان کے تمام
 ہمکلام ہونے کو ننگ عار جانتا ہے بلکہ ہل دنیا کو حیوانات کے اوصاف سے متصف جانتا ہے
 اور نئے گریبان ہوتا ہے چونکہ اس کا محبوب عالم آخرت ہے اس لئے اس کی طرف انتقال کرنے کو
 ہر وقت اور ہر خطہ دوست کرتا ہے۔

دیکھو دنیا دار اور طالب عقبتی کے حالات میں کس قدر تفاوت ہے جیسا کہ دنیا سے
 دنیا دار کے اوصاف پوچھو گے تو وہ اپنے ہمجنس کی تعریف میں مبالغہ کرے گا اور اس کے

تمام اعمال اور افعال کو نہایت درجہ پسندیدہ ظاہر کر لیا اور اس نے جس قدر دنیا کے سہا
فراہم کئے ہیں اس کی وجہ سے انھوں نے اس کی ستائش میں بطن اللسان ہو گا اور جب کسی طالب عقیقی
کے اوصاف کسی خدا پرست بندہ سے دریافت کرو گے تو وہ اس کے زہد اور ورع اور تقویٰ
اور ریاضت اور عبادت قلب کلام قلب مناقض طعام اور ترک لذت دنیویہ اور محنت شاقہ
مجاہدہ اور ادکار و ہنگام کو پیش کر کے اس کی زندگی کو ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے شرف اور
سعادت سے تعبیر کر لیا۔

اب یہاں سے سمجھ لیا جائے کہ ہر چیز اپنے اوصاف سے محبوب اور عزیز ہوتی ہے
تا وقتی کہ چیز کے اوصاف کا علم نہ ہو گا وہ چیز کسی کے نزدیک محبوب نہ ہو گی اور محبت کے پیدا
ہونے کے بہت سے اسباب ہوتے ہیں مگر پہلے اوصاف کی دستیابی علت محبت ہوتی ہے
اہل اسلام جب کا ایمان کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے تو ان کو پہلے اپنے نبی کریم کی
محبت پیدا کرنے کے اسباب فراہم کرنا ضروری امر ہے اس لئے کہ وہ خدا پرست ہیں اور ان کو
دوسرے عالم میں جانا ہے اور اس سفر کا زور اعلیٰ اعمال حسنہ اور افعال فضیلت اور یا اللہ کی محبت
رسالت پناہی ہے رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے ذرائع احیاء سنت اور
اتباع نبوی قول اور افعال اور جملہ حرکات و سکنات میں اختیار کرنے سے بہم ہوتے ہیں اور
نقائص جل شانہ نے رسول مقبول علیہ السلام کو جن خصائل جمیلہ اور شمائل جلیلہ کے ساتھ پیش
کیا ہے مسلمانوں کو پہلے ان سے مطلع ہونا ضروری امر ہے تا وقتی کہ آپ کے شمائل و خصائل
کا علم حاصل نہ کریں گے تو ان کو احیاء سنت اور اتباع نبوی پورے طور سے نہ ہو گا بلکہ ان کے
اسلام اور ایمان میں نقصان ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی کامل محبت ان کے دل میں پیدا نہ ہو گی اور
تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کے مرتبہ اور فضیلت بڑھانے کے واسطے اپنے قدیم کلام

میں فرمایا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کَمَا کَانَ مَعَدًّا لِّکُمْ
خدا کو دوست رکھتے ہو پس میرا اتباع کرو میرے اتباع سے تم کو اللہ تعالیٰ دوست کرے گا
نے لکھا ہے کہ جس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تو بعض لوگوں نے اس طور سے کہا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ ارادہ ہے کہ ہم لوگ ان کو اپنے اوپر ایسا حنان بنا لیں جیسا کہ تو علیہ السلام
نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے اوپر حنان ٹھہرایا تھا چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت
درجہ مہربان ہے اور اس کو ہمیشہ اپنے بندوں پر عام رحمت کی نگاہ ہے بندوں کے
متزل خیالات سے یوں ارشاد فرمایا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ یعنی بخلاف قوم
نصاری تم میری اور میرے رسول کی اطاعت کرو اگرچہ خدا اور خدا کے رسول کی طاعت
ذریعہ مرتبہ اعلیٰ ہے لیکن خدا اور خدا کے رسول کی محبت کے کچھ اور ہی مدارج ہیں یہ دولت
اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نصیبوں میں تھی اور جن لوگوں کو خدا نصیب
کرے اس کی عنایت اور حسان ہے۔

حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں یوں وارد ہوا ہے اَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَیْ نَفْسِیْ اَلَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْ فَقَالَ لَهْ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلَا تَكُوْنُ
مُؤْمِنًا حَتّٰی اَكُوْنُ اَحَبُّ اِلَیْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضًا وَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ
الْكِتَابَ لَا اَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ اَلَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَنْ یَا عُمَرُ اَنْتُمْ اِیْمَانُکَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے نفس کے نزدیک
جو چیزیں دست تر ہیں آپ اور تمام چیزوں سے دوست تر ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ای عمر جب تک تیرے نزدیک میں تیرے نفس سے دوست تر نہ ہوں گا۔ تو مومن نہوگا۔

حضرت عمرؓ نے کہا تم ہے اوس ذات کی کہ اوسنے آپ پر قرآن شریف نازل کیا ہے
البتہ آپ میرے نزدیک میرے نفس سے جو دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے دوست
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی عمر اب تمہارا ایمان پورا ہوا حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ جو کچھ محبت اور خصوصیت تھی اور اوس کے اخلاص اور جان نثاری کا جیسا علم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا وہ بیان کا محتاج نہیں ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ صبیح میں تیرے نفس
تیرے نزدیک دوست تر نہوگا تو تو مومن نہوگا اس غرض سے تھا کہ شخص اسلام کے دائرہ میں
داخل ہوا و سکو اپنے پیغمبر کے ساتھ اسطور سے محبت کہنی چاہیے کہ پیغمبر اوسکی جان سے اوسکے
نزدیک دوست تر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جو مرتبہ ہے ہی خدا کی محبت کا مرتبہ ہے
فقط نسبت ظاہری کا فرق ہے مگر یہ فرق عوام کے نزدیک ہے خواص کے نزدیک کسی
قسم کا فرق نہیں ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ
إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ جَمِيعِينَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فرمایا تم لوگوں
سے کوئی آدمی مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اوسکے نزدیک اوسکی جان اور مال اور اولاد اور
باپ اور تمام آدمیوں سے دوست تر نہ ہو جاؤں جب وہ آدمی مومن ہوتا ہے اس سے یہ ثابت
ہوا کہ مومن کو اپنی جان اور مال اور اولاد اور باپ تمام مخلوق سے بڑا کر بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت نہوگی مومن نہوگا یہ مرتبہ صحاب کے واسطے مستحق تھا اور امت محمدیہ میں جسکو نہاد و
نفسیہ کرے وہ اس مرتبہ پر پہنچ سکتا ہے ورنہ ایمان کی تکمیل ممکن نہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمِنَ أَمِنَ مَعِيَ أَمِنَ مَعِيَ لَفْظُ آخِرِ
مُؤْمِنًا صَادِقًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْبَبْتَ اللَّهَ

فَقِيلَ وَمَتَىٰ أَحَبُّ لِلَّهِ قَالَ إِذَا أَحَبَّكَ رَسُولُهُ فَقِيلَ وَمَتَىٰ أَحَبُّ رَسُولُهُ
فَقَالَ إِذَا اتَّبَعْتَ طَرِيقَهُ وَاسْتَعْمَلْتَ سَبِيلَهُ وَأَحَبَّكَ مُحِبِّهِ وَأَبْغَضَكَ بَغْضِ
يَوْمَ الْبَيْتِ يَوْمَ لَا يَمُوتُ وَعَادَيْتَ بَعْدَ افْتِيهِ وَيَتَفَاوَتْ النَّاسُ فِي الْإِيمَانِ عَلَى
قَدْرِ تَفَاوُهِهِ فِي مُحِبَّتِهِ وَيَتَفَاوَتْونَ فِي الْكُفْرِ عَلَى قَدْرِ تَفَاوُهِهِ فِي بَغْضِهِ أَلَا
لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا مُحِبَّةَ لَهُ أَلَا لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا مُحِبَّةَ لَهُ أَلَا لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا
مُحِبَّةَ لَهُ كَيْسَىٰ نَعَىٰ رَسُولِ صَلَاحٍ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ رَأَيْتَ مِنْ
صَادِقٍ آيَا بَعْضِ مُؤْمِنٍ صَادِقٍ كَبَّ بِهُوَ لَكَ رَسُولِ صَلَاحٍ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ
الِدِّ لِقَائِي كُوْدُوسْتِ رَكِيكَ تَبَّ سَبَّحَ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ
أَسْبَحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ
كُوْدُوسْتِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ
عَمَلِ كَرِيكَ أَوْ رَكِيكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ
رَسُولِ كِي رَكِيكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ
أَوْ سَبَّحَ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ
رَكِيكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ
هُوَ جَابِجِسْ كِي كُوْمِي رِي مُحِبَّتِ نَعَىٰ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُؤْمِنٍ
يَمَانِ سَبَّحَ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ
أَوْ سَبَّحَ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ
شَرِيعَتِ بِرَقَائِمِ رَهْنَابِ بِسْ بِرَقَائِمِ رَهْنَابِ بِسْ بِرَقَائِمِ رَهْنَابِ بِسْ
وَجْهٍ سَبَّحَ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ

وَجْهٍ سَبَّحَ بِمُؤْمِنٍ هُوَ لَكَ أَوْ سَبَّحَ بِمُحِبِّهِ يَمِينِ كَبَّ بِمُؤْمِنٍ

وَقِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَوِيِّ فِي الْإِيمَانِ بِكَ
فَقَالَ مَنْ أَمَنَ بِي وَكَفَرَ بِي فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ بِي عَلَى شَوْقٍ مِنْهُ وَصِدْقٍ فِي
مُحَلَّتِي وَعَلَامَةٌ ذَلِكَ مِنْهُ إِنَّهُ يُؤَدُّ رُؤْيِيَّ بِجَمِيعِ مَا يَمْلِكُ وَفِي الصَّخْرَةِ
مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا ذَلِكَ الْمُؤْمِنُ بِي حَقًّا وَالْمُخْلِصُ فِي مُحَلَّتِي صِدْقًا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ کے ساتھ ایمان لانے میں کون شخص قوی ہے
اپنے فرمایا جس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور مجھ پر غایانہ ایمان لایا میرے شوق سے وہ شخص میرے
ساتھ مومن ہے اور وہ شخص میری محبت میں ہے یا ہے اور اسکی علامت اس شخص میں ہے

کہ جن تمام چیزوں کا وہ مالک ہے اُنکے مقابلہ میں میری وسیت کو دوست رکھتا ہے اور ایک وسیت میں یوں آیا ہے کہ میں بہر سونے کے مقابلہ میں دو شخص میری وسیت کو دوست رکھتا ہے میرے ساتھ سچا ایمان لانے والا وہ شخص ہے اور میری محبت میں مخلص صادق ہے اسی قبیل سے اکثر احادیث صحیحہ سنا دیجیدہ وارد ہوئی ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی فضیلت اور شرف کی اولویت ثابت ہوتی ہے لیکن آپ کی محبت کے واسطے وہ قلوب درکار ہیں جنہیں عالم آخرت کا شوق اور ذوق ہے اور وہ اس عالم کو جیسا کہ فانی ہے بی اعتباری کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں آپ نے اپنی امت کو اپنی محبت کی واسطے جو تاکید فرمائی ہے فی الحقیقت امت ہی کے مقاصد اخروی کے لحاظ سے ہے ورنہ جس طور سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات بے نیاز مخلوق کی طاعت اور عبادت سے مستغنی ہے اسی طور سے اُسکی جلیل الشان پیغمبر الزمان کی مبارک ذات بھی تمام کائنات کی طاعت اور محبت سے مستغنی ہے لیکن جس طرح باری تعالیٰ بے نیاز نے بلا عثر سابقہ اور بلا استحقاق قدیمہ کے اپنی شان مبارکہ فیاضی سے عامہ غلائق کے ساتھ علی سبیل المرتب اس عالم میں ایصال کرم فرمایا ہے اور نعمتِ موجود کے علاوہ دنیا کی ہزاروں نعمتیں عطا کی ہیں اور گونا گوں نعمتوں کے نوئے اس عالم فانی میں کھلا کے اپنے خاص طالبوں کو اس عالم کی نعمتوں کے ساتھ موجود کیا ہے ان تمام فیض سانی اور بندہ پروری کا ذریعہ اگرچہ حقیقت میں سے دیکھا جائے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات مبارک ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ظہورِ نبوت آپ ہی کی وجہ سے ہوا ہے جسوقت سید الانام کا فائزہ کی طرف تبلیغ احکام رسالت کی واسطے مبعوث ہوئے تو آپ کی ذات مبارک میں جس قدر محاسن جمع تھے اور انکا ظہور اس وجہ ہوا کہ آپ کے زمانہ سے قبل اور آپ کے بعد کوئی شخص ان صفات برگزیدہ

کے ساتھ متصف نہ ہوتا اور نہوسکیگا آپ کے تفصیلی حالات سے جسوقت آدمی مطلع ہوتا ہے تو قدرت غلامی کا انحصار آپ کی ذات لکھا میں یا تا ہے اور یوں کہتا ہے ع بعد از خدا بزرگ توئی مختصر جہاں آپ کے اور صفات سے او نہیں سے آپ کی ایک غلطی صفت ہی تھی کہ اپنی امت کی غمخیزی دوسرے پیروں کی نسبت از حد فرماتے تھے اور اپنی امت کے مرتب اس عالم کے سوا دوسرے عالم میں زیادہ ترجیح دیتے تھے اسوجہ سے خدا اور اپنی محبت کے لئے تاکید کرتے تھے تاکہ اس عالم میں محبت کی وجہ سے اپنا اور خدا کا قرب است کو زیادہ حاصل ہوئے تاوقتیکہ جہوگ اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شامل جلیلہ اور فضائل جلیلہ پر اطلاع نہ پائینگے اور آپ کے اکواب اور اخلاق سے خبردار نہ ہونگے اور ان شامل اور محاسن کے انوار سے اپنے دلوں کو نورانی نہ بنائینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی عزت اور عظمت جس مرتبہ میں ہے اسکو ہرگز نہ پہچانینگے اور سچے محمدی نہ کہلائینگے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کوئی معمولی آدمی نہ تھے کہ انہوں نے دنیا کی شہرت اور دولت طلبی کی غرض سے نبوت کا دعویٰ اپنی جانب سے تراش لیا اور کہ مشہور لوگ آپ کے دعوے کے ساتھ بلا طلب دلیل اور بہان کے آپ کی طرف جھک گئے کتب سیر کو دیکھو اخبار پیشینہ کو پڑھو عرب میں کیسے کیسے شدید اور منکر لوگ تھے اور انکی مساوت طلبی کی کیا حالت تھی آپ سے کیسے کیسے معجزے انہوں نے طلب کئے اور کس کس طور سے مقابلہ کئے آخر میں سب جیلوں سے ہار کر دین محمدی قبول کیا پہلے انہوں نے جس طرح کفر میں شدت کی تھی اسلام قبول کرنے کے بعد دین محمدی کی اشاعت میں جو کچھ کوششیں اور جانبا زنی کی ہیں آج تک انہیں جانفشانیوں کے آثار دنیا میں باقی ہیں اور قیامت تک رہینگے انہیں کے طفیل سے ہم آپ لوگ ہی آج کے دن کلمہ توحید سے شرف ہوئے ہیں اور انکی وجہ سے

ہمارے عقائد راسخہ کی بڑی مضبوطی ہے پہلے انہوں نے کلام اللہ شریف سے معجزے کو آنحضرت صلیعہ کی نبوت کا شاہد عادل دیکھا اور آپ کے محامد جلیلہ اور محاسن جمیلہ کا علم اس سے حاصل کر کے آپ کی اور خدا کی محبت کو اس بڑے پرہیزگار یا کہ قیامت تک کو فی مسلمانوں کے ادنیٰ درجہ کو بھی نہیں پاسکتا کلام اللہ شریف ہر مقدس آسمانی کتاب ہے کہ خالق عالم نے اس کو اپنی پیاری مخلوق کی ہدایت کیلئے ایک ایسے عظیم الشان فرشتہ کی وساطت سے بھیجا ہے کہ ذی قُوتِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِينٍ مُطَاعٌ ثَمَّ أَمِينٌ اس کی صفت ہے قرآن شریف جو رسول اللہ صلیعہ کے زمانہ سے آج تک اسی حالت پر ہے اگر کسی بشر کا کلام ہوتا تو کوئی یقین کر سکتا ہے کہ کفار عرب جو اپنی فصاحت اور بلاغت کے سامنے تمام عالم کو عجمی جانتے تھے رسول اللہ صلیعہ کے اس معجزے کو مان لیتے ہرگز ایسا نہ ہوتا بلکہ خداوند تعالیٰ کے اس دعوے سے کہ فَاتْلُوْا سُوْرَةَ مَرْيَمَ عَلٰی دَمْنٍ مَّارِکَیْہِمْ بَعْضُ نَاقِصٍ رَّاسِہِ کفار کی ابلہ فریب باتوں سے یہ بات ہے کہ قرآن شریف ہی آسمانی نہیں ہے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تصنیف کیا ہے دیکھو جس احمق کا ایسا خیال ہے کہ رسول اللہ صلیعہ کا کلام ہے اس معارضہ میں اس نے اپنی قوم کے فصحا اور بلغا کو جمع کر کے ایک بشر کے کلام کا مقابلہ نہیں کیا اور کوئی کتاب ایسی جمع نہیں کرانی جس سے یہ ثابت ہو سکتا کہ بندہ کے کلام کا جواب بندوں نے ادا کر دیا عرب کے فصحا اور بلغا کی تعداد اور ان کی تصانیف اعداد اور شمار سے باہر ہے اور وہ مصنفین کفار عرب اور اہل اسلام دونوں سے ہیں لیکن اگر مسلمانوں نے از روئے ادب کے یا بلحاظ نقص شان کلام اللہ کے قرآن شریف کے نظم کے موافق تالیف میں سعی نہیں کی تو اسلامی مصاحح سے نہ کی ہوگی فصحا کے کفار کو کون چیز مانع تھی کہ کوئی تالیف مثل کلام اللہ شریف کے اپنے قریبی سے انہوں نے دیکھا

یوں تو کلام اللہ شریف آنحضرت صلی علیہ وسلم کے صفات جلیلہ سے مخلوق ہے اور اہل دین
اون صفاتِ نصیبہ سے ہر وقت کسب فیض و صفائی کرتے رہتے ہیں لیکن چونکہ اس مقام پر اظہار
کرامت ذاتِ نبوی مقصود ہے اسلئے چند آیتیں ترک اور تمین کے طور پر لکھی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَرَبٌ نَّبِيٌّ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
عَلَيْكُمْ يَا مُؤْمِنِينَ سُرُوْتٌ رَّحِيْمٌ خدا کے پاک نے اس آیت شریفہ میں مومنین کو یا اہل
عرب کو یا اہل مکہ یا تمام مخلوق کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم ہماری ذات
سے مبعوث ہوئے ہیں غیر نوع سے نہیں ہیں تم لوگ اوس بگزیدہ رسول کے نسبہ کو جانتے
ہو اور اوسکی ہدایت کو مستحق مانتے ہو اور اوسکے صدق اور ایمان کا تم کو پورا علم ہے اور تم لوگ
اوس رسول کو کذب اور ترک نصیحت کے ساتھ متہم نہیں کرتے ہو اسلئے کہ وہ رسول تہیں لوگوں
سے ہے عرب میں کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا کہ آپ کو اوسکے ساتھ قرابت کا تعلق نہ تو یا یہ مطلب عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے مفسرین کے نزدیک یعنی قوله تعالیٰ اِنَّ الْمَوْدَّةَ فِي الْقُرْبٰی
کے متعلق ہے۔

اور بعض مفسرین نے فاء النفس کم کے فتوہ کے ساتھ تفسیر کی ہے یعنی سولہ

تم لوگوں سے شرف اور ارفع اور افضل ہیں یہ نہایت درجہ کی مدح ہے اسکے بعد آپ کی مدح
 یا وصف حمیدہ اور محامد کثیرہ فرمائی ہے آنحضرت صلی علیہ وسلم کو قوم کی ہدایت اور رشد اور
 اسلام کی واسطے جو کچھ حرص تھی اور سکی نہایت تھی قوم کو جو چیز دنیا اور آخرت میں ضرر پہنچاتی ہے
 اپنی قوم کو اوس سے بچایا اور روکا اور سکی شدت بیان کی ہے اور آپ کو مومنین کے ساتھ جنت
 رافت اور رحمت تھی اور کا اظہار کیا ہے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت
 شریفہ میں اپنے دو نام مبارک "وَف" اور رحیم آنحضرت صلی علیہ وسلم کو عطا فرمائے ہیں یہ نہایت
 درجہ کی رحمت الہی ہے مومنین کو اوس کے ساتھ مساوات کرنیکا موقع ہے لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ
 عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَعْنِي تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنین
 کے ساتھ بخشش کی اسلئے کہ ان مومنین کی قیامت سے ان مومنین کو مبعوث کیا اگر اللہ تعالیٰ
 تبلیغ احکام کسی فرشتہ کی سالت سے فرماتا اور مخلوق سے پیغمبر کو مبعوث نہ کرتا تو اوس فرشتہ کو
 سوا رحمت سے بشارت دینے اور عذاب سے ڈرانے کے اور کچھ کام نہوتا جو شفقت پیغمبر
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مومنین کے ساتھ ہے اوس فرشتہ کو وہ شفقت ہرگز نہوتی چونکہ اللہ تعالیٰ
 کو اپنی مخلوق نہایت درجہ عزیز ہے اسلئے اوسنے اپنی مخلوق سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
 مبعوث کیا بخشش جملہ مسلمانوں کے واسطے نہایت عظیمی احسان ہے اسی قبل سے یہ آیت
 شریفہ ہے کَمَا ارْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ مُحَمَّدٌ فَحَضَرَتْ عَلٰی كَرَمِ اللّٰهِ وَجْهَهُ آنحضرت
 صلی علیہ وسلم سے تفسیر منکر کی روایت اس طور سے کی ہے کہ از روئے نسب اور حسب اور صہریت کے
 میں تم لوگوں سے مبعوث کیا گیا ہوں آدم علیہ السلام کے زمانہ سے میرے زمانہ تک کوئی سفاح
 نہیں ہے سب نے سفاح کیا ہے اس مقام میں وحیہ الکلبی نے کہا ہے کہ میں نے آنحضرت
 صلی علیہ وسلم کی اہمات سے پانسو عورتوں کو شمار کیا اور مومنین سے کسی عورت کو بے نکاح کو نہ پایا

اور جاہلیت کے رسوم سے اونہیں کوئی شے نہیں دیکھی وَتَقْلِيكَ فِي السَّاجِدِينَ کے
یہی معنی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ایک نبی کی
صلب سے دوسرے نبی کی صلب کی طرف پیڑہیان تاک کہ انکو نبی پیدا کیا۔

جعفر ابن محمد رحمہ اللہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طاعت سے مخلوق کا عجز جان لیا
تھا اور انکو اس بات سے آگاہ کر دیا کہ تم لوگ میری طاعت سے صفات حاصل نہیں کر سکتے اس واسطے
اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان ایک ایسی مخلوق کو پیدا کیا کہ اوسی مخلوق کی جنس اور صورت
سے ہے اور اوس مخلوق کو اپنی اُفت اور رحمت کا خلعت پہنایا اور مخلوق کے بیطرف اور سکو سجا
سفیر بنا کے بھیجا اور اوس سفیر کی طاعت کو اپنی طاعت ٹھہرایا اور اوسکی موافقت کو اپنی موافقت
سے تعبیر کیا اسلئے فرمایا مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ اسی قبل سے آیت ہے
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اس آیت کی تفسیر میں ابو بکر بن محمد ظاہر نے لکھا ہے
کہ اللہ جل شانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجہ و مبارک کورت کے خاص لباس سے سنت دی آپ کا ہونا
عین رحمت ہے اور آپ کے شامل در صفات برگزیدہ جس قدر ہیں عامہ خلایق کی واسطے وہ سب
رحمت ہیں جس کسی کو آپ کی رحمت سے جتنا حصہ ملا وہ آدمی اوسکی وجہ سے تمام کمزوریاں اڑا
سے ناجی ہے اور دارین میں تمام محبوب تین شہار کی طرف پہنچنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے
آپ کی حیات کو رحمت کیا تھا آپ کی ممات کو بھی رحمت کیا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے حَيَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ وَمَمَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ۔

سید محمد علی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن اور انس کی واسطے رحمت تھی
اور کہا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت تھی کہ انکو اہل دنیا کی ایت کی اور منافقین کی واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
رحمت تھی کہ انکو ایمان نہ یا گیا اور فریضہ کی واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت تھی کہ

او کافرین کے واسطے اس وجہ سے رحمت تھی کہ کافرین آپ کو سبب سے آپ کے مانہ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ گئے بخلاف دوسرے مانہ کے کفار کے کہ پیغمبروں کے جھٹلانے کی وجہ سے فوراً و نہر عذاب نازل ہو جاتا تھا اور آپ کے انکار کرنے والوں پر عذاب نازل نہیں ہوا یہ مرآۃ کے رحمت ہونیکا باعث تھا۔ آنحضرتؐ نے ایک بار جب بل علیہ السلام سے ریت فرمایا کیا میری رحمت سے آپ کو بھی کچھ ملا؟ جب بل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں بنے انجانہ سے ہمیشہ غور کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے جب سے میری نسبت بدشاویا ہے ذی قہر و عذاب ذی العرش عظیم مطاع ثم امین نبی میں ملے ہو گیا میری نسبت بدشاویا والی آپ ہی کے رحمت ہونے کے باعث ہوا حضرت جعفر ابن محمد صمدیؒ نے روایت کیا ہے کہ سکاؤم لک من اصحاب النبیؐ کی تفسیر میں یوں روایت ہے کہ آپ کی بزرگی کی سبب سے اصحاب میں کو سلامت ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی تفسیر میں ابوالعالیہ اور حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ صراط مستقیم آنحضرتؐ صلعم اور آپ کے خیار البیت اور اصحاب ہیں اِنْ نَعُدْ وَالْغَمَّةَ اللَّهُ لَا تُخَصُّ هَا اللہ تعالیٰ کی رحمت کہ تعداد سے باہر ہے آنحضرتؐ صلعم کی ذات فیض آیات سے مراد ہے اس لئے کہ آپ انواع فیض دینی اور دنیوی کے ساتھ سبوت ہوئے ہیں۔

وَالَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِثْمِ وَاصْدَقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ جابر بالصّدق سے آنحضرتؐ صلعم ہی کی ذات مبارک مقصود ہے کہ آپ سچی سالت کے ساتھ سبوت ہوئے ہیں اَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ مفسرین نے لکھا ہے کہ قلوب کا طمئن آنحضرتؐ صلعم اور آپ کے اصحاب ہیں اِنَّا ارسلناك شاهداً ومبشراً ونذيراً

الآیۃ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرح طرح کے اوصاف بیان کئے ہیں آپ کو اس لئے است پر شاہد بنفسہ ٹھہرایا کہ آپ نے امت کو رسالت پہنچائی اور یہاں آپ کے خصائص سے تھی کہ آپ نے اہل طاعت کو بشارت دی اور اہل عصیت کو ڈرایا اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی شہادت اور توحید کی طرف بلایا اور آپ سراج مشیر ہیں کہ ان کی ذات مبارک سے حق کا راستہ ظاہر ہوا اور کفر کا اندھیرا دور ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کی بڑی فضیلت سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طاعت کو عین اپنی طاعت ٹھہرایا جیسا کہ فرمایا ہے مَنْ لَطَعَ الرَّسُولَ فَقَدْ لَطَعَ اللَّهَ چونکہ تمام کلام اللہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن جلیلہ اور محامد کثیرہ سے مخلوق ہے اور فی الحقیقتہ کلام اللہ شریف آپ ہی کے مراتب کے اظہار کی واسطے نازل ہوا ہے مخلوق کو خدا متعال کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کی کمان طاقت ہے جو کچھ اوصاف ایک خالق عالم نے بیان فرمائے ہیں سچے مسلمان خدا کے خاص بندے اور غیر غور کر کے آپ کی محبت کے انوار کا اقتباس کرتے ہیں اور دین اور دنیا میں محب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہلاتے ہیں اس مقام پر بغرض حصول برکت آیت صلوٰۃ پر اکتفا کیا جاتا ہے اِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَیْكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا وَسَلِّمًا تحقیق اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے ملائکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اسے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع کو بیان سے دیکھنا چاہئے کہ آپ میں کیا کیا بزرگوں کی کیا کیا برکتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں اور اپنے اور فرشتوں کے اقتدار سے اللہ تعالیٰ علمہ مومنین کو ہدایت کرتا ہے کہ آپ پر درود اور سلام بھیجیہ مرتبہ جلیل اللہ تعالیٰ نے آج تک کسی نبی مرسل کو عطا

نہیں کیا اور ایسی بکت اور شرف حاصل کرنے کیواسطے اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی امت کو کسی نبی پر درود بھیجنے کیواسطے مخاطب نہیں کیا اس خطاب تطاب بین یہ ہے کہ نبی صلعم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں ان کی جہ سے ان کی امت کے مراتب بھی اللہ تعالیٰ بڑھانا چاہتا ہے جبکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ان کی امت کے لوگ درود بھیجینگے تو ان کو ان کی طرف لاجاً لہ نظر رحمت کہو گی اور ان کی نظر رحمت کی جہ سے اللہ تعالیٰ کے منظورِ نظرِ رحمت ہونگے پس جیسا مرتبہ نبی کریم علیہ السلام کا دوسرے نبیوں سے اشرف اور افضل اور اعلیٰ ہے جیسا ہی مرتبہ ان کی امت کا بھی تمام نبیوں کی امت سے اشرف اور افضل ہوگا۔

صحابہ کرام سے بعد جو علمائے امتِ محمدیہ یکے بعد دیگرے آئے انہوں نے ہلوگوں کی غمخواری اور ہمدردیِ اسلامی سے دین کے تمام مشکلات کو آسان کر دیا اور ہر طریقہ سے ہلوگوں کو اگاہی کی اور نہیں خاصانِ خدا کا طفیل ہے کہ ہم لوگ آج کے دن نعمتِ ایمان سے بہرہ یاب ہیں اور خدا اور خدا کے رسول کے مطیع اور فرمانبردار کہلاتے ہیں ہم کو اپنی آخرت کے ناز کے واسطے یہ ضروری امر ہے کہ خدا اور خدا کے رسول کی سچی محبت سے اپنے دلوں کو معمور کریں تاکہ اس عالم میں ہماری خرابیِ ظہور میں نہ آئے اور رسول اللہ صلعم کے اخلاق اور عادات اور محاسنِ فانی اور فضائلِ جلیہ سے بطور سے معرفت حاصل کریں کہ ہم لوگوں کا گروہ قیامت کے دن تمام امتوں کے گروہ کے سامنے سرخرو نظر آئے اور ہمارے دلوں سے رسول اللہ صلعم کی محبت کے انوارِ مطہر سے ظہور کریں کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ نہ بنیں اسوقت میں ہی علمائے امتِ محمدیہ اہل اسلام کی غمخواری اور دینِ محمدی کی نصرت میں جو کچھ اہتمام کرتے ہیں اور اپنی عزیزاوقات کو خاصِ عام کی دینی خدمت کی غرض سے جسطور سے صرف کرتے ہیں اوسکے بدلے پر سوائے خداوند متعال اور اوسکے برگزیدہ

حسب کے کوئی قدرت نہیں کہتا جو کچھ ہر سر رسیدیوں کے حرائون کتابوں کے
صندوقوں سے کالکٹ کیا ہے ہیں ان بے بہا گوہر کی قدر اور قیمت ہی لوگ پہچانتے
ہیں جبکہ نگاہ بصیرت ہے اور جبکہ نصیب میں یہ دولت ہے دیکھو نادر وجود کتاب مسائل
الاصول الی شامائل الرسول زمانہ حال کی تالیف میں کیسی کیا ہے جس حواہش میں
اب کتاب کے ورور و سبک بیرون موجع و متی ہے جسکی ابتدا ۶ اور سعادت کوہ تہائی
آئمہ مالکین ملتی ہے ہر ایک سطر اسکی جو جہاں کے گلے کا ہار ہے ہر ایک لفظ اسکی این غلہ
کی بہار ہے اسکے دوش معانی اپنے مروج سے آفتاب اور ماہتاب کی آنکھوں کا دھڑکن
اسکے مصامین اپنے الوار صبا سے ہر تو متع طور میں آب حیات کے یاسوں کے لئے
چشمہ آسمانیوں ہے بلکہ امت محمدیہ کی واسطے آب کوثر ہے حدی پاک کی صا کا کامل وسیلہ ہے
اوسکے حسب کی محبت کا بڑا ذریعہ ہے۔

اسکے مولف مامی علامہ عصر و زمانہ ہر عالم اجل حاصل اکمل بحر معقول و مقول محیط اعظم
مروج و اصول محدث علمائے زمانہ فرید کلمای گیارہ امت محمدیہ صراط تہذیب احمدیہ
الوار علم البقیں حلال مشکلات دین متین لقادح و ہر کلمات احادیث برویہ صراف نقود اخبار مصطفویہ
مفسر سانی فقیہ و راہی اجل علمائے مامی ادیب لبیب یوسف بن اسماعیل ہنہانی
رئیس محکمہ حقوق بیروت نے اس کتاب کو محدثین کے اصول پر تالیف کیا ہے لیکن
احادیث صحیحہ اور ماخذ مستند ہوئے کی وجہ سے اس کے ہر کو ترک کر دیا ہے تاکہ مطالعہ کے
وقت آسانی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے شمائل تہذیب کتاب شمائل ترمذی
مولفہ امام حافظ ابو علی محمد بن عیسیٰ بن مین مدون ہیں اور تمام محدثین کے نزدیک بہت
تنقید اور تخلص کے درجہ میں ہیں اور ولکاما صرح کتب مستند احادیث ہیں متقل طور سے

اس تالیف میں نقل کئے ہیں اور بعض مطالب بغیر جو کتاب کو میں موجود نہ تھے دوسری معسر کتب ائمہ اعلام دین سے انتخاب کر کے درج کتاب کئے ہیں اور انکی تصریح مولف علامہ نے دیباچہ کتاب میں کر دی ہے۔

اس کتاب میں موافق ترتیب مولفہ علامہ آنحضرت صلعم کے متماثل شریفہ اور حسن جلیلہ اور سیرت پسندیدہ اور طرہ معارف گریہ کی ترتیب و ارا یک معصل فہرست ہے جسکے یہ متبرک کتاب بیاہر شام سے مالک و کس بن ہوسخی تیسگان حال جہاں آرا سی محمدی کی انکھوں کے سامنے ایک ایسا مصفا آئینہ آیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال معوی اور حسن معوی کے انوار سے معمور تھا اور اس کے سر پای سے قدرت کبریائی کا طور تھا میرے ایک علی دوست عزیز الوجود دیا و گار ساف سر پائے قحار خلف صاحب البصائر الکیہ والیرہ السنہ مولوی محمد زید الدین صاحب تکیل سرکار عالی سلمہ اللہ تعالیٰ ابھی اس جلوہ پرستی میں مشغول ہوئے اور ان کے آئینہ قلب نورانی میں یہ بات یہ توافق ہوئی کہ حضور سالتماہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جمال جہاں آرا کے رونق سے عالم کون و مصاد گو تخیل کدہ ویدی ہے لیکن بعض کند لصورن کی نگاہوں میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ بلا عینک کتاب کے انکھ جہاں معوی سے چشم ستوق کو فروغ خاک بنا سکین اور بعض ایسی نگاہیں ہیں کہ عربی الفاظ کے نقاب کی وجہ سے وہ قباہ اور رسالت پہا ہی سے بالکل محروم ہیں اگر عربی الفاظ کا حجاب درمیاں سے اوٹھ جائے تو خاص و عام کے درمیان شک باقی رہے گا اور ہر اہل نظر اسکے مستادہ سے انکھوں کو نور دل کو سرور پہونچاویگا یعنی اردو زبان میں اس کتاب لاجواب کا ترجمہ معمولی الفاظ اور صاف صاف عبارت میں کر دیا جائے ان پڑھ لوگ حوائج عورات جبکہ کچھ حرف تراسی کا مادہ ہے اسے پیغمبر الصلوٰۃ والسلام کے شمائل جلیلہ اور حسن

پسندیدہ سے ملامت استاد کے آگاہ ہو کر دیں اور دنیا کی سعادت اور برکت سے متصرف ہو سکیں گے۔

حقیقت میں یہ کتاب ہر ایک مسلمان کے واسطے زرا و آخرت ہے اسکے مؤلف علامہ زماں نے امت محمدیہ کے ساتھ نہایت درجہ مہمانانہ احسان کیا ہے عام مسلمانوں کو قصے کہانیوں کی کتابوں کا مطالعہ کرنا اور ایسے لطائف و حالی سے محروم رہنا نہایت حیف ہے گو خاص لوگ علمی درائع سے نفات اور صعوات باری تعالیٰ جل شانہ اور فضائل و مرجان سید علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص شرف حاصل کر کے خدا اور رسول کے مقبول بن سکتے ہیں مگر عام لوگوں کے واسطے سوا ایسی معمولی تالیفات بان ملکی کے کوئی ذریعہ قبولیت الہی اور خوشنودی رسالت پناہی کا تصور نہیں ہو سکتا۔ یقین ہے کہ توفیق الہی سے ایسی کتاب کے مطالعہ کے بعد عام مسلمان ایسے پیغمبر الصلوٰۃ والسلام کے حال اور دل سے متصفہ سچائیں گے اور محبت نبوی سے ایسے خدای پاک کے سچے بندے کہلائیں گے۔

دین اور دنیا کی سہود کے ذرائع اللہ تعالیٰ نے جہاں تک اہل حجاز اور عرب کو دئے ہیں ان کے بعد جو کچھ اہل عجم اور اہل ہند کے ساتھ دینی مقاصد میں احسان کیا ہوا ہو سکے رسول کے دین اور ان میں جہاں تک اہل عجم اور اہل ہند نے ترقیان کی ہیں اور اوس کے رسول کی محبت اور اوس کی محبت کو دل و دماغ میں جگہ دی ہے وہ مومنوں یا تغیب کے مصداق یہی مسلمان ہیں اور اہل ہند سے بڑھ کر ایسی نعمتوں کے زیادہ مستحق اہل دکن ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے فصل اور کرم سے اس خطہ کو جب سے بادشاہان اسلام کے قبضہ اور تصرف میں دیا ہے وہ بادشاہان کبار دین داروں کے نامی خاندان اور اہل عجم اور اہل ہند کے جلیل کائنات سے تھے اور اس مبارک وقت میں اس خطہ اسلام آباد کے مستقل حاکم اور ذمی اقتدار فرمان روا

ہمارے خداوند نعمت عارف شریع محمدی موسس اس ساس دین احمدی فخر الملوک و السلاطین
سایہ حمیت رب العالمین حوۃ الاسلام و المسلمین آفتاب مطلع جمہاداری حیراع و دودمان شہر یاری
سلا آئین طرار سلطنت اقصیہ خجہ تاج آریاں مملکت نظامیہ خلق بیور عدل گستر سحر کرم معد
ہم دار اقبال سکندر اجلال سلیمان شوکت اقصیٰ سرلت قدر قدرت علیٰ حضرت حضور پر نور

نواب میر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک اصفیاء
نظام سادس کن خلد اللہ ملکہ سلطانہ واقاض علی العالمین برہ و احسانہ بین اس سلطنت کے اول
بانی نواب اصفیاء طاب ثراہ تہ جہاں او کی شوکت مملکت اور شکوہ سلطنت کے اور آتا
تھے او کی دین پرستی اور رہبر اور روح اور تقویٰ کی اوس کے مقابلہ میں زیادہ تر ستامدی تھی
اوسوں نے اسے عہد حکومت میں کیسے کیسے جلیل الشان اکابر اسلامی کو اسے ملک میں
آباد کیا اور کس کس مرتبے کے اعیان دولت کو حیدر آباد میں بسایا اور او کی سار تہا گرت اور مصیبت
اور جلیلہ خدمات سے سلوک فرمایا آج تک او کی نسلوں میں ہی سلسلہ دیداری اور خدا پرستی
اور دولت و مہارک کا چلا آ رہا ہے۔

اس ملک کے باشندے تین گروہ کی نسل سے اعتبار کیے جاتے ہیں یا امر کے دو دہان
سے یا مستأخ کمار کے حانداں سے یا مامی علما کی اولاد سے عوام الناس کسی سر میں کے
اعتبار کے قابل نہیں ہوتے وکن میں کوئی ایسا گہرا مہین ہے جس میں دولت کے آثار
یا مستأخ کی شان یا علم کے نشان نہ پائے جاتے ہوں جس طرح او کی کثرت کا سلسلہ
رہ رہا ہے اسی طرح دولت اور علم اور فضیلت اور دین اور سلامتی میں بھی وہی قدم قدم
ہے امر اور اعیان ملک اتنی زندگی اور صفاتی مراتب کے قصہ سے اکابر دین کی تعظیم
اور توقیر میں خاص روش رکھتے ہیں نہایت قیوق قلب اور فقر کے دل سے اہلاص سہیں

اور اکابر علی کی شان جلیل اور مہرہ فیج کا اس درجہ کلام کہتے ہیں کہ جس سے اوکے مرزب کی شان میں حاصل شاں پیدا ہوئی ہے آئیں اسلامی صد مصلوۃ میں سقد ہتھام کہتے ہیں کہ ملکہ کی مساجد کی تعداد ہزاروں سے ہی زیادہ ہے جگاہ نماز جماعت سے معمور رہتی ہیں حاصل کر جمعہ کے دن کہ عام مؤمنین کے واسطے عید کا دن ہے بڑے ہتھام سے مساجد میں نماز پڑھی جاتی ہیں صلی اسلامی عطیت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں سرکار کی جانب سے ہر ایک مسجد میں ہون اور بیت امام اور خطبہ مقرر ہیں اور قریش اور صحابی اور روتش کا اہتمام علی الدوام ہوتا ہے ان مصارف خیر میں سرکار کے لکھو کمار ویسے سالانہ صرف ہوتے ہیں۔

ماہ مبارک رمضان میں بلکہ کے حفاظ کے سوا سیکڑوں حافظ دور دور سے کلام شریف سنانے کے واسطے آتے ہیں شاید کوئی مسجد ملکہ کی ایسی ہوگی جس میں ایک کلام شریف ختم ہوتے ہو گئے ورنہ اکثر مساجد میں چار یا پانچ کلام آمد تک ختم ہوتے ہیں اور اکثر شاہین میں بتدیہ ختم ہوا کرتا ہے ختم کی تہ میں مساجد میں قریش اور روتش اور بخور کا اہتمام نہایت سیکی سے ہوتا ہے اس مبارک مہینہ میں کلام آمد شریف کی رکعات اور روتش جمعہ و جمعہ سے ملکہ مساجد میں معمور ہوتی ہیں۔

سرکار کی خیرات اور حسات سے انواع اور قسم کے ایسے ذرائع ہیں جسے علی اعموم غنا اور فقر اہمیت بہرہ یاب ہوتے رہتے ہیں جیسا کہ عتہ شریف محرم الحرام میں امام المذہبی سید الشہداء امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیار شریف کی میت سے ہزاروں من طعام بھجھتے ہو کر فقر اصحاب اور کاہ نام کو کھلایا جاتا ہے اور سرکار کی اس خیرات کو علاوہ اہل دکن سے کوئی شخص ملکہ کو ایسا نہوگا کہ امام ہمام کی تیاز سے اس مبارک مہینہ میں شرف سعادت حاصل

کون سے محروم رہتا ہو گا ورنہ عام و خاص مسلمانوں کے علاوہ قوم یہود کا کلمہ داخل کیا
 سہی اس جہنہ کو اس درجہ تیرک جاتے ہیں کہ امام الشہد کی سیار کو یہی وہی رسوم سے بڑھ کر
 سمجھ کے فاتحہ دلائے میں ہایت درجہ اہتمام کرتے ہیں اور وہ کہلا مسلمان فقرا کو تقسیم
 کر کے ہایت مباہات کرتے ہیں۔

سرکار کی جانب سے علاوہ محرم احرام کی تہیات کے ماہ مبارک ربیع الاول میں سید کائنات فخر
 موجودات سالکات سولہ صلعم کی نیابت مبارک اور ماہ رکت آثار ربیع الآخر میں قطب
 ربانی غوث احمدی حضرت عوت اقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیار تشریف ایسے اہتمام سے
 کی جاتی ہے کہ زیادہ اوس سے آج تک کسی اسلامی سلطنت میں یہ دونوں مبارک یارین نہیں
 اور نہ ہو سکیں فقرا و عوام کو تو علی العموم بریانی مرعہ و روانہ کہلایا جاتا ہے لیکن نہاروں صلحا اور معزز
 مشائخ اور علما کی خدمات میں تبرک کے طور پر سیکڑوں دیگیوں کے ذریعہ بریانی اور مرعہ بھیجا جاتا
 ہے جسکے مصارف کی تعداد لکھوں سے تجاوز ہوتی ہے۔ سرکاری سیارات کے علاوہ ان
 مبارک مہدیوں میں امراء دولت اور اعیان مملکت ہر قدر کثرت سے بریانی اور مرعہ بھیجا کر عام
 دعوت دیتے ہیں کہ اہل دعوت کو ایسے مکاتوں میں ان مہدیوں میں کمانا کھانے کا اتفاق
 ہست کم ہوتا ہے بلکہ بریانی اور مرعہ سے ورمہ کے کھانے کے باعث طبیعتوں کو رست نہیں
 رہتی فقرا اور محتاجین اور مشائخ اور علما اور ارباب دول جملہاں سیارات کے تبرکات سے علی العموم
 بہرہ یاب ہوتے ہیں جن کی یہ بیانیں دیکھنے کے قابل ہیں جسے اسلامی احتفادات کے آثار
 نمایان ہوتے ہیں۔

سرکاری خیرات سے ایک بڑا مد سالانہ سیارات اور عراس رنگان میں کا ہے ان سیاروں کے
 سہی کھانے علی العموم صلحا اور مشائخ اور علما اور فقرا اور ارباب تبرک کے طور پر عرس کے سہارے میں و

کرتے ہیں اور اس اور سیادت کے معاملات کے واسطے ہزاروں ویسے اور جاگیرات سرکار کی طرف سے بطور اوقاف کے دیے گئے ہیں اور کتبہ برکات میں کی درگاہوں کی جاگیرت فقرا اور محتاجین کے لئے ان کے واسطے ہی مقرر ہیں ان کے محاصل سے وہ لوگ ہمیشہ پرورش پاتے ہیں۔

جس قدر حیرت کی مدد سرکاری حوالہ سے تعلق ہیں اور ان کے معاملات بلکہ میں سرکاری طرف سے ماہانہ رسالہ بطور پر دیے جاتے ہیں ان سے بڑھ کر مالک محروسہ سرکار عالی کے احکامات میں مذکور ہے۔ جاگیر کوئی موضع ایسا نہیں ہے کہ جس میں مساجد، ہلاعی اور عابد اور دیول بنو کے ہوئے ہر ایک موضع میں مسجد اور دیول کے عتیقوں اور اس کی ترمیم اور ضروری مصارف کے واسطے سرکار کی طرف سے اوقاف کے طور پر زمینیں معاف ہیں اور ٹری بیسی درگاہوں اور بڑے معابد بنو کے واسطے ہزاروں ویسے محاصل کے موافقات سرکار کی طرف سے عطا کئے گئے ہیں بعض بعض درگاہوں اور معابد کی جاگیرت کا محاصل چار بیس ہزار تک بلکہ ایک لک سے ایدہی ہے اور دس پانچ ہزار محاصل کی جاگیرت تو مرتبہ اعتباراً اور تمام ہی میں ہیں ان اوقاف کی زمینوں کے سوا یو سیسے اور وظائف فقرا کے جو درگاہوں اور مساجد اور معابد کے حدیثی ہیں سرکار عالی کی عام مباحی سے جڑا ہیں اگر ان تمام جاگیرت اوقاف اور زمینوں اور عتیقوں کی تعداد ہمار کی جائی تو تمام ممالک محروسہ سرکار عالی کے محاصل کا ایک بیس بلکہ ایک بیس ہی نہ ایدہ ہو گا یہ جاگیرت اوقاف امرای دولت کی جاگیرت کے سوا ہیں اور اسی قبل سے در عابین اور حسنات ہیں کہ علماء مشائخ صلحا عتقاد رہا و حفاظ گوشتہ بستین لوگوں کے ساتھ ظہور میں آتے ہیں ان مددگان خدا پرست میدان کے وظائف اور یو سیسے اور دراجو معین ہیں ان کی تعداد سے خداوند تعالیٰ کی صفت رزاقی اور سرکار عالی

کی خسروا ہمت کے آثار کا مشاہدہ ہوتا ہے یہ ایسی طرح حوصلہ اور عالی ہمت اور دریا دل سرکار ہے کہ اسکی حیرت جاریہ اور حسات متوالیہ کا اندازہ آج تک کسی مؤرخ نے نہیں کیا میں نے اس موقع پر چند سطرین اجمالی طور سے بسیل تذکرہ جو لکھی ہیں بحسب اقتضائے محل لکھی ہیں ان حیراتی مدات سے عوام الناس تک واقف ہیں اگرچہ اوقات اور خیراتی مدات اور وظائف اور یومیوں وغیرہ کی تفصیل اس کے محل پر کی جائے تو خاص ان حسات سرکار عالی کی ایک بے سود کتاب جمع ہو سکیگی۔

غرض کہ اس قسم کے سلوک اور مراعات اور حیرت اندازہ سے ماہرین حسبے سلطنت آصفیہ کا اقتاب طالع ہو کر اوج بھیاے بہر جلال ہوا ہے میص کی ایسی تعامین تب ہی سے اکناف عالم میں پھیل ہی ہیں اور ہر وقت اور ہر زمانہ میں ادنیٰ ترقی ہوتی جاتی ہے خصوصاً قدر قدرت اعلیٰ حضرت حضور پر نور و اہم ملکہ کے حمد دولت میں جو کچھ فیاضی کے آثار ہیں انکی نسبت نہ کیا جا سکتا ہے کہ طبقات سلاطین و کن سے کسی طبقہ کے بادشاہ نے اس قسم کی فیاضی اور عالی ہمتی کے ساتھ سر پر آرائی نہیں کی ہوگی۔

اعلیٰ حضرت کے مانہ دولت میں علمی ترقیات جس قدر دکن میں ہوئی ہیں اگر اسکا مقابلہ کسی اسلامی حکومت سے کیا جائے کہ ایسے مصارف کما تک ہیں سوان حصہ ہی حیدر آباد کے علمی مصارف کے مقابلہ میں شخص ہوگا معربی علوم کی جو کچھ ترقی یافتہ ضرورت نہ مانہ اس سرزمین میں ہوئی ہے اسکی وجہ سے ایک عالم کی نگاہیں اہل دکن کی طرف اوٹنے ہی ہیں بلکہ میں مختلف علوم و فنون کے مدارس کثیر تعداد میں اور ہر ایک طبقہ کے لوگوں کی واسطے انہیں مدایح میں ہیں مرشد راہوں اور امراء کی اولاد کی تربیت اور تعلیم کی واسطے جداگانہ مدارس ہیں اور شہر کے دوسرے معززین اور عام لوگوں کی تربیت کے مدارس علیحدہ ہیں ان مدارس میں

مختلف علوم و فنون کے استاد یورپ میں مدرسی اہل عرب ہندوستانی جو کہ ایسے راہ میں نامور
اساتذہ سے ہیں سرکاری ملازمین طلبہ کی تربیت اور تعلیم میں مصروف رہتے ہیں اور ماہانہ
سہ ماہی ششماہی سالانہ امتحان ہر طبقہ کے طالب علموں کا لیا جاتا ہے اور ہر سال طلبہ
امتحان میں کامیابی حاصل کر کے سرکار سے انعام پاتے ہیں اور ایسے مواقع پر علاحدہ
خود نمونہ نہیں اس لیے ملکی طلبہ کو انعام سے عاری رہتے ہیں ان طلبہ اور ان مدارس کے علاوہ
تمام ضلع ممالک محروسہ سرکار عالی میں قصباتی لوگوں کی تعلیم اور تربیت کی عرص سے سرکاری
مدارس میں یہاں کی تعلیمات کی بھی مختلف مراتب ہیں اور مختلف علوم و فنون پڑھائے جاتے ہیں اور
ملکی زبان کی یہی تعلیم بقدر ضرورت ہوتی ہے اصلاح کے طلبہ کی تعداد کثرت سے ہے اور
مدارس ہی کثیر التعداد ہیں خاص تعلیمات کے اخراجات میں لکھنؤ کما سو بیس صرف ہوتے ہیں اور
قصباتی لوگ تربیت اور تعلیم کے لئے اپنی موجودہ حالت کے درائع اس لیے علوم و فنون کے لئے اہل تہ
کے بہم پہنچاتے ہیں۔

مسترقی علوم کے مدارس سرکاری ہی ہیں لیکن ان علوم کی تعلیم پادہ تربیدہ کے علماء کو
ہے بعض بعض مدرسے علوم مشرقیہ میں ہایت علمی و جدید کی ترقی پر مبنی اور مدارس کے علاوہ
علمائے فحول کی درسگاہیں اور ان کے مکانات ہیں علم دوست طلبہ و ان کی خدمات میں ہتھارہ علوم کرتے
ہیں سرکاری مدارس کے سوا جو علماء کے دوسرے مدارس ہیں ان کی اعانت سرکاری حراز سے
اس درجہ میں کی جاتی ہے کہ قریب قریب سرکاری مدارس کے اوکے اخراجات کی تعداد
سیویج جاتی ہے۔

بلکہ کے مدارس کے سوا جو تعلیم ہند میں بڑے بڑے مدارس ہیں ان کی امداد میدہ
ماہانہ اور سالانہ سرکاری کی عام فیاضی اور دیادی سے ہوتی رہتی ہے۔

اس سرکار کی عام خبرات جاریہ سے بہت بڑی حیرت ہے کہ حج کے موسم میں ملک کے سیکڑوں بے استطاعت لوگ اور دوسرے ملکوں کے مسافر بے سرمایہ دست و پا تیل و مدد اس ہمد کابل حراسانِ وحیرہ کے رہنے والے راہ اور راحلہ سے مدد پاتے ہیں ان حجازی مسافروں کے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ راہ اند تر فاقہ و تعطیات میں اس اور ماں کے ساتھ بیوی بچے کیلئے سرکار کی طرف سے دفاعی حمار کر ایہ کئے جاتے ہیں اور ان لوگوں کی حفاظت اور ہمد روی کے لحاظ سے ایک معتمد شخص جو ملک حجاز کے رہتوں اور وہاں کی رسم و راہ سے بخوبی واقف ہوتا ہے میر قافلہ بھیہ راہ جاتا ہے جو ان لوگوں کی آسائش کا ہر طور سے کفیل ہوتا ہے اور اس میر قافلہ کے ساتھ خاص طور سے سرکار کی طرف سے امداد کی جاتی ہے یہ تجارتی مسافر و عباد اس مساک حج پیر و سنی جانی حمار میں میر قافلہ کے ہمراہ ہایت اطمینان کے ساتھ واپس ہو کر آتے اسے اوطان کو علیے جاتے ہیں اور اس سرکار ابد قرار کی صحت اور سلامتی کے واسطے بہت دعا کرتے رہتے ہیں کسی خوش قسمتی اس سرکار کی ہے کہ سیکڑوں حجاج کے حج کا ٹولہ اس سرکار کے ماملہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور وحیرہ آخرت ہوتا ہے۔

حرمین شریفین راہ اند تر فاقہ و تعطیات کے خاص باشندے جب کسی سیاحت کے طور سے اس سلطنت ابدیت میں تشریف فرما ہو تو ان سرکار کی جانب سے ان کی بیست وانی اور تعظیم و اد کے مراتب کے موافق کیجاتی ہے نہایت اعزاز کے ساتھ وہ حجازی مہماں سرکار کے مہماں ہوتی ہیں اور رحمت کے وقت سرکار کی طرف سے ہزاروں روپے ان کی شاں کے موافق پیشکش کئے جاتے ہیں وہ ہمایوں قدم مہماں اسے اصلی مقام کھٹرف ہایت حوت دلی کے ساتھ مرحمت کرتے ہیں اور سرکار کے حسامات جریل کے عوص میں بحصور صد و بدجل و علا و حالے اور یاد و نمود سرکار ابد قرار میں مصروف رہتے ہیں۔

سطح اس سلطنت ابد مدت کے متوسلین حفاظ اور علما ہیں اور ان کی خاص خدمات ختم کلام شریف اور لائل انخیرات اور حتم بحاری شریف اور دیگر ادعیاں تھیں اس طرح حریم شریفین راہما اندر شرفاً و تعظیماً میں لائل انخیرات اور بحاری شریف اور دوسری ادعیاں تھیں کہ بڑے ہنسے والے سرکار کی جانب سے ہیں صبح و تمام ختم کر کے سرکار کی واسطے دست مدعا رہتے ہیں اور سرکاری ماہانہ عطیات سے بہرہ پاتے ہیں۔

بعض اصحاب دعویٰ کہ یہ نے بیت الحرمی ہجرت کر کے حریم شریفین راہما اندر شرفاً و تعظیماً کو ایسا ٹھکانا بنالیا ہے اور قدیم سے وہ لوگ اس سرکار ابد قرار کے ٹھکانے اور حد متناہی سے سرکار کے اہل مہاجرین اہل اس کی دست معاف فرما کر ان کی وجہ پیش جس مقدار میں تھی بجاں خود قائم کیے ان کو ان کے مقام ہجرت میں پہنچایا مسطورہ فرمایا ہے وہ لوگ نہایت بیغی کے ساتھ یاد الہی ہیں اسے عزت و اوقات صرف کرتے ہیں اور اپنے ولی نعمت مجازی کی عالے بجاں میں معترف رہتے ہیں۔ ہندوستان سے دکن تک اسلامی ممالک میں بحیثیت اسلامی ہیں اور ترویج شریعت حیدر آباد فرخندہ بیاد کی ریاست کا اول درجہ اعتبار کیا جاتا ہے جو بزرگان دین اس قلمرو میں دار و ہوتے ہیں میان کی اسلامی وفاق دیکھتے ہیں تو ان کے دل دوسرے ملکوں کے حالات سے سرد ہو جاتے ہیں اور حیدر آباد کے سفر کے بعد سوائے حریم شریفین راہما اندر شرفاً و تعظیماً کے سفر کے دوسرے ملک کا ارادہ ان کے دلوں کے گرد نہیں بہرتا۔

جس اسلامی خطہ کا فرمانروا حامی شریعت رسول خدا اور عمارت عباد خدا ہے اور صبح و شام کلام شریف شریعت ختم ہوتے ہیں جو مصلوٰۃ کی پابندی ہے جو فقر اہل مدعا و زہاد و رات دن ذکر و تہجد اور یاد الہی میں مصروف رہتے ہیں علوم دینی کے بابا جو چاہیں ہوں صدائے اذان چمکانے میں ہند ہوتی ہو اہل اسلام کثیرہ جماعتوں کے ساتھ بیگانہ مار پڑھتے ہوں ان میں خطہ سے بے فکر

کوں خطہ اسلامی و لوقہ بین بایہ مشہور ہو سکتا ہے اور اوس خطہ کے سرکات اور اوسکے پڑیوالوں کے حسنات کے مقابلہ میں کسکے حسات کا اعتبار ہو سکتا ہے سرگانی میں کے انفاس متیر کہ اور اوسکی ہیتمشی ساؤں کے اثر سے بادشاہ اور رعیت حوادث مانہ سے محفوظ رہتے ہیں اہل لہذا و خدائے اسطہر اور انکے کور و بر و سیر نجاتا ہے اور اند تعالیٰ جلستاہ اوسکے مخلصین اور معتقدین کے احوال پر بہتہ رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

قدر قدرت اعلیٰ حضرت حضور پروردگار اند ملک کو بررگان دین کے ساتھ بہتہ سے شخص عقیدت اور کمال درجہ اخلاص ہے فقر کے دل سے دوست ہیں اور اوسکی تعظیم اور توقیر میں اس درجہ اہتمام فرماتے ہیں کہ دوسرے لوگ اول آثار سعادت پر دستک کرتے ہیں اعلیٰ حضرت کی ذات مقدس مجمع گوناگون محامد اور محاسن جلیلیہ ہے اقمیہ مفصل صفات برگزیدہ اعلیٰ حضرت کو ایسی سنہ تر محبوب الکلام میں اسطورہ جمع کیا ہے کہ ناظرین اوسکے مطالعہ کے بعد یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسا بادشاہ کامل الصفات اس دور میں روسے زمین کے بادشاہوں میں کوئی نظیر نہیں آتا۔ وودمان آصفیہ کے حقد فرما نروا گذر سے ہیں اور اوسیں رحمدلی اور رعایت خلائی کے ساتھ شہقت اور عدل و داد اور بیصرانی اور منتسبانی دولت کے حقوق کا لحاظ اور قدرہ سیاسی ارباب لیاقت اور رعایت فضل کا اکرام اور رضا کے الہی اور پاس شریعت محمدی اور حسات کے جو کچھ صفات تھے اور دکن میں اوسکے آتک و آثار باقی ہیں اعلیٰ حضرت کے صفات کاملہ کے مقابلہ میں اوس صفات کی بہت حقیقت اور مجاہد کی نسبت ہے اعلیٰ حضرت کے عہد حکومت میں آئیں ملکہ اسی میں حما تک ترقی اور نظم و نسق سلطنت میں توسیع ہوئی ہے اور اسکے لحاظ سے یہ کہہ جا سکتا ہے کہ ان استطامات اور جمات ملکی کیواسطے ایک تخصی قوت کسی طور سے کافی نہیں ہو سکتی لیکن چونکہ اعلیٰ حضرت اسے خدا سے بیان کے مخلص مدے ہیں اور خلق اند کے مفاد

اور معاملات میں جیسا کہ دیندار بادشاہوں کا شیوہ ہے کہ مالک حقیقی سے استمال اور صرحت کے ساتھ توہیق اسحاق مرام جانتے ہیں اور ہر ایک امر کو مادہ حقیقی کی نہایت پر محول کرتے ہیں سوائے اسے حد کے کسی سے استعانت کے آرزو مند نہیں ہیں اسے گرامی اوقات کو اپنی رعیت کے مہات من طور سے صرف کرتے ہیں کہ اوں حریر اوقات سے بہت کم حصہ واقعی آسائش کے واسطے بہم ہوتا ہے مخلوق کی آسائش کی فکر سے اپنی آسائش اور آرام کی مطلق پروا نہیں دیتے اللہ تعالیٰ ایسے بادشاہ خدا ترس رعیت پروردگار اول رحیم کریم عریر جلالت کو ہمیشہ اپنے سایہ رحمت اور وصل میں دی مقاصد سے کامیاب رکھے اور عارہ جلالت کو آپ کے سایہ دولت اور حکومت میں تامل و انقضاض دہور سنہین کا مجموعہ مانے۔

میں نے جبکہ اہل نکس کی دیدار سی کے آثار اور بادشاہ اسلام کے عہد حکومت کے خیر و برکات دیکھے تو میں نے ایسی نادر کتاب کا ترجمہ کرنا اور اہل من کی خدمات میں پیش کرنا سزاوارتہ قرار میں تصور کیا اور اللہ تعالیٰ جلیتاناہ اور اس کے مقبول پیغمبر سے اس کے خاتمہ کے واسطے عجز اور استمال کے ساتھ التماس کی اللہ صمد اولاً و آخریہ ترجمہ حد اسے یا گ کی توہیق سے حیو قوت یور ہوا تو میں نے بلا حطہ برکت افادت فخر الامثال مع فضائل موبد الا سلام مویل العلماء الاعلام یقنیہ السلف رحمۃ اللہ علیہم لکھنا آفاق مجمع مکارم احوال قدردان علم و ہنر ماہر سرسبز و خیز عہد و امر کا حالیتاں اسوہ اعیان فی شان عالیجناب کمالات ہساب نواب اقبال یا حبیب بہا اور کشتہ انعام سرکار عالی لازالت اعلام شرفہ رافقہ پیش کیا نواب صاحب مدوح خادان سیادت کے روش حرایع اور شرف کمالات نفسیہ میں شاہد اعیان کن سے ہیں انکی مجلس علم کی مجلس سے آپ کے جلسے اکثر اہل علم و فضل ہیں آپ کے گرامی اوقات اکثر وہی مسائل اور علمائے اسلام کی تصانیف کے مطالعہ میں صرف ہوتے ہیں انکو فقہ حدیث تفسیر و کتب سیر و اخبار سے زیادہ تر

دیکھیں ہے اور علوم کی اشاعت سے رہایت درجہ شوق ہے جیسا یہ مجلس ائمرۃ المعارف جو سلطنت آصفیہ کے فیض جاری کا ایک حشریہ ہے آپ اس کے میزبیں ہیں اس مجلس کے تحت حکومت ایک عظیم الشان لائیتی سرکاری مطبعہ اور مطالع کے مثل ہے جس طرح دیار مصر میں اور تانامیہ میں ہیں اس سرکاری مطبعہ میں نامور علماء کتا لو کی صحت کی واسطے سرکار کی جانب سے نامور ہیں اور جو نامور کتا میں دینی علوم کی دنیا میں عقا کا حکم کرتی ہیں سرکار کی توجہ سے بصرف زر کہ تیسرہم ہو بچائی جاتی ہیں اور نواب صاحب ممدوح کی رائے سے طبع ہو کر نامور علماء اور مستعد طلبہ کو علمی اسات کے طور پر عطا کی جاتی ہیں اور دکن اور ہند کے نامی بقیانوں اور علمائے اسلامی کی خدمات میں بھی جاتی ہیں اور بہتہ کے واسطے یہ سلسلہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جو نامور کتاب مفید علماء اور اعلام ہو اسکے ہم ہو بچانے اور طبع کرنے میں سرکار کی طرف سے اہتمام جاتی ہے سرکاری عہدہ علیہ اور دینی علوم کی خدمت کے سوا نواب صاحب کے درجہ صاحبزادہ بلدا قبال چرایع دو دمان آصفیہ مدۃ التاج سلطنت نظامیہ اختراوج سعادت شریکین باغ رشاد عالیجناب نواب میر عثمان علیخان بہادر لالزالت اور سعادتہ با سمتہ کی خاص تالیفی کا تعلق ہے شہزادوں کی صحبت اور اخلاقی تعلیم کی واسطے جس طرح نواب صاحب ممدوح شائستگی رکھتے ہیں صاحبزادہ صاحب کے مادیۃ قابلیت کو اس کی نہایت درجہ ضرورت تھی تو ان صاحب آداب صحبت اور حسن معاشرت اور خصائل مرضیہ اور محاسن سیرت میں سلف کے یادگار ہیں جہاں ممدوح نے علمی نظر سے اس ترجمہ کو ملاحظہ فرما کر زمانہ حال کی ضرورتوں کے قصار سے بہت درجہ پسند کیا اور نہایت بایا کہ یہ ترجمہ مطبوع ہو کر عام و خاص کے افادت اور افادیت کی غرض سے شائع کیا جائے۔

اب یخاوم العلماء۔ حضرت ناقدان احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی

خدمت سہرا پا افاضت میں اتنا س کرتا ہے کہ میں نے اس ترجمہ کو بلا تعیر معنی اور بلا کم و کاست
 مطالبہ صلی کتاب کو حسطور سے مؤلف علامہ کو اسکو مرتب اور مذب کیا ہے صاف صاف عبادت
 اور معمولی الفاظ میں لکھا ہے عربی عبارت کی فصاحت اور بلاغت کی جو کچھ شان ہے حضرت
 ادیب بجنوبی حاستے ہیں اور کاترجمہ دوسری زبان میں ہونے سے مطالب کی اصل شان ہیایت
 درجہ گٹ جاتی ہے یہ جاسے قرآن مترلف اور احادیث کاترجمہ جو معدنی فصاحت اور بلاغت
 اور مجمع اسرار کوئی اور الٹی ہیں اسکے ترجمیں کیسے ہی صاحب شد گاہ ہوں مگر الفاظ کی تسلی کی وجہ سے
 عینی محاورات کو دوسری زبان کے محاورات سے مطابقت نہیں دے سکتے اور اب یہ اسے لفظ
 میں مطالب کی تاویل کر جاتے ہیں حقیقت میں یہ نقصان ترجمیں کا ہیں ہے بلکہ زبان کی کم
 وسعتی کا نقصان ہے میرے اس معمولی ترجمہ میں جہاں کہیں مطلب
 کے ادا ہونے میں قصور و یکدین یا کسی اصل لفظ میں معنی کا تغیر ملاحظہ فرمائیں اپنی
 نگاہ کو کم و کج اسکو چھپائیں اور غلطی کے حکم اور صلاح سے دریغ نہ کریں اور میری لکھت اقام
 اور قصور غم اور کم سواد می سے چشم پوشی فرمائیں اسلئے کہ میں آپ ہی حضرات کا خوتہ چہن ہوں
 اور میں نے یہ خدمت عام مسلمانوں کے عام نفع کی غرض سے کی ہو لاس میں منہم حرا و لا یشاور
 اس کتاب میں بعض ایسے مشوار اور مشکل مقامات تھے کہ موار و استعمال لغات میں الاحوال
 تشکیک کا اندیشہ تھا اسکی تحقیق عاص حاصل مقام پر پھر علوم عقلیہ و نقلیہ کا شفت معصلات
 احادیث نبویہ مجتہد سیدی مصطفویہ اسوہ علماء نے بانی قدوہ کلاس نے مافی تفسیر المفسرین
 تابع الحدیث الفضل الفاضل بن الحق والباطل و الحمد والتفاخر مولانا مولوی معنوی
 محمد انوار احمد خان بہا اور استاد شہزادہ بلند اقبال سے کی گئی ہے۔

اور ابتدا سے انتہی تک الفاظ اور معنی کا مقابلہ فضائل و کلمات انتساب حیدر علی شاہ

فرید کلاسے یکا نہ اسوہ ستائش کبار قدوہ اکابر بادار صاحب النفس انزکیہ الشمائل المخصوصہ مولانا
 مولوی شرف الدین احمد صاحب دولوی ابقاہ السمع احسانات کے مواجہہ میں کیا گیا ہے۔
 میں امید کرتا ہوں کہ حضرت سید رمیاض حل علی نے فسطح محکمہ اس ترجمہ کے اتمام کی
 توفیق عنایت کی اسی طرح اسے حبیب پاک مصداق آیہ رحمۃ للعالمین صاحب المقام المحمود سید
 الاولین و الاخرین خیر الانبیاء والمرسلین سیدنا و مولانا و شفیعنا و قلیتنا و کعبۃ المسلمین احمد مجتبیٰ
 محی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کو طویل اور اہلیت کریم اور صحاب عظام کے کطفیل میں
 جو رواۃ احادیث سنیہ و بدعتوں میں مصطفویہ میں میرا خاتمہ حسن عاقبت کے ساتھ فرمایا گیا کہ
 قیامت کے دن مجانب الابرار اور صحاب احمیار کے خدام میں مجھ کو محتور کر گیا اللہ المستحب
 دعوتی ھلہ اناک ملک کریم بر شرف رحیمہ حسنی اللہ لا الہ الا
 ھو علیہ توکل و ھو رب العرش العظیم طرہ من اللہ لا تقار الی مولانا المنان
 محمد عبدالجبار خان اشہیر بالاصطفیٰ النظامی سررشتہ وارد قمر بیستی قدر قدرت علامت
 حضور پر نور نظام الملک آصفیاء خلد ملکہ اید سلطانہ اسرہادی الاول سنۃ ۱۳۱۰ ہجری۔



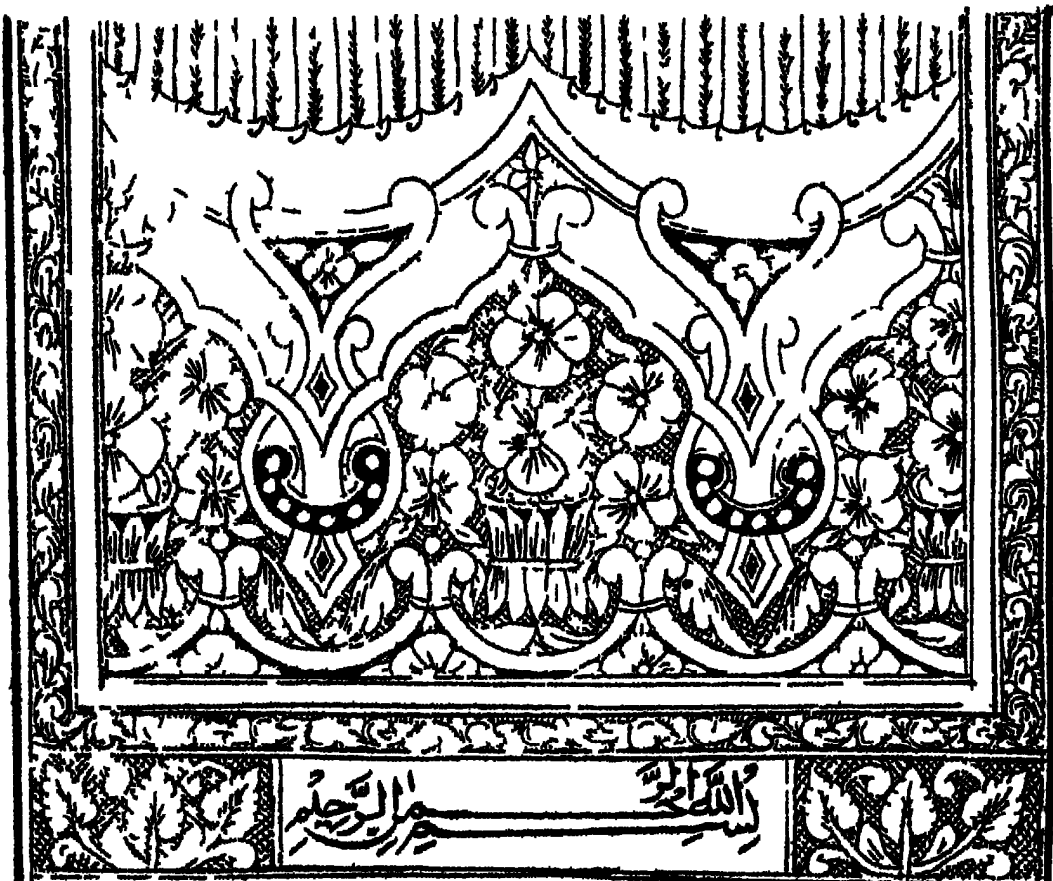
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَسَلَّمَ
 اَللّٰهُمَّ كُنْ عَلَيْنَا رَحِيْمًا

کتاب میں انتساب مسائل الوصول الی شمائل الرسول حبیبکو عالم علامہ عبدالحق
 فہارہ ہر محدث محقق معسر ترقی فقیہ مانی اسوہ علمای مانی یوسف بن اسماعیل ہنہانی شمس
 محکمہ حقوق بیروت نے سرور کائنات مہر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 شمائل شریفہ اور مختلف احوال اور اخبار اور عام طر معاشرت میں صحیح کتب احادیث سے
 تالیف فرمایا ہے عام مسلمانوں کے افادت کی غرض سے مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب
 اصطفیٰ نظامی سررستہ دار و فیریشی رکارڈ نظام کن فیض صاحب اردو بان میں جو کیا یہ ایک ترجمہ سوم

شمائل الرسول

بعہذ دولت علیہ ملاو العرب اعجم احکم محمد سکندر شوکت سلیمان شہمت فخر الملوک و سلاطین باصر الملتہ
 والدین حامی شیعہ سید المسلمین فرمان المار و لطین کشف المسلمین قدر قدرت علی حضرت حضور
 یر نور ثواب میر محبوب علی خان بہا و فرسخ جنگ نظام الدولہ نظام الملک اصحاب نظام
 سادس دکن جلد اسد ملکہ حسب الارشاد فیض بنیاد خلاصہ الاکلون و زبدۃ الاعیان سلالۃ الکرام
 و عمدۃ الامراء العظام علیہا اب قال بایر جنگ بہا و کیشتر سرکار عالی ام المفاخر و الاعالیٰ

مطبع مفید مین ہتہا محمد قادر خان صوفی کی چپا
 ۱۳۱۵ھ



اللہ تعالیٰ جلتانہ کی واسطے سب حمد ہے جو عالمون کا پالنے والا ہے۔ ایسی حمد کہ اللہ تعالیٰ
 کی نعمتوں کو پورا کرے۔ اور جو نعمتیں اللہ تعالیٰ زیادہ فرمائے وہ حمد اور نیکے لئے کافی ہو۔
 اور وہ حمد اللہ تعالیٰ کے کرم کے مستایہ ہو۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلتانہ
 کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ کائنات کا یاد شاہ ہے۔ اور اس کی مقدس ذات حق
 ہے۔ اور وہ اپنی قدرت اور کائنات کے تصرفات میں طاہر ہے۔ اور یہ گواہی دیتا ہوں
 کہ ہمارے سرور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے
 رسول ہیں اور وہ تمام مخلوق کے سرور ہیں۔ اسی میرے اللہ تعالیٰ کے ہمارے سرور محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم پر افضل اور اچل اور شمل اور ہمیشہ رہنے والی درود بھیج کہ وہ تیرا بندہ ہے اور تو نے
 اس کو سیادت عامہ کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ اور وہ علی الاطلاق تمام عالمون کا سرور ہے

اور وہ سیرا ایسا رسول ہے کہ تو نے اسکو زیادہ تراچی حصلتوں اور واضح تردلیلوں کے ساتھ پہچا ہے تاکہ مکارمِ صلاق کو پورا کرے۔ ایسی درود بھیج کہ تیرے اور تیرے رسول کے درمیان جو کچھ قرب ہے اور اس قرب کو کسی نے نہیں پایا۔ اور تیرے اور تیرے رسول کے نزدیک جو کچھ محبت ہے اور سوا تیرے صیب کے اور کا ظہور کسی شخص میں نہیں ہوا۔ وہ ایسی محبت ہے کہ اس کے باعث تیرا صیب ازل اورابد میں لگانا ہے وہ درود اس قرب اور محبت کے مناسب ہو۔ ایسی درود ہو کہ قلم اور زبان اسکی حد اور تعداد کر سکے اور اس درود کا وصف اور تعریف فرشتے سے نہوسکے۔ جیسے تیرے رسول کی سرداری مخلوق کے تمام گرد ہوں یہ ہے وہ درود تمام درودوں کی سردار ہو۔ ایسی درود ہو کہ اسکا نور جمیع اوقات میں ہر جانب سے میرے شامل احوال ہو اور وہ درود میری زندگی اور میرے مرنے کے بعد میرے وجود کے تمام ذرات کو لارم رہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکل اطہار اور صحابہ انبیاء پر سودا و سلام بھیج حمد اور صلوات کے بعد واضح ہو کہ میرے دل میں سمات سے خطرہ کیا کہ میں ایک ایسی کتاب جمع کروں کہ محمد رضا علیہ السلام اور رضائے سالک بیا ہی پر ہو سینے کے لئے اسکو وسیلہ ٹھہرائوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدام کی سلک میں اسے شریک ہونیکے واسطے اسکو ذریعہ باندہ یہ میں نے اپنی کم علمی اور ضعفِ مہم اور کثرتِ گناہ اور زیادتیِ عیوب پر نظر کی تو میں اس راہ سے اس شخص کی ماسدِ رُک ہا جس نے ایسی حدیثیانی اور ایسی حدیث پر رک گیا۔ یہ میرے دل میں اس بات سے خطرہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم و وسیع ہے اور میں ایک اکتی ہوں اور اس قول کے سنے کے بعد جو اللہ تعالیٰ جلتا ہے فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزَّ مِنْهُ عَلَى كَيْدِ الْمُؤْمِنِينَ سَأَوْتُمْ سَحِيلًا

میں نے اسطور سے اقدام کیا جسطور سے پچاسپنے جلیتمیق باب کی طرف اقدام کرتا ہے۔
 بہت سے درشت طبع نادان اعراب یوں سے بعض ایسا آدمی تھا جسکو کہ ادب تھا
 نہ مہم نہ عقل تھی نہ علم نہ کرم تھا نہ علم جناب بشریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے
 طور سے مقابل ہوا کہ نہ مان اور مکان سے اور غیر غضب کیا اور اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ اسطور سے خطاب کیا کہ اس کے واسطے تلوار کا منہ تڑپا ہوا اور اس کی باں تیز ہوئی
 مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب سے حتمیوشی فرمائی اور اس کی فرمائی گواہی عموماً کیا
 بلکہ آپ نے اسکو اپنے نزدیک بلایا اور ایسا مقرب کیا اور ملاست اور تدبیر میں فرمائی۔ احادیث
 محمدیہ نے احسان کے ہاتھوں سے اسکو کیسی ہی سعادت کے قالب میں اسطور سے ڈالا
 کہ اوس وحشی کی حالت بغیر ہو گئی۔ اور اسکی فطرت کا لوہا تو ہر مسامی سے بدل گیا۔
 بعض محبت سے دوری بریدی کی سے جنگ صلح سے جل علم سے بدل گیا۔ اور اتر رہے سے
 مساں ہو گیا۔ اور بہتر یہی پس سے دوست بن گیا۔ اسباب نے اور اسطرح کے
 سکارم احلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ستواہنے مجھکو یوں طمع دلائی کہ
 آپ کے جملہ صدام میں میری قبولیت ممکن ہے۔ اور حضور کے حد متکاروں میں میرا داخل ہونا
 ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وسعت کرم سے یہ بات بعینہیں ہے کہ اپنے رسول
 کے اکرام کے باعث زیادہ اوس سے کہ میں نے اسکی صا اور قبول کی امید کی ہے میرے
 ساتھ ختم کرے۔

اگاہ تحقیق میں نے اللہ بجاہ بر توکل کیا اور قدم رسول کے مشاں سے ایک ٹھٹھی خالی
 ہے۔ میں نے اس کتاب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمال شریفہ
 میں آمار سے جمع کیا ہے اور امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے حصے شامل وایت کئے ہیں اور نئے مکررات اور سہاد کو حذف کر کے اوس سبکو اس کتاب میں اصل کیا۔ اور امام ممدوح نے جس طرح ابواب و کتاب کی ترتیب کی ہے میں اور سکا مقید نہیں ہوا بلکہ میں نے ایسے اسلوب کا راستہ اختیار کیا جو کہ امام ممدوح کا اسلوب سے غیر تھا۔

امام ترمذی نے جو شمائل شریفہ روایت کئے ہیں اور بعض اماموں کی کتابوں سے جو کذا کر لیں کتاب کے دیباچہ ہی میں آئیگا اکثر مطالب کا اضافہ کیا اور غریب لفاظ میں تفسیر اور ضبط کی جو کچھ حاجت تھی اور سکا احقاق کیا ہے۔ یہ ایسی جامع کتاب بتیگی کہ شمائل شریفہ کے باب میں اسکی نظیر نہیں ہے میں نے اس کتاب کا نام وسائل الوصول الی شمائل الرسول کہا جن کتابوں میں سے اس کتاب کے مطالب نقل کئے ہیں وہ ہیں کتاب شمائل امام ترمذی رحمہ مصابیح امام عجمی رحمہ احیاء العلوم امام علی رحمہ تنقیح حقائق امام لودوی رحمہ شرح جامع صغیر امام عجمی رحمہ مواہب امام قسطلانی رحمہ کشف الغمہ امام عجمی رحمہ حقائق الاولیاء و کنوز الحقائق امام سادہ رحمہ حاشیہ شمائل ہو کتب شیخ ابراہیم باجوڑی رحمہ یہ کتاب میں اس کتاب کی اصول ہیں ان کتابوں کی کوئی ستاس سے خارج نہیں ہے۔ اللہ عز و جل لغت کی تفسیر میں جو چیزیں نے ان کتابوں میں ہیں یا فی الواقع سکے لغت لغت کی طرف رجوع کیا۔ اور یہ کہ مترقہاں ہوا ہے۔ بعض شمائل میں ہیں نے صحابی اوی حدیث اور امام صحیح حدیث دونوں کا نام ذکر کر دیا ہے۔ اور بعض میں فقط صحابی کا نام ذکر کیا ہے اور بعض شمائل میں سوائے متن حدیث کے کچھ دیکھیں کیا اور ان تمام امور میں اصول کو کتاب تابع رہا۔ اس کتاب کو میں نے ایک مقدمہ اور آٹھ باب اور ایک حاتمہ پر مرتب کیا ہے۔ مقدمہ دو تہیوں پر مشتمل ہے پہلی تہیہ لفظ شمائل کے معنی میں ہے

دوسری تنبیہ بی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمایل مندرجہ مع کوٹ کے فوائد میں ہے۔
 باب پہلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب تشریف اور آپ کے اسمائے مبارک کے بیان
 میں اس باب میں دو فصلیں ہیں فصل پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب تشریف کے بیان میں
 فصل دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارک کے بیان میں باب دوسرا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدائش کی صفت اور آپ کے اوصاف شریفہ سے جو یہ باتیں کے
 مناسب ہیں اور کے بیان میں اس باب میں دس فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال صوت اور اسکے مناسبات کی صفات
 فصل دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک اور آپ کے سر و رنگانے
 کی صفت ہیں۔

فصل تیسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موی مبارک اور موی مبارک کی سعیدی
 اور آپ کے حصاب استعمال درمے اور اسکے متعلق کی صفت ہیں۔

فصل چوتھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے اور پسینہ کی ذاتی پاکیزہ خوشبو کی صفت میں۔

فصل پانچویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی خوشبو اور آپ کی خوشبو استعمال فرمانی کی صفت میں۔

فصل چھٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک کی صفت میں۔

فصل ساتویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب اور سرور کی صفت میں۔

فصل آٹھویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے اور روئے اور چہنیک لینے کی صفت میں۔

فصل نوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کرنے اور چپ رہنے کی صفت میں۔

فصل دہویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت کی صفت میں۔

باب تیسرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس اور بچھونے اور ہتھیلوں کی صفت میں اور

اس باب میں چھ فصلیں ہیں۔
 فصل پہلی آنحضرت صلعم کے فیصل اور ثمت اور چادر اور ٹوپی اور عمامہ وغیرہ
 لباس کی صفت میں۔

فصل دوسری آنحضرت صلعم کے پہونے اور اوسکے مناسب جیرون
 کی صفت میں۔

فصل تیسری آنحضرت صلعم کی گتتری کی صفت میں۔
 فصل چوتھی آنحضرت صلعم کے جوتے اور مونرے کی صفت میں۔

فصل پانچویں آنحضرت صلعم کے ہتیاروں کی صفت میں۔
 فصل چھٹی رسول اللہ صلعم کی عادت مبارک سے یہ بات تھی کہ آپ اپنے ہتیاروں
 اور جانوروں اور سامان کا نام رکھتے تھے۔

باب چوتھا آنحضرت صلعم کے کھانے اور پینے اور سونے کے بیان میں اس
 باب میں چھ فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلعم کے زندگی بسر کرنے اور کبھی روٹی کی صفت میں۔
 فصل دوسری آنحضرت صلعم کے کھانے اور سالن کی صفت میں۔
 فصل تیسری اس چیز کے بیان میں کہ آنحضرت صلعم کھانے سے پہلے اور کھانے
 کے بعد اوسکوڑھا کرتے تھے۔

فصل چوتھی آنحضرت صلعم کے میوہات کی صفت میں۔
 فصل پانچویں آنحضرت صلعم کے مینے کی چیزوں اور قح مدارک کی صفت میں۔
 فصل چھٹی آنحضرت صلعم کے سونے کی صفت میں۔

باب پانچواں آنحضرت صلعم کے خلق اور علم اور رواج و مطہرات کے ساتھ زندگی
سہ کر بنے اور آپ کی امانت اور صدق اور حیا اور عراج اور تواضع اور بیٹھنے اور گرم اور شہت
کی صفت میں اس باب میں چوبیس فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلعم کے خلق اور علم کی صفت میں۔
فصل دوسری آنحضرت صلعم کی ازواج و مطہرات کے ساتھ زندگی بسر کرنے
کی صفت میں۔

فصل تیسری آنحضرت صلعم کی امانت اور صدق کی صفت میں۔
فصل چوتھی آنحضرت صلعم کی حیا اور عراج کی صفت میں۔
فصل پانچویں آنحضرت صلعم کی تواضع اور آپ کے بیٹھنے کی صفت میں۔
فصل چھٹی آنحضرت صلعم کے گرم اور شہت کی صفت میں۔
باب چھٹا آنحضرت صلعم کی عبادت اور نماز اور روزہ اور قرأت کلام اللہ شریف
کی صفت میں اس باب میں تین فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلعم کی عبادت اور نماز کی صفت میں۔
فصل دوسری آنحضرت صلعم کے روزہ کی صفت میں۔
فصل تیسری آنحضرت صلعم کی قرأت کی صفت میں۔
باب ساتواں آنحضرت صلعم کے مختلف احوال کے احبار اور بعض اذکار و
اون عاؤں کے بیان میں جبکہ آپ اوقات مخصوصہ میں پڑھتے تھے اور تین سو تیرہ احادیث
جو امع الکلام کے بیان میں اس باب میں تین فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلعم کے مختلف احوال کے احبار میں۔

فصل دوسری آنحضرت صلعم کے اون ادکار اور دعائوں کے بیان میں جنکو
ایسا اوقات مخصوصہ میں پڑھتے تھے۔

فصل تیسری آنحضرت صلعم کی تین سو تیرہ احادیث جو امع الکلم کے بیان میں۔

باب آٹھواں آنحضرت صلعم کی طب مبارک اور اس شریف اور وفات شریف

اور ایک روایت تریف سے خواب میں شرف ہو سکے بیان میں اس باب میں تین مصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلعم کی طب مبارک کے بیان میں۔ ۱۸۷

فصل دوسری آنحضرت صلعم کے سن تریف اور وفات شریف کے بیان میں۔

فصل تیسری آنحضرت صلعم کی رویت تریف سے خواب میں شرف ہو سکے بیان میں۔

خاتمہ آنحضرت صلعم کی اون ستر احادیث ادعیہ کے بیان میں جو کہ صحیح اور حسن ہیں۔

میں اسد تعالیٰ عظیم القدرت سے کہ رب عرش کریم ہے یہ چاہتا ہوں کہ اس کتاب کو

افصل حسنت سے کرے اور اس کتاب کا نفع زندگی میں اور میرے مرنیکے بعد جاری رہے۔

محاذ شہید سید الرسول اکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

مقدمہ دو بیہون پر شامل ہے پہلی تنبیہ لفظ شمائل کے معنی میں ہے شامل

کا لفظ اصل میں اخلاق اور طبیعتوں کے معنی میں مستعمل ہے قاموس میں کہا ہے

الشمال الطبع اور شمال کی جمع شمائل ہے کتاب لسان العرب میں کہا ہے کہ

شمائل کا معرود لفظ شمال بکثرتین معجمہ ہے جریر متاعرنے کہا ہے وما لومى احمى من لیا

یعنی اپنے بہائی کی ملاست کرنا میری عادت سے نہیں ہے خناس کے بہائی صخرے

کہا ہے۔

ابا الشتم انی قد اصابوا کویمتہ

واں لیس اهداء الحما من شماليا

گالی دینے پر یہ حادثہ رہی ہیں ہے کہ دُشمنوں نے میری آنکھوں کو اندھا کر دیا اور محض کسا
میری عادت سے نہیں ہے دوسرے شاعر نے کہا ہے ۵

ہم قویٰ قد انکرت مہم ستایل بد لوا ہا من تہالی

وہ لوگ میری قوم کے ہیں اور تحقیق میں اون لوگوں کے اخلاق کو بگیا نہ سمجھتا ہوں کہ انہوں
نے ایسے اخلاق کو میرے اخلاق سے بدل دیا ہے پر شمال کے مادہ میں کتاب
لسان العرب میں دوسری بات کہی ہے والشمال خلیقۃ الرجل وجمعھا
شمائل مرد کو کریم الشمائل عورت کو خستہ التماثل کہتے ہیں جس حلے یرمطو و عورت کے
اخلاق اور مخالفت اسے طور سے ہو علماء احادیث نے آنحضرت صلیع کے اخلاق
ترغیہ میں تماثل کا استعمال رروے اصل لغت کے کیا ہے اور ایک ظاہری صوت کے اوصاف
میں ہی لفظ تماثل کا استعمال کیا ہے لیکن یہ مجاز کے طور پر ہے تنبیہ ثانی آنحضرت
صلیع کے شمائل ترغیہ کے جمع کرنے کے فوائد مقصودہ کے بیان میں آنحضرت صلیع کے
تماثل شریف جمع کرنے سے محرومیت علم تاریخ کی مقصودہ میں ہے جسکی جانب نفوس و قلوب
مائل ہوں اور مجالس میں اوس سے گفتگو اور مقاصد پر شہادت طلب کیا وے۔ یا اور اسی
مستم کے فوائد ملحوظ ہوں بلکہ آنحضرت صلیع کے تماثل جمع کرنے سے دوسرے فوائد مقصودہ
ہیں جو کہ مہمات میں سے ہیں۔ اوہیں فوائد سے یہ ہے کہ آنحضرت صلیع کے صفات علیہ
و شمائل ضمیمہ سے معنوی لذت حاصل کیا جائے و نیز فوائد سے یہ ہے کہ آپ کے اوصاف کاملہ
اور اخلاق فاضلہ کے ذکر سے آپ کے ساتھ تقرب ہو جاوے اور تجلاب محبت اور اکی رضا
حاصل کیا جے جس طرح شاعر کسی کریم کے اوصاف جمیلہ اور خصائل نبیلہ کے ذکر کرنے سے
اوس کریم کا مقرب ہو جاتا ہے۔ اس بات میں شک نہیں کہ آنحضرت صلیع کے تماثل

شریفہ جمع اور شکر کرنا آپ کی مدح قصائد میں لکھنے سے فصل اور اکمل ہے جس شخص نے
 آنحضرت صلعم کی مدح مبارک قصائد میں کی آپ اس سے خوشنود ہوئے جیسا کہ احسان
 ابن ثابت اور عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن ربیع سے مناسد ہوئے۔ اور مدح کے
 عوض میں اتنی اونکو ساتھ حسان کیا۔

اس میں شک نہیں کہ جس شخص نے آنحضرت صلعم کی تمایل تشریف جمع اور شکر کرنے
 میں توجہ کی آپ اس سے خوشنود ہوئے انہیں فوائد سے یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلعم کے احسان
 کی تلافی کے لیے ہوں کہ آپ نے ہمارے ساتھ بڑا احسان کیا اور گمراہی کی ظلمتوں
 اور ابی شقاوت سے ہمو کر دیا اور انوار ہدایت اور سرمدی سعادت کی طرف ہیری مانی۔
 یہ ایسی بڑی نعمت ہے کہ کسی شے کے ساتھ اس کا مقابلہ ممکن نہیں۔ اور سو اللہ تعالیٰ
 جلتا ہے کہ اس کے بدلہ پر کوئی شخص قدرت میں کہتا۔ اس مقام پر حضرت امام شافعی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے کہا ہے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آنحضرت صلعم کو ایسی جبرادے
 جو او سے اور یسعیر و ن کو او کی امتوں کی طرف سے دی ہے اس سے بڑا افضل ہوا
 کہ اللہ تعالیٰ نے ہمو آنحضرت صلعم کے طویل میں ہلاکت سے بچایا۔ اور ہمو چھی است
 سے کیا وہ است جو آدمیوں کے واسطے نکالی گئی ہے وہ آدمی جو اس کے دیں کا راستہ چلتے
 ہیں اس میں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے باعث ایسے ملائکہ کو پسندیدہ اور برگزیدہ کیا ہے اور انہی
 مخلوق سے اس شخص کو برگزیدہ کیا ہے جس کو دین کی نعمت عطا کی ہے۔ جو نعمت ہمو ملی
 اور دین و دنیا میں پہنچے اس نعمت کا حصہ پایا اس نعمت کے باعث ہے دین اور دنیا
 کی مکروہ چیز دور کی گئی یا دنیا میں اس نعمت کی وجہ سے ہے مکروہ چیز دفع کی گئی یا دین میں دفع
 کی گئی آنحضرت صلعم کے حبیب ہیں اور آپ اس کی خیر کی طرف ہمو میلانے والے ہیں اور اس کے

رشد کی طرف ہدایت کر دیا لے ہیں انتہی قول الشافعیؒ م اوہیں فوائد سے یہ ہے کہ
 آنحضرت صلعم کے شمائل تشریفہ کی معرفت آپ کی محبت کو چاہتی ہے اس لئے کہ صفات
 جمیلہ اور صاحب صفات جمیلہ کی محبت کے ساتھ انسان مجبول ہے آنحضرت صلعم کی
 صفات سے کوئی صفت اجل اور اکمل نہیں ہے آپ تک نہیں چوتھ جس آپ کے صفات پر
 مطلع ہوا اور فقاہش گرا ہی لے اوس کے دل پر گرا ہی کا لفتش نہیں کیا ہے وہ یقیناً
 آپ کو دوست رکھ گیا اور آپ کی محبت جس قدر زیادہ ہوگی یا کم ہوگی آدمی کا ایمان اوس کے
 منافق زیادہ ہوگا یا کم ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ رضا مندی اور سعادت ابدی اور اہل جنت کی نعمتیں
 اور ان کے درجات جنت میں آنحضرت کی محبت کی مقدار کی یاد دہانی اور نقصان کے موت
 ہونگے جیسے کہ تفاوت ادنیٰ و اہل دوزخ کے لئے عذاب اور دوزخ میں اوس کے دکات
 آپ کے بغض کی زیادتی اور نقصان کی مقدار میں ہونگے انہیں فوائد سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
 نے آپ کی اقتدا اور اتباع کی توفیق جس جہ میں کہ ممکن ہے جس شخص کو دی جیسے آپ کی سخاوت
 عالم تو اضع زہد عبادت و غیرہ مکارم اخلاق اور تشریف احوال ہیں یہ امور اللہ تعالیٰ کی اوس
 محبت کے مقتضی ہونگے جس میں دارین کی سعادت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
 قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْا نِیَّیْ یُحِبِّکُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِیْہُمْ لَوَکُوْنٌ کُوْنٌ
 شرع تویم اور صراط مستقیم کے متبعین سے کرے اور آپ کے اہل محبت کے زمرہ میں
 آپ کے ریر کو مستور فرمائے۔

باب پہلا آنحضرت صلعم کے نسب شریف اور اسماء مبارک کی صفت میں
 اس باب میں دو تہیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب شریف کی صفت میں۔

سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
 ابن قصی ابن کلاب ابن مرثدہ ابن کعب ابن لویسی ابن غالب ابن قہر اس مالک ابن النضر ابن کلبانہ
 ابن خزیمہ ابن مدرکہ بن الیاس ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان یہاں تک سب شریفی کی
 صحت میں اجماع است ہے مابعد اسکے آدم تک کوئی بات صحیح نہیں ہے جس پر اعتماد کیا جائے
 آنحضرت جب کہیں اپنی سب شریف بیاں فرماتے تو معد بن عدنان ابن اووس سے تجاوز
 نہیں کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ بالنسابوں یعنی نسب بیان کرنیوالوں نے آگے
 جو بیان کیا ہے جھوٹ کہا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقرؤ ما بین ذلک
 کتیرا آنحضرت صلعم کی یہ نسب شریف علی الاطلاق اسرف انساب ہے۔
 حضرت عباسؓ سے روایت ہے بنی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو
 پیدا کیا اور انکے اچھون سے مجھ کو پیدا کیا پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو انتخاب کیا پس مجھ کو اچھے
 قبیلہ سے کیا پھر گہرانوں کو انتخاب کیا پس مجھ کو اچھے گہرانے والوں سے کیا پس مخلوق سے
 میں ارر وے ذات اور اچھے گہرانیکے اچھا ہون والا بن اسقع سے روایت ہے رسول
 اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو
 بزرگی دی اور اسماعیلؑ کی اولاد سے بنی کسانہ کو برگزیدہ کیا اور بنی کنانہ سے بنی قریش کو برگزیدہ
 کیا اور قریشؑ میں ہی مام کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے مجھ کو برگزیدہ کیا۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو انتخاب
 فرمایا اور مخلوق سے بنی آدم کو انتخاب کیا پھر بنی آدم کو انتخاب کیا اور اوسے عرب کو انتخاب
 کیا پھر عرب کو انتخاب کیا اور اوسے قریش کو انتخاب کیا پھر قریش کو انتخاب کیا اور اوسے
 بنی ہاشم کو انتخاب کیا پھر اوسے مجھ کو انتخاب کیا پس اچھون کو اچھون سے انتخاب کیا

کیا اگاہ جو شخص نے عرب کو دوست رکھا اور اس نے میری محبت سے انکو دوست کہا اور جس شخص نے
عرب کو دشمن کہا اور اس نے میری دشمنی سے انکو دشمن کہا۔

فصل دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے شریفہ کی صفت میں
جان لے کہ آنحضرت صلعم کے بہت نام ہیں امام نووی نے تہذیب میں کہا ہے
کہ امام حافظ قاضی ابوبکر ابن العربی المالکی نے اپنی کتاب احادیث شرح ترمذی میں لکھا ہے
کہ بعض صحابہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلالتاہ کے ہزار نام ہیں اور نبی صلعم کے ہزار نام ہیں
جبیر ابن مطعم بن عدی نے کہا رسول اللہ صلعم فرمایا میری بہت نام ہیں میں محمد ہوں میں
احمد ہوں میں یحییٰ ہوں کہ میرے باعث اللہ تعالیٰ نے کفر کو مٹا دیا میں جابر ہوں کہ میرے
قدم پر لوگ حشر میں اڑھٹا لے جاویں گے میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی ہی نہ ہو گا خذ نفیہ
نے کہا کہ میں مدینہ منورہ کے بعض استون میں نبی صلعم سے ملا آپ نے فرمایا میں محمد ہوں
میں احمد ہوں میں یحییٰ ہوں میں نبی التوبہ ہوں میں مقفی ہوں کہ نبیوں کا خاتم ہوں میں حشر ہوں
میں نبی الملاحم ہوں ملاحم حروب کو کہتے ہیں آپ کی اس نام مبارک سے یہ اشارہ ہے کہ آپ کے
ساتھ قتال اور سیف بھی گئی آپ نے اور آپ کی امت نے جو کچھ جہاد کیا کسی نبی اور کسی امت
نے ویسا جہاد نہیں کیا جو حروب کا آپ کی امت اور کفار میں واقع ہوئیں اور واقع ہوئی کسی حد
میں آپ سے پہلو مثل اون حروب کے واقع نہیں ہوئیں اور نہ ہوگی آپ کی امت کے لوگ بتعاقب
اعصار اقطار زمین میں کفار کے ساتھ قتال کریں گے یہاں تک کہ دجال احوار سے پہنچا کر مریں گے
تہذیب میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام قرآن شریف میں رسول اور نبی اور نبی اور نبی اور نبی
اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ یا دہ اور سراج میسر اور رؤف اور رحیم اور مدکر کہا ہے اور
آپ کو رحمت اور رحمت اور ہادی بایا ہے۔

تہذیب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سول صلعم نے فرمایا میرا نام قرآن شریف میں محمد ہے انجیل میں احمد تورات میں احمید ہے احد میرا نام سلئے ہے کہ ایسی اُمت کو دور رخ سے بجاؤ لگا ابن عساکر کی نقل سے اس مطلب پر فاتح وطہ ولس و عبداللہ و خاتم الانبیا کو زیادہ کیا ہے قسط لانی نے مواہب میں اور باحوری نے تمایل کے حاشیہ میں کہا ہے کہ صاحب کتاب تنویر العروس من انوار النفوس حسین ابن محمد مغانی نے لکھا الاحباب سے نقل کیا ہے کہ نبی صلعم کا نام مبارک اہل جنت کے نزدیک عبداللہ کریم اہل دوزخ کے نزدیک عبدالجبار اہل عرش کے نزدیک عبدالحمید تاظم لکھ کر دیک عبدالجبار نبیا کے نزدیک عبدالوہاب شیاطین کے نزدیک عبدالقہار جنات کے نزدیک عبدالرحیم ہائون میں عبدالخالق صحراؤں میں عبدالقادر دریاؤں میں عبدالمبین مچھلیوں کے نزدیک عبدالقدوس ہوام کے نزدیک عبدالغیاث و حوتس کے نزدیک عبدالرزاق سماع کے نزدیک عبدالسلام مہائم کے نزدیک عبدالموس طہور کے نزدیک عبدالعصاری تورات میں موسیٰ و مود و انجیل میں طاب طاب صحیفوں میں عاقب زبور میں فاروق و اللہ تعالیٰ کے نزدیک طہ ولس مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

آپ کی گیت ابوالقاسم سلئے ہے کہ اہل جنت کے درمیان آپ جنت کو تقسیم فرما دیں گے مواہب میں سہیلی سے نقل کیا ہے کہ مود مود بصیرم اور اشمام ضمہ درمیان مود اور الف مودودہ کے ہے سہیلی نے کہا کہ میں نے اس نام کو ایک مرد سے جو علما سے ہی اسرائیل سے تھا اور اس نے ہلام قبول کیا تھا نقل کیا ہے اسے کہا کہ مود مود کے معنی طیب طیب کے ہیں پس ہم طاب طاب کے معنی میں ہے فاروق وہ ہے کہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرے فاروق بمعنی بارقلیط کے ہے جو یوحنا کی انجیل میں مذکور ہے۔

خاتمہ الحفاظ شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ سجدہ السید فی الاسماء الربوئیں
 آنحضرت صلعم کے پانسونام جمع کئے ہیں وہ اسباب میں کتاب احکام القرآن ابی بکر اس
 العربی سے نقل کیا ہے کہ اسد تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور بنی صلعم کے ہزار نام ہیں۔
 قسطلانی نے کہا ہے کہ اسماء سے مراد اوصاف ہیں میں تمام سماج و اوصاف مدح کے طور پر
 وارد ہوئے ہیں اگرچہ اوصاف ہوں لیکن آنحضرت صلعم کے ہر ایک صفت سے آپ کا ایک
 اسم ہے انہیں اسماء اوصاف سے وہ اسم ہے جو مختص ہے یا وصف پر غالب ہے
 اور اس میں اسماء سے وہ اسم ہے جو مشترک ہے یہ شاہدہ کے ساتھ میں ہے بھی نہیں ہے
 کہ جو وقت آپ کے اوصاف سے ہم ہر ایک وصف کے لئے ایک اسم ٹھہرائیں آپ کے
 اوصاف ہرگز تک پہنچ سکیں گے جیسا کہ ذکر کیا ہے بلکہ ہزار سے زیادہ ہو جائیں گے قسطلانی
 نے کہا کہ میں نے حافظ سخاوی کے قول مدح اور قاضی عیاض کی شفا اور ابن العربی کی
 قبس اور احکام اور ابن سید المالک کے کلام وغیرہ میں دیکھا ہے آنحضرت صلعم کے اسماء
 مبارک چار سو سے زیادہ ہیں پھر ان اسماء کو ترتیب حروف تہجی بیان کیا ہے اور انہیں اسماء
 شیخ جرجولی نے دلائل الخیرات میں دو سو ایک نام ذکر کئے ہیں۔

تہذیب میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی کنیت مستورہ ابوالقاسم ہے اور جبریل
 علیہ السلام نے آپ کی کنیت ابوالبراء ہیم رکھی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل
 اسماء سے اسم محمد ہے۔

قسطلانی نے کہا ہے کہ اسد تعالیٰ نے مخلوق سے دوا ہزار سال پیشتر آنحضرت
 صلعم کا نام محمد رکھا ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے ابن عباس کہنے
 کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے

فرزند حضرت شیت علیہ السلام کو وصیت کی اسے میرے بیٹے میرے بعد تو میرا خلیفہ ہے
 اس خلافت کو عمارت تقویٰ اور عروۃ الوثقی کے ساتھ لے اور جو وقت تو ذکر الہی کرے
 تو اس کے ساتھ ہی محمد صلیع کا نام ذکر کر تحقیق میں نے محمد صلیع کا نام مبارک سابق عرش پر لکھا
 دیکھا ہے۔ پہر میں نے آسمانوں کا طواف کیا میں نے آسمانوں میں کوئی جگہ نہیں
 دیکھی مگر محمد صلیع کا نام مبارک اس جگہ پر لکھا دیکھا۔ اور اسد تعالیٰ نے مجھ کو جنت میں سکون دیا
 میں نے جنت میں کوئی قصر اور یا لا خانہ نہیں دیکھا مگر محمد صلیع کا نام اوپر لکھا ہوا تھا۔ اور
 میں نے محمد صلیع کا نام مبارک حوروں کے سینوں پر لکھا دیکھا۔ اور قصبہ جہنم کے
 پتوں اور تہ طوبی کے پتوں اور سدرة المنتی کے پتوں پر اچانام لکھا یا یا۔ اور ملائکہ
 کی آنکھوں کے درمیان اور بروں کے اطراف محمد صلیع کا نام مبارک لکھا دیکھا ایل حضرت
 صلیع کے ذکر کی کثرت کر ملائکہ ہر گھڑی آنحضرت صلیع کا ذکر کیا کرتے ہیں حسان ابن
 ثابتؓ نے کہا ہے ۵

اَعْمَرَ عَلَيَّ لِلنَّبِيِّ خَاتِمًا	مِنْ اللَّهِ مِنْ نَوْرِ بَلَوَحٍ وَشَيْهَدًا
---------------------------------------	---

آنحضرت صلیع اسے شریف قوم میں کہ اسد تعالیٰ کی طرف سے آپ پر مہر نبوت ملتی
 ہے اور ظاہر ہے اور ان کی نبوت کی گواہی دیتی ہے۔ ۵

وَصَّيَّمُ الدَّلِيلُ اسْمُ النَّبِيِّ لِي	اِذَا قَالِ فِي الْحَمْدِ الْمَوْدِنُ شَهَدًا
--	---

اسد تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کا نام مبارک اسے نام کے ساتھ شریک کیا جو وقت میں
 پانچ وقتوں کی اذان میں لفظ اشد کہتا ہے تو اسد تعالیٰ کی شہادت کے ساتھ آنحضرت
 صلیع کی ہی شہادت دیتا ہے۔

وَسَقِّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ لِيَجْلَهُ	فَدُ الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ وَهَدَا
--------------------------------------	----------------------------------

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کے نام کو اپنے نام سے اشتقاق کیا ہے تاکہ آپ کو بزرگی اور عظمت دے پس اللہ تعالیٰ جو صاحبِ حرش ہے وہ محمود ہے اور آنحضرت صلعم محمد بن لفظ محمود اور محمد بن صنعت اشتقاق ہے۔

باجوری نے اسے حاشیہ میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کا نام مبارک جو احمد ہے وہ اصل میں محلِ تفضیل کا صیغہ ہے ایکا نام مبارک احمد واسطے رہا گیارہ کتب آپ اپنے رب کے لئے احمد الحامدین تھے۔

صحیح۔ میں ہے کہ قیامت کے دن آنحضرت صلعم کے واسطے محمد سے فوق ہو جائے گا جو محمد سے کسی دوسرے پر آپ سے پہلے نہ مستحق نہیں ہوئے اور اس واسطے آپ کے لئے لو اسے صدقاً کر کیا جائیگا۔ اور آپ مقام محمود کے ساتھ مخصوص ہو گئے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلعم عادت اور محمودیت میں تمام مخلوق سے زیادہ ہیں اس لیے ایکا نام محمد اور محمود رکھا گیا ہے اور ان دونوں اسماء شریفہ کو چلہ سہا پر ترجیح ہے مسلمانوں کو جاسیہ کہ نام رکھے کے وقت ان دونوں اسماء مبارک سے ہونڈا کر نام کہیں حدیث قدسی میں وارو ہے اِنِّیْ اَلِیْتُ عَلَیْ نَفْسِیْ لَا اَدْخُلُ

اَلنَّارَ مَرَّةً اَحْمَدٌ وَلَا اَحْمَدٌ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کی قسم کہائی ہے کہ جس شخص کا نام احمد یا محمد ہوگا میں اس کو دوزخ میں نہ داخل نہ کروں گا۔ دینی سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب کہی کوئی دستارِ حوائج پہنایا گیا ہے اور سپردِ شخص حاضر ہوا ہے جس کا نام محمد ہے یا احمد ہے اللہ تعالیٰ نے دن میں دوبار اس مکان کی تقدیس کے ساتھ یاد کی ہے۔

باب دومبر آنحضرت صلعم کی خلقت اور خلقت کے مناسب جو چیز

آنحضرت صلعم کے اوصاف شریفہ سے پہاؤ کی صفت میں اس باب میں تفصیل ہیں۔
فصل پہلی آنحضرت صلعم کے جمال صورت اور اوس جبر کے بیان میں جو صورت
 مبارک کے ساتھ مشابہ ہے موصوف میں کہا ہے کہ جان لو آنحضرت صلعم
 کے ساتھ پورا ایمان لانا تحقیق اس بات کے ساتھ ایمان کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کے
 بدن شریف کی خلقت اسد تعالیٰ نے اوس تہاں سے کی ہے کہ آپ کے قبل کسی آدمی
 کی خلقت مثل آپ کی خلقت ظاہر نہیں ہوئی اور نہ بعد آپ کے ظاہر ہو جو بصیری نے
 کہا ہے ۵

وَمَا كُنَّا بِمَعْنَاهُ مُصَوِّفِينَ	ثُمَّ أَصْطَفَاهُ أَحْسَنَ بَابِ رِئِيسِ النَّاسِ
---------------------------------------	---

آنحضرت صلعم ایسے ہیں کہ آپکا باطن اور ظاہر کامل ہے اور اسد تعالیٰ نے آپ کو
 برگزیدہ اور اپنا حبیب بنایا ہے ۵

مَنْزِلَةً عَنْ شَرِّكَ فِي مَحَاسِنِهِ	فَجَوَّاهُ أَحْسَنَ فِيهِ غَيْرَ مُقْسِمٍ
---	---

آنحضرت صلعم اپنے محاسن میں ترکیب سے سرہ میں ہیں حسن کا جو ہر آپ کی ذات
 مبارک میں غیر مقسم ہے۔

قرطبی نے کتاب صلوٰۃ میں حکایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کا تمام
 حسن ہم لوگوں پر ظاہر نہیں ہوا اس لئے کہ اگر کیا تمام حسن ہم لوگوں پر ظاہر ہوتا تو ہماری
 آنکھوں کو آنکی دیت شریف کی طاقت نہوتی۔

اکثر روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم حسن بحکم تھے یعنی نہ بہت فریب
 اور نہ بہت لاعلمی کہ متناسب اعضا تھے۔

ترمذی نے روایت کی ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَّ بِالطَّوِيلِ الْبَارِئِ وَلَا بِالْقَصِيرِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اظہارِ شرف بہت لایا تو اور نہ کوتاہ قدم تھے مگر آپ کا قدم مبارک مائل بطول تھا وگرنہ بالابہ قصیر
 الْاَوَّلِ ہوتا اور نہ آپ محض سپید رنگ تھے جو سپیدی میں شدت ہوتی اور سو میں سرخی
 نہوتی جیسا گچ ہوتا ہے وَلَا بِالْاَدِيمِ اور آپ کے رنگ میں سیاہی بھی تھی اور گدھ گون بھی
 نہتے وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْسَبْطِ نہ آپ کے بال بچیدہ تھے جیسے لکھن
 کے بال ہوتے ہیں جبکہ قطط کہتے ہیں اور نہ آپ کے بال چھوٹے ہوئے تھے عرب
 کے بال بچیدہ ہوتے ہیں اور عجم کے بال چھوٹے ہوئے بلا بچیدگی کے ہوتے
 ہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو جمع فضائل بپایا تھا اور مخلوق
 سے آپ کے متماثل حسن کیے تھے اسلئے آپ کے موی مبارک بھی متوسطات
 میں تھے نہ بالکل بچیدہ تھے اور نہ محض چھوٹے ہوئے تاکہ اور خلایق کے یہ دونوں
 اوصاف ہی پائے جاویں کَانَ رَسُولُ اللَّهِ جَلَامًا مَرُوءِيًّا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 موی مبارک میں تنگ تگی تھی اور آپ کا قدم مبارک میانہ تھا یَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَسْكَيْنِ
 آپ کے دونوں شانوں کے درمیان وری تھی اس سے مقصود ہے کہ ایک اسینہ
 مبارک چڑھتا اور اوپر کا جسم قوی تھا عَظِيمُ الْجَمَّةِ إِلَى سَحْمَةِ اَدْنَاهُ
 آپ کے موی مبارک جبرہ کے طور پر مجتمع تھے جو کہ دفرہ اور لہ کی قسم سے زیادہ ہوتے
 ہیں اور نرم گوش تک تھے وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ شَشَّ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ
 آنحضرت کی ہتھیلیں اور ہاتھوں کی انگلیں اور پانوں اور پانوں کی انگلیں موٹی
 تھیں صَحْمُ الرَّاسِ آپ کا سر مبارک بڑا تھا سر کا بڑا ہونا دماغی قوت کے کمال کی علامت
 ہے اور نجات کی دلیل ہے صَحْمُ الْكَرَا دِئِیْنِ آپ کی آنکھوں کے چوڑوں کے سر

سرگ تھے جیسے گھٹنہ شانہ کی ٹہن میں طویل المستریۃ بالون کی تھر سیدہ مبارک
 سے ناف تک سیدہ کی دہشتی تگھانگھاء اکامما یحط من صلب جسوقت آپ
 چلتے تو جبک کے چلتے اور کبھی رفتار ایسی ہوتی گویا آپ بلند جاے سے اتر رہے ہیں
 وکان رسول اللہ جعدا رجلا آپ کے موی مبارک میں جیپ کی اور خشکی
 متوسط درجہ میں تھی وکم یکن بالمطہم آپ فرہ اور کثیر اللحم نہ تھے ولا بالمکحلثم
 اور آپ گول چہرہ ہی نہ تھے وکان فی وجہہ تدویر اکچہرہ مبارک بال تبدی
 رہا ابیض ممتشرہ آپ کا رنگ سپید اور سرخی سے مزین تھا ادغم العلیکین پی انگلیں
 سپیدی اور سیاہی نہایت درجہ تھی اھذب الاستعار آپ کی آنکھوں کی پلکیں لابی
 ہمین جلیل المسائس والکند لیکے اتھو اون وراثون کے جوڑ بزرگ تھے أجود تمام
 جسم مبارک پر بال نہ تھے چند جاہریاں تھے جیسے ناف سے سینہ تک اور کلائیون
 اور پٹکیوں پر تھے دو مسریۃ آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک بال تھے شش
 الکھین والقد مین اکی ہتلیس اور ہاتھوں کی انگلیں اور قدم مبارک چوڑے اور موٹے
 تھے اذا متسی تفلح گامما یحط من صلب جسوقت آپ چلتے تو دونوں پاؤں
 کو قوت کے ساتھ ایسی جگہ سے اٹھاتے تھے گویا بلند جاہی سے سب میں اتر رہے
 ہیں واد التفت التفت معا آپ جسوقت کسی جانب کو دیکھتے تو پورے طور سے
 یکبارگی دیکھتے گوشہ چشم سے جس طرح مشکبرین دیکھتے ہیں نہیں دیکھتے تھے مین کتفہا حاتم
 النبیۃ وهو خاتم النبیین آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور
 آپ خاتم النبیین تھے أجود الناس صدرا آپ اندر سے سینہ کے تمام دمبون سے
 کریم تھے سینہ کی خصوصیت اسلئے ہے کہ جود اور نیکی اور خوبی اخلاق اور فرح اور شلح

سینہ سے تعلق کہتی ہیں اور سینہ محل قلب ہے وَأَصْدَقُكُمْ لَهْجَةً اور آپ یحییٰ اور یونسؑ کی یادہ
 سچے تھے وَاللَّيْلُ عَرَبِيَّةٌ آپ از روئے طبیعت کے تمام آدمیوں سے نرم تر تھے
 طبیعت کی نرمی سے انقیاد و مراد ہے اور انقیاد سے مراد حق ہے یعنی آنحضرت
 صلعم انقیاد و حق میں تمام آدمیوں کے زیادہ تھے وَأَكْرَمُهُمْ عِشْيَا اور آپ از روئے
 صحبت کے تمام آدمیوں سے اکرم تھے مَرَّ رَأَى بِدِيْمَةٍ هَابَةٍ جس شخص نے
 آپ کو چاہا کہ اس کے دل میں آپ کی ہیبت پیدا ہوئی وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً
 احسنہ جس شخص نے پیچھا کر آپ سے مخالفت کی آپ کے اخلاق پسندیدہ کے باعث آپ کو
 دوست کہا اور آپ کے کمالات کے مشاہدہ نے اس کے دل سے آپ کی ہیبت کو دور کر دیا
 اور مخالفت محبت کا سبب ہو گئی يَقُولُ نَاعْتُهُ كَمَا رَقَلَهُ وَلَا يَعْدُهُ مِثْلَهُ
 آپ کا وصف کر ہوا لا شخص کہتا تھا کہ آپ سے پہلے اور آپ سے بعد مثل آپ کے
 کسی کو میں نے نہیں دیکھا وگاں رَسُولُ اللَّهِ سَهْلٌ لِّخَدَّيْنِ آنحضرت
 صلعم کے رخساروں پر قلیل گوشت تھا ابھرے ہوئے رخسار نہ تھے ضَلِيلُ الْفَحْمِ
 آپ کا دہن مبارک ملاح تھا دہان کی فراخی محمود صفت اور فصاحت کے لئے دکن
 سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ آپ کا پیٹ اور سینہ ہموار تھا پیٹ بڑا نہیں تھا الشَّعْرُ
 الدِّرَاعَيْنِ وَالْمُكَلَّبَيْنِ وَاَعَالِي الصَّدْرِ آپ کی کلائیوں پر اور سینہ مبارک کی بلند
 جگہ پر بال تھے طَوِيلُ الرَّيْدَيْنِ آپ کے بند دست لائے تھے رُحْبُ الْوَتَدِ
 آپ کی ہتھیلیں چوڑی تھیں الشَّكْلُ الْجَيِّدُ آپ کی اکھوں کی سپیدی میں سرخی ملی ہوئی
 تھی احْمَرُ الْمِرْقَى آپ کی دونوں اکھوں کے گوشوں میں سرخی تھی مَهْمُوسُ الْعَقَائِمِ
 آپ کی ابرویں میں تھوڑا گوشت تھا وگاں رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَظِيمُ الْعِيسَىٰ أَخْضَرَتْ صَلَیْہِ وَسَلَمُہِ اُنْکھیں بڑھتی تھیں اَہْدَبُ الشَّعْرِ
 اُنْکے پک لائے تھے مُشْرِیْبُ الْعِيسَىٰ بِحُمْرَةِ اَبْلِی اُنْکھوں کی سیدی میں سرخی ملی ہوئی
 تھی وَكَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَمُہِ اَبْجَرُ الْحَاجِبِیْنَ اُسْخَرَتْ صَلَعمُ کُتادہ اُرو تھے
 کَانَ مَا لَیْہِمَا الْفِصَّةُ الْمُحْضَةُ گویا اُنْکی دو لون ابروؤں کے درمیان حالص
 جامدی تھی وَكَانَتْ عَدَاہُ تَخْلَاوِیْنَ اِذْ یُحْضَمَا اُنْکی دونوں اُنْکھیں فرخ تھیں اور
 اُونِیْنَ سیدی اور سیاہی سہایت درجہ تھی وَكَانَ فِی عَیْنِیْہِ مَحْمُومٌ حُمْرٌ اُور اُنْکی
 دو لون اُنْکھوں میں سرخی مروج تھی وَكَانَ اَہْدَبُ بَابِ شَعَارِہِ حَتّٰی لَمْ تَكُنْ تَلْتَسُّ مِنْ
 کَثْرَتِہَا اُور اُنْکی اُنْکھوں کے پک لائے تھے اور کثرت کی وجہ سے مل جاتے کے قریب ہو جاتے
 تھے وَكَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَمُہِ صَحْمُ الرَّاسِ وَالْیَدَیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ اُسْخَرَتْ
 صَلَعمُ کا سر مبارک عظیم تھا اور ہاتھ اور پاؤں موٹے اور قوی تھے وَكَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَمُہِ شَہْلُ الْحَدِیْثِ صَلَعمُ مَالِیْسٍ بِالطَّوْلِ الْوَحْہِ وَلَا بِالْمُکَلَّمِ اُسْخَرَتْ
 صَلَعمُ کے خسار مبارک کشیدہ تھے بہت اوہرے ہوئے اور نرم نہیں تھے اور اُنْکا ہر
 مبارک نہ لانا تھا نہ بگول تھا وَكَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَمُہِ اَحْسَنُ النَّاسِ صِفَةً وَ
 اَجْمَلُہَا اُسْخَرَتْ صَلَعمُ از روئے صفت کے حَسَنُ النَّاسِ اَوْجَمِلُ تَرِیْنَ خِلَاقِہِ تھے
 کَانَ رِیْعَةً اِلٰی الطَّوْلِ مَا هُوَ اَبْیَاہُ قَدِ تھے مگر قد مبارک طول کی جانب آ
 طور سے مائل تھا نَعِیْدُ مَا بَیْنَ الْمُنْکَلِیْنِ اَبْ کے دو لون شانوں کے درمیان
 دوری تھی یعنی اُنْکا اوپر کا جسم چوڑا تھا اَسِیْلُ الْخَدَیْنِ اَبْ کے خسار کشیدہ تھے
 شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ اَبْ کے بالوں میں نہایت درجہ سیاہی تھی اَلْحُلُّ الْعِيسَىٰ
 اُنْکی اُنْکھوں کے پوٹے از روئے خلقت کے سیاہ تھے اَہْدَبُ الْاَشْفَارِ

ایک انگلیوں کے پک لائے تھے اِذَا وَطِئَ بِقَدَمِهِ وَطِئَ بِكُلِّهَا النَّبِيُّ اَخْمَصَ رِجْلًا
 جسوقت قمار فرماتے تو قدم مبارک پورے طور سے ہٹا کر کتے وسط قدم ملتے وقت
 زمین سے سلا رہتا تھا اِذَا وَصَعَ رِجَاءَهُ عَنْ مَنْكَبَيْهِ وَكَانَ سُبُلُهُ
 وَضْعُهُ جسوقت چادر کو دوش مبارک سے علیحدہ فرماتے تو ایک شانہ مبارک چاندی
 کے پیر کی مانند نظر آتا تھا اِذَا اصْحَكَ يَتَكَرَّرُ اَعْرُجُ جسوقت آپ ہنستے تو نورِ حکمت اتنا
 وگاں صُلِّے اللہ علیہ وسلم شجر الدراعیں آنحضرت صلعم کی کلاسیں چڑھتی
 اور لابی تھیں یَعْبُدُ مَا بَيْنَ الْمَكْبَرَيْنِ آپ کے دونوں شانوں میں فاصلہ تھا اَهْدَبُ
 لَا شَفَاكَ الْعَيْنَيْنِ ایک دو نور انگلیوں کے پک لائے تھے وگاں صُلِّے اللہ
 عِبْلُ لَعَضْدَيْنِ وَالذِّرَاعَيْنِ وَمَا حَتَّ الْاِرَارِ مِنْ الْفَحْذَيْنِ وَالسَّاقِ
 آنحضرت صلعم کے بازو اور کلاسیں اور انہیں اور پڈلتیں پر گوست اور اوہری ہوتی تھیں
 طَوِيلُ الرَّمْدَيْنِ آپ کے بندو ست لائے تھے رُحْبُ الْوَاخَةِ ایک پتیلیں فراخ
 تھیں سَائِلُ الْأَطْرَافِ گان اَصَابِعُهُ قُضْبَانُ قُضْدَةٍ آپ کے ہاتھوں کی انگلیاں
 لانی تھیں گویا انگلیاں چاندی کی ٹہلی ہوں شاخیں تھیں وگاں صُلِّے اللہ علیہ وسلم
 مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ فِي السَّمْسِ قَبْدٌ فِي الْحِرِّ عُمَرُ وگاں مَعَ ذَلِكَ لِحْمُهُ
 مَتَا سَكَ يَكَادُ يَكُونُ عَلَى الْخَلْقِ الْأَوَّلِ لَمْ يَصُرْهُ السَّمْسُ آنحضرت صلعم
 قرہی میں معتدل خلقت تھے اور آخر عمر میں آپ یاد ہوئے کہ تھے اور اس قرہی کے
 ساتھ ہی آپ کا جسم مبارک گھسیلا تھا اور ابتدائی حالت کے قریب تھا قرہی نے آپ کو
 قسم سے نقصان نہیں پہنچا وگاں صُلِّے اللہ علیہ وسلم أَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا
 وَأَحْسَنُهُمْ خَلْقًا آنحضرت صلعم از روئے چہرہ کے تمام آدمیوں سے احسن تھے

اور از روئے اخلاق کے سب سے بہتر تھے لیکن بالطویل الجان لم یألفوا القصیر کل
 کان یسب علی الریبة ادا امتسی وحده آب اسقدر لاسبے تھے جو آپ کے
 قد مبارک کی دراری ظاہر ہوتی اور نہ آپ کو تاہ قد تھے جسوقت آپ اکیسے ملتے تو سیانہ
 قد کیطرب نسبت کتے جاتے تھے ومع ذلك لم یکن یماشیہ احد من الناس
 یسب الی الطویل الا طالة صلی اللہ علیہ وسلم یا وجود سیانہ قد ہو سیکے
 جب کوئی آدمی آپ کے ساتھ چلتا اور وہ لاسنے قد کا آدمی ہوتا آنحضرت انہیں شخص سے
 قدین لاسبے معلوم ہوتے تھے وکرمہ الاکتفاء الوجلان الطویلان فیطولان
 فاذا فارقا قاء یسب الی الطویل ونسب هو علی السلام الی الریبة اور اکثر سیانہ
 ہوا کہ دو لاسبے قد کے آدمی آپ کے پاس کھڑے ہوئے آنحضرت صلعم انہیں
 دونوں آدمیوں کے درمیان لاسبے نظر آئے اور جسوقت آپ کے اطراف سے وہ
 دونوں آدمی ہٹ گئے تو دونوں طول قد کے ساتھ نسبت کئے گئے اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سیانہ قد کے ساتھ ویقول صلی اللہ علیہ وسلم جعل الحیوکلہ فی
 الریبة آنحضرت صلعم ارشاد فرماتے تھے کہ تمام خوبی متوسط قد میں گرا لی گئی ہے
 ابن سبع نے آنحضرت صلعم کے خصائص میں یہ بات زیادہ کی ہے کہ کان
 صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یقول کیفہ لعل من جمیع الجالین
 آنحضرت صلعم جسوقت مجلس میں بیٹھتے تھے تو آپ کے منڈے سب بیٹھے والوں کے
 اونچے ہوتے تھے وکان صلی اللہ علیہ وسلم فحما مفعلا تیلاد ووجهہ
 تلو لواء النعمر لیلۃ البکرا آنحضرت صلعم فی نفسہ عظیم الشان تھیں اور دوسرے
 نزدیک بھی عظیم الشان تھے ایک چہرہ مبارک چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا اطو

مِنَ الْمَرْجِعِ وَأَقْصَرُ مِنَ الْمَشَدِّ ابِ ابِ مِیَانِ قَدِ سَیْ یَاوَهُ لَابِ سَیْ تَہَاوِ تَہَاوِ لَابِ
 قَدِ حِیْرَ سَیْ جِہْمِ دِلَ سَیْ کَمِ تَہَاوِ عَظِیْمِ اَلْہَامِۃِ ابِ کَاسِرِ طَہَاوِ جَلِ الشَّعْرِ
 اِنْ اِلْقَرْتُ حَقِیْقَتَہُ فَرَقَا وَاَلَا فَلَکَ یَاوِ شَعْرَۃِ تَحْمَۃِ اُنْثِیَہِ اِذَا هُوَ
 وَفَرَا ابِ کَاسِرِ مِیَانِ تَہَاوِ شِکْطِی تَہَاوِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ
 کَاسِرِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ
 اورو مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ
 اَلْجَبِیْنِ اَلْجَبِیْنِ اَلْجَبِیْنِ اَلْجَبِیْنِ اَلْجَبِیْنِ اَلْجَبِیْنِ اَلْجَبِیْنِ اَلْجَبِیْنِ
 عِزِّ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ
 تَہَاوِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ
 اَفْنِیَۃِ اَلْعِزِّ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ مِیَانِ
 اوسپر نور اور ہوا تھا جو شخص تامل نہیں کرتا تو اتم جاننا اشم اوس مال کو کہتے ہیں جسکی آخوند کو
 اور ہوا ہو بیان پر یہ مقصود ہے کہ اکی مال پر بہت بلند ہی تھی بلکہ تامل کرنے سے بلندی
 ظاہر ہوتی تھی اور فی الحقیقت نور کا اور ہوا تھا کہ اَلْحِیۃِ اَلْحِیۃِ اَلْحِیۃِ اَلْحِیۃِ
 تھی حَبْلِیۃِ اَلْفِیۃِ اَلْفِیۃِ اَلْفِیۃِ اَلْفِیۃِ اَلْفِیۃِ اَلْفِیۃِ اَلْفِیۃِ اَلْفِیۃِ
 ہے اکی فصاحت عالم میں مشہور ہے اَشْنَبُ مِیَانِ اَلْکَسْنَا اَلْکَسْنَا اَلْکَسْنَا اَلْکَسْنَا
 اور چکدار اور تیر تھے اور اومنین کشادگی تھی دَقِیۃِ الْمَسْرِکِۃِ اَلْکَسْنَا اَلْکَسْنَا اَلْکَسْنَا
 ناف تک بالو کی باریک تحریر شیدہ تھی کَانَ عَنۡقُۃِ جِدِّۃِ مَکِیَۃِ وَصَفَاءِ الْقِصۃِ
 اکی گردن مبارک گویا اوس رت کی مانند تھی کہ سنگ مرمر سے بانی گئی ہو اور صفائی میں
 چاندی کی طرح تھی یہ تسمیہ صرف صفائی اور خوبصورتی کی وجہ سے ہے مُعْتَدِلُ

رفتار فرماتے تو ایسی ستان ہوتی گویا آپ ملندی سے نشیب میں اوتر رہے ہیں وَاِذَا
 الْتَقَتِ الْفِجَافُ حَمِيصًا حَسُوْتُ كَيْسِي حَانِبٍ دِكَيْتِ تَوَهْمَةٍ مَتَوَهِّجَةٍ مَرَا حِطَّةً فَرَا
 سَتِ حَافِضُ الطَّرْفِ آبِ نَجِي نَگَاہِ رِکْسَتِ تَنَظَّاهِرِ مِیْنِ سِیْہَانِ شَتَّغَالِ بِاحْوَالِ طِنِ
 تَمِی نَظَرُہِ اِلٰی الْاَکْثَرِضِ اَطْوَلِ مِیْنِ نَظَرِہِ اِلٰی السَّمَاءِ اَکْبَرِی نَظَرِ مَبَارَکِ مِیْنِ کِیْطَرِ مَبْقَاہِ
 اَسْمَانِ کِی طَرَفِ نَظَرِ کَرْنِ سَیْ یَاوَدَ تَرْطُوِلِ تَمِی جُلَّ نَظَرُہِ الْمَلَا حِطَّةً طَرِکَرْنَا اَیْکَا
 مَلا حِطَّةً تَمَا اِیْسَی طَوْرَ سَی دِکَیْتِ کُوْزَا نَہِ مِیْنِ خَیْرِ کِی سَا تَمَہِ مَخَاطِبِ کَرْتِ مِیْنِ کِیْوُفِ
 اَصْحَابِہِ وَیَبْتَدِیْ رُ مَرَّ لَقِیْہِ بِالسَّکَامِ اِیْنِ اَصْحَابِ کُوْآپ اِیْسَی سَا تَمَہِ جَلَا تَمَہِ
 اَوْرَآپ اَوْرِکِ مَیْجِی حِلَّتِ اَوْرِ سَلَامُوْنِ سَی جُوْشَخْصِ آپ سَی مَلَا آپ اَوْرِکِ سَا تَمَہِ
 سَلَامِ کَرْنِ مِیْنِ مَبْقَیْتِ فَرَمَاتِ تَمَہِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَ سَلَّمَ اَقْلَمُ الْکَلَمِ اِذَا الْکَلَمُ مَرَّ عَیْ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِیْنِ بَیْنِ تَسَا یَاہِ اَنْحَضَرِ
 صَلَمِ کِی سَا تَمَہِ کِی دَا نَتِ کَشَاوَدَ تَمَہِ جِسُوْتُ آپ کَلَامِ کَرْتِ تُو سَا تَمَہِ کِی دَا نَوْنِ
 سَی نُوْرِ نَظَرِ تَمَا ہُو اَدَا کَمَا نِی دِی تَا تَمَا وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَحْسَنُ الْبَشَرِ قَدِ
 اَنْحَضَرَتْ صَلَمِ اَنْزَرُو سَی قَا مِ کِی اَحْسَنُ بَشَرِ تَمَہِ یَعْنِی آپ کِی پَاوْنِ سَا یَاہِ بَشَرِ
 اِمَامِ اَحْمَدِ وَ غَیْرَہِ مِیْنِ رَوَا یَتِ کِی سَہِ کِی سِیوِیْہِ بَتِ کَرُوْمِ مَہِ کَمَا کَرِ مِیْنِ نَی رَسُوْلِ
 صَلِی اَسَدِ عَلَیْہِ سَلَامُ کُو دِکَیَا اَکْبَرِی پَرِ کِی اَنْکَشَتْ سَابِہِ کَا طَوْلِ جُو تَامُ دُکْکِیُوْنِ سَی بَرِی تَمِی
 اَبْتِکَ نِیْنِ ہُو لی وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِی سَا فِیْہِ حَمُوْشَہُ اَنْحَضَرَتْ
 صَلِی اَسَدِ عَلَیْہِ سَلَامُ کِی بَیْطَلِیُوْنِ مِیْنِ تِیْلَانِ تَمَا بَیْطَلِیُوْنِ کَا پِیْلَانِ مَحْمُوْدِہِ صَفْتِ سَی وَکَانَ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مِیْنِی کَا اَیْقَلُ مِیْنِ صَخْرٍ وَ یَخْرُجُ مِیْنِ صَبَابِ یَخْطُوْنَ لَقِیْہَا
 وَ یَبْتَدِیْ اَلْهَوٰی یَعْنِی یَخْرُجُ اَنْحَضَرَتْ صَلَمِ اِیْسَی طَوْرَ سَی فَا رَفَرَا تَمَہِ گویا ایک

سخت پتھر سے جدا ہوتے ہیں اور بلند جاے سے نیتب میں ابتر ہے ہیں یعنی نہایت قوت کے
 ساتھ رفتار فرماتے تھے اور جھک کر قدم رکھتے اور چلیے میں نزدیک قدم ڈالتے اور تہی
 وقار سے چلیے جسمیں تکر کی شان نہیں ہوتی تھی وکانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدَامَتَہِی
 مَشْنِے مُحَمَّدًا آنحضرت صلعم جسوقت رفتار فرماتے تو آپ کے تمام اعضا مجتمع اور
 قوت کے ساتھ ہوتے تھے ایکے کسی عصوب سستی ظاہر نہیں ہوتی تھی وکانَ رَسُولُ اللہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشْنِے مَشْنِے اصْحَابُہٗ اِمَامَہٗ وَتَرَكُوا ظَہْرَہٗ لِمَلَاِئِکَہٗ
 آنحضرت صلعم جسوقت چلتے تو ایکے اصحاب آپ کے سامنے چلتے اور آپ کی
 پشت مبارک کے پیچھے کوئی نہیں چلتا پشت کی جانب ملائکہ کے چلنے کے لئے چھوڑ دیتے
 تھے وکانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشْنِے لَمْ یَلْکِفِہِمْ اُنْحَضْرَتِ صَلْعِہٖ جِسْمِہٖ
 رفتار فرماتے تو کسی جانب نہیں دیکھتے تھے وکانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَلْکِفِہِمْ
 وِرَآءَہٗ اِذَا مَشْنِے وَکَانَ رُفِیْمًا تَعْلُوْہُ دَاعِیَۃُ الشَّجَرِہٖ فَلَا یَلْکِفِہِمْ حَتّٰی یَرْفَعُوْہُ
 آنحضرت صلعم جسوقت چلتے تو پیچھے نہیں دیکھتے اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ انکی جا
 مبارک درخت کے لپٹے رہ گئی آپ نے اسکی جانب التفات نہیں کیا اور آپ کے
 اصحاب نے اسکو اور ہٹا کے جسم مبارک پر اوڑھ دیا وکانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 اِذَا مَشْنِے کَاثِمًا تَوَکَّأَ اُنْحَضْرَتِ صَلْعِہٖ جِسْمِہٖ جِسْمِہٖ مَعْلُوْمٌ ہُوَ اَنَّا اَبَیْہِمْ
 خیر طریقہ کا دیے ہوئے ہیں کہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَشْنِے مَشْنِے یَعْرِفُ فِیْہِ اِنَّہٗ لَیْسَ
 بِعَاجِزٍ وَلَا کَسَلَانَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے طور سے رفتار فرماتے تھے کہ
 آپ کے چلنے میں عجز اور کسلندی معلوم نہیں ہوتی تھی وکانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 لَا یَعْنِیْ وَلَا یَلْہِثُ اُنْحَضْرَتِ صَلْعِہٖ جِسْمِہٖ جِسْمِہٖ تَرَکَاوِطَ اور لنگان نہیں ہوتی تھی

وَمَا كَانَ صَلَٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطَاءُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ قَطُّ إِنْ كَانَ نَوَافِلَهُ
مَشَتْ لَمْ يَسْمَاوَانِ كَانَ نَوَافِلُهُمَا قَدْ مَبِغَضُهُمْ أَنْخَضَتْ صَلَٰمَتُكَ نَحِيصَ
دَوَاوِي هَرْكَزٍ نَهْنٍ حَلَّتْ أَكْثَرُ أَمِي هَرْكَزٍ تَوْبِ دَمَكِ وَرِيَانِ حَلَّتْ أَوْ زِيَادَهُ لَوْ كُنْتَ
تَوْبِ بَعْضِ آدَمِيَّوْنَ كَوَانِ سَاكِرِ كَرِوَيْتِ تَهْ وَكَانَ صَلَٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
لَيْسَ تَحْلِيهِ نَدَا يَا لَيْمَنَ وَإِذَا خَلَعَ حَلَعَ الْيَمْنُ أَنْخَضَتْ صَلَٰمَتُكَ
عَلَيْهِ سَلَمٌ حَتَّى سِيدَ بِهْ بِأَوْنِ بِيْنِ بَهْنَتِ أَوْ رَوَاتَارِ تَهْ وَقَدْ لَطَّ بِأَوْنِ سَهْ جَوْنِي أَوَاتَارِ
تَهْ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ أَدْخَلَ رَجُلَهُ الْيَمْنَ وَكَانَ مَحَبَّ الْمَيْمَنِ
فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ وَعَطَا أَنْخَضَتْ صَلَٰمَتُكَ سَجْدَتِ مِيْنِ دَاوِلِ هُوَ تَهْ تَوَسِيْدَا
يَاوَلِ سَجْدَتِ مِيْنِ رَكْعَتِ أَوْ رَجِيْرِ كَهْ لِيْهِ أَوْ رَجِيْرِ كَهْ دِيْهِ مِيْنِ سِيدَ بِهْ بَا تَهْ كَوْدُوسِ رَكْعَتِ
تَهْ -

الْبُيُوتِ مِنْ رُفْءِ سَوَابِيتِ سَهْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ سَوْءِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ بَحْرِي فِي وَجْهِهِ أَنْخَضَتْ صَلَٰمَتُكَ
زِيَادَهُ أَجِي كَوْنِي حِيْرِيْنِ نَهْنِيْنِ كِيْهِ كَوِيَا فَا تَابِ كِيْهِ حِيْرِيْ سَاكِرِيْنِ بَوَانِ هَوَاتِيَا
وَلَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ سَوْءِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تَطْوِي لَهُ أَمَا كِيْهِ نَدَا لِيْهِ مَكْتَرِيْثِ أَوْ رِيْنِ
أَنْخَضَتْ صَلَٰمَتُكَ كَسِي كَوِيَادَهُ تِيْرَ فَا رِيْنِيْنِ كِيْهِ كَوِيَا رِيْنِيْنِ كِيْهِ دَاوِلِ لِيْهِ تَهْ هَمِ لَوْ كُنْتَ
حَلَّتْ مِيْنِ بِنِي دَاوِلِ كَهْ كَوِيَا تَهْ تَهْ أَوْ رَاوِلِ بِيْهِ بَرُوْدِيْ سَهْ حَلَّتْ تَهْ أَوْ رِيْنِ
حَلَّتْ تَهْ وَكَانَ سَوْءِ اللَّهِ نُورًا فَكَانَ إِذَا مَشَى بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَا
يَطْهَرُ لَهُ ظِلٌّ أَنْخَضَتْ صَلَٰمَتُكَ نَهْنِيْنِ بِيْهِ بِيْهِ يَا حَاوِلِي مِيْنِ حَلَّتْ تَوَا كِيْهِ

ظاہرین ہوتا تھا وکان وجہہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الشمس والقمر
وکان مستدیراً انحضرت صلعم کا چہرہ مثل سورج اور چاند کے تھا اور مستدیر تھا۔
برابر ابن عازب رضی سے روایت ہے ما را یحی من ذی لیلۃ فی حلۃ
حمراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کسی شخص
دی بلکہ کو سرخ حلہ میں انحضرت صلعم سے احسن نہیں دیکھا۔

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے ما را یحی شیئاً احسن من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ واذا صحاک
تیکلا لا عرق فی الجدر میں نے کسی شے کو انحضرت صلعم سے احسن نہیں دیکھا
گویا آفتاب آپ کے چہرہ مبارک میں بان ہوتا تھا اور جب وقت آپ نہتے تو دیواروں پر
نور چمکتا تھا ام عبد رضی نے انحضرت صلعم کے بعض اوصاف میں کہا ہے اجماع
الناس من یحبہ واحلاہم واحسنہم من قریب انحضرت صلعم دور سے
دیکھنے میں اجماع الناس تھے اور قریب سے دیکھنے میں شیریں تر اور احسن الناس تھے
جمیل اور حسین کو کہتے ہیں کہ دور سے دیکھنے میں دلربا ہوا اور حسین اور جمیل کو کہتے
ہیں کہ قریب سے دیکھنے میں خاطر وریب ہوا ام عبد رضی نے آپ کے دونوں اوصاف کو
نہایت اچھی نظر سے دیکھا اور خوب بیان کیا جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہے رايت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان وعلیہ حلۃ
حمراء فجعلت النظر الیہ الی القمر فلم یوجد عنی احسن من القمر
میں نے رسول اللہ صلعم کو چاندنی رات میں دیکھا آپ کے جسم مبارک پر سورج حلہ تھان
ایک طرف اور چاند کی طرف دیکھتا تھا البتہ آپ میرے نزدیک چاند سے زیادہ اچھے

تھے ایک آدمی نے برابر ابن عارب سے پوچھا اگاہ و حہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل السکف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی مثل تھا برابر ابن عارب نے کہا لا ابل مثل القمر ایک چہرہ مثل تلوار کے نہ تھا بلکہ چاند کی مانند تھا و کان لونه صلی اللہ علیہ وسلم اڑھو لکھیں بالاسمر و لا بالقرید الناس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ شفاف اور روشنی تھا گندم گونہ تھا اور بالکل پسینہ تھا جسکی سعیدی یادہ ہوتی آپ کے حیا ابوطالب نے آپکی نعمت میں کہا ہے

وَأَبْنُ لَيْسَ سَقِي الْعَامُ بِوَجْهِهِ | عَمَّا لَيْسَ مَعِي عَصْمَةُ لِلْكَرَامِ

آپ ایسے شریف قوم میں یا روشن اور نورانی چہرہ میں کہ آپکی ذات مبارک کے طفیل میں اب سے پانی مانگا جاتا ہے آپ یتیموں کے فریاد رس ہیں اور درویش اور محتاج لوگوں کے لئے خواری سے بجا و ہیں و کان صلی اللہ علیہ وسلم اڑھو لکھیں بالاسمر و لا بالقرید اذ انشئت نكفا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ شفاف اور روشنی تھا اور ایک پسینہ موتی کی مانند تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقار سے چلتے تھے و کان صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وجمها و انورهم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کی خوبی میں آدمیوں احسن تھے اور ایک چہرہ مبارک زیادہ نورانی تھا کسی صفت گزیرا لے لے آپ کا وصف نہیں کیا مگر یہ کہ آپ کو چودہویں رات کے چاند سے تشبیہی ہے اور آپکی شان میں لوگ یہ کہتے تھے کہ آپ کے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسب طور سے فرمایا ہے آپ کی ہی شان ہے

أَمِينٌ مُصْطَفَى الْخَيْرِ بَدِيعُو | كَسْوَةُ الْبَدَنِ زِيْلِيهِ الْغِيَامِ

آنحضرت امین خدا اور تمام میں برگزیدہ ہیں اور خلق کو خیر کی طرف بلاستے ہیں اور چاند

چاند کی اوس روشنی کی مانند ہیں کہ اوس کو گلیا ہو گا۔ **صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْنُ** کا نماز
صَبِيْعٌ مِّنْ فِصَّةٍ رَّحَلُ شَعْرٍ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ گہرا تھا گویا آپ چاندی سے سائے
گئے تھے چاندی سے سا اما حاش حلقہ سے مراد ہے آپ کے ہوی مبارک چوٹے
ہوئے تھے اور اونٹین کی تکی تھی **وَكَانَ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْنُ** کا مقصد
آنحضرت گورے رنگ کے تھے اور آپ کے جس میں مکیبی تھی یہ صفت ہایت در حد کی ہے
کامل حسن ایسا ہی ہوتا ہے اور آپ دلداری قد اور دربی اور جاست اور عافت میں متوسط
تھے بلکہ انکی تمام صفات میں توسط تھا آپ کا رنگ اور بال اور سکل معیرہ میں اور اطوار و تعظیم
تھی ایسے ہی آپ کے صبیح قوی متوسط حالت میں **وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْنُ**
مُشْتَبِهًا بِاَيَّامِ النَّجْمِ وَكَانَ اَسْوَدَ لَوْنًا اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ
سیید تھا اور وہیں سرخی مزوج تھی اور انکی اکھوں کی پتی سیاہ تھی اور ایک لاسے تھے۔
وَكَانَ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْنُ کا حشرہ **صَفْعَمُ الْهَامَةِ** انحراب
اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ گورہ مائل سرخی تھا اور سر مبارک بڑا تھا
آپ صبیح رنگ تھے آپ کا رنگ چمکدار اور نورانی تھا اور ایک لاسے تھے **وَكَانَ**
صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ عِبَادِ اللّٰهِ عُدَقًا لَا يُكْسَبُ اِلَى الطُّوْلِ وَ
لَا اِلَى الْقَصْرِ مَا ظَهَرَ مِنْ عُنُقِهِ لِلشَّمْسِ وَالرِّيحِ فَكَانَتْ اَبْرُوهُ فِصَّةً مُّشْرِتًا
دَهْيًا يَّتَلَاوَعُ فِي نِيَّاصِ الْهَضَّةِ وَفِي حُمْرَةِ الدَّهَبِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
گردن کی خوبصورتی میں مخلوق خدا سے احسن تھے انکی گردن لاسی تھی اور نہ چوٹی تھی
جس قدر حصہ گردن مبارک کا آفتاب و زہرا میں تھا معنی کہ لافا ہوا تھا گویا وہ چاندی کی مڑھی
اور سونے سے مزوج تھا اور گردن مبارک صفا اور نور میں چاندی کی طرح چمکتی تھی اور

رنگ میں سوئے کی طرح تھی وکانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ عِبَادِ اللہِ
 شَعْنَتَیْ وَالطَّمْہُمْ حَتَّمْ فَمِ انْخَضَرَتْ صَلَمٌ بَطْنُی خُوبِی مِیْنَ مَجْلُوقِ سَہْجَتِہِ
 اور آپ کے وہاں مبارک کا حلقہ نہایت لطیف اور نازک رہتا وکانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ عَرِضُ الصَّدْرِ لَا یَعْدُو وَلَحْمُ لَعَضَ بَدَنَہِ بَعْضًا کَالْمُرَاکِہِ فِ
 الْأَسْتَوَاءِ وَکَالْقَمَرِ فِ بَیْأَصْبِہِ انْخَضَرَتْ صَلَمٌ کَاسِیْنِہِ مَبَارِکِ چُورِ رہتا اور آپ کے
 جسم مبارک کے بعض حصہ کا گوشت بعض حصہ سے تجاوز نہیں ہوتا تھا آئینہ کی مانند ایک
 گوشت ہوتا تھا سیدی اور نور میں چاند کی مانند رہتا وکانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ عُقْلٍ تُغَطِّی الْإِرَارَ مِنْہَا وَاحِدَہُ انْخَضَرَتْ صَلَمٌ کَاشِکِ
 مبارک پر فرہی کے باعث تین ٹہن تھیں ایک بٹ کو تھمت چھپا کرتا تھا وعلیٰ اُمِّ
 ہَارِثِیْ رَضَا قَالَتْ مَا رَأِیْتُ بَطْنَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَّا دَکَّةَ
 الْقَرَأِطِیسِ الْمُتَنَبِّیَةِ نَعَضُہُ عَلَیْ بَعْضِ امِّ بَانِی رَفِہِ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو دیکھ کر مجھ کو کائنات تہ بہ تہ جو ایک دوسرے پر کرکین ہوں
 یاد آتے تھے۔

محرت الکلبی نے روایت کی ہے اِعْمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 مِنَ الْحَجَرِ اَنَّهُ کَبَدًا فَطَرَتْ اِلَی طَہْرَہِ کَاثَہُ سَلْبِکَہُ فَصَدَّہُ انْخَضَرَتْ صَلَمٌ فِ
 حَضْرَہِ سَوَاکُوتِ غَمْرِہِا مِیْنَ نَیْ اُنْکِی بَشْتِ مَبَارِکِ کُو دِکِہَا کُو بَاوِہِ چاندی کا تیر تھی مَوَا
 مِیْنَ مَقَاتِلِ بَنِ خُبَانِ سے روایت ہے اَوْحَى اللہُ تَعَالٰی اِلَی عَلِیِّہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ
 اَسْمَعْ وَاطِيعْ مَا اِنَّ الطَّاهِرَةَ الْبَکْرَةَ الْبَتُولَ اِنِّیْ حَلَقْتُکَ مِنْ غَیْرِ مَحَلٍّ
 فَعَلَمْتُکَ اَیَہُ لِلْعَالَمِیْنَ فَاَیَّامِیْ فَاَعْبُدْہُ وَعَلٰی فَوَکَّلْ فِیْہِ لَکْہِ سَوَابِ

إِنِّي أَنَا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الَّذِي لَا أَنْزُولُ صَدَقُوا النَّبِيَّ الْأَوَّلِيَّ حَسْبُ
 الْمَحِلِّ وَالْمُدْرَعَةِ وَالْعَمَامَةِ وَالْعَلَّابِينَ وَالْمُكَادِرَةَ الْجَعْدَ الرَّاسِ السَّلْتُ
 الْبَحَائِنَ الْمُفْرَقِينَ الْحَاجِبِينَ الْأَهْدَابِ الْأَسْفَارِ الْأَدِيمِ الْعَيْنَيْنِ
 الْأَثْقَنِ الْأَنْفِ الْوَاضِحِ الْحَدِيثِ أَلَكْتُ الْحَيَّةَ عَرَقَهُ فِي وَجْهِهِ كَاللُّو
 وَبِجْجِ الْمَسْكِ يَفْعُ مِنْهُ كَانَ عُنُقُهُ أَمْرٌ يُؤَفِّضُهُ اسْتَغَالِي رَءِيسِي
 کی طرف وحی بھیجی کہ سن تو اور میری طاعت کر اسے بیٹے طاہرہ بکری تول کے
 میں نے تم کو بے زر کے پیدا کیا اور تم کو عالم کیواسطے میں نے اپنی نشانی بایا
 پس خاص تو میری عبادت کرو اور مجھ پر توکل کرو اور اہل سوران سے بیان کرو کہ میں
 اسد اور جی اور قیوم ہوں اور ہمیشہ رہے والا ہوں مجھ کو زوال نہیں تم لوگ اس ہی کی نبت
 کی تصدیق کرنا جو اُمی ہوگا اونٹ پر سواری کرے گا مدینہ پہنچے گا عمارہ مانڈہ ہوگا جو پانچویں
 عصا بنیں کہیگا اس ہی کے سر کے بال بچیدہ ہونگے پیتانی اس کی کشام
 ہوگی بیوتہ ابرو ہوگا اس کی آنکھوں کے پلک لائے ہونگے اس کی آنکھوں کی سپیدی و سیاہی تہ
 سے ہوگی اس کی ناک لائبی اور درمیان سے اویچی ہوگی اور تہے باریک اور نازک ہوگے اور
 رخسار اور ہرے ہوگے اس کی ڈاڑھی گنجاں ہوگی اور سکے چہرہ پر عرق موتی کی ماسد خلیگا
 اور اس عرق سے مشک کی بو مکیگی اس کی گردن صفا اور نور کے باعث چاندی کی
 صراحی کی مانند ڈھلی ہوگی۔

ابن اشیر نے آنحضرت صلعم کی ابروؤں کی نسبت کہا ہے وَالصَّيْحَةُ وَصَفَتْ
 حَوَالِحَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَوَابِغٌ مِنْ غَيْرِ قَرْنٍ مِصْبَاتِ آدَمَ
 ابروؤں کی صفت میں یہ ہے کہ باریک اور لائبی تھیں اور اونگے درمیان تہنی کشام

تھی جو تامل کے ساتھ معلوم ہوتی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ اس وقت کہ تم نے اپنے چہرہ مبارک آئینہ میں دیکھتے ہو تو اس طور سے فرماتے ہو کہ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لِي خَلْقِي فَقَدْ كُنْتُ وَكُفْرًا مِّنْ صُّوْرَةٍ وَحَمِيٍّ فَحَسْبُهَا وَ
 جَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے وقت فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ
 الَّذِي خَسَّ خَلْقِي وَخَلَقَ وَرَأَى مِثْلِي لِمَا شَانَ مِنْ غَيْرِي آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے تھے اَنَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِأَدَمَ وَكَانَ ابْنِي إِدْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 أَشْبَهُ النَّاسِ فِي خَلْقٍ وَخُلُقٍ مِّنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ يَأُوْدَهُ مِثَابُهُ يَوْمَئِذٍ وَأَبُو مِير
 بَاب اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلَقَتْ أَوْ خُلِقَتْ مِنْ نَجْمٍ يَوْمَئِذٍ يَأُوْدَهُ مِثَابُهُ تَعْنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 سَعْدِي رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُرْفُ بْنُ الْعَاصِ
 فَإِذَا مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَرَبٌ مِّنْ جَالِ الشَّوْكَ مِثْلُ سَائِرِ النَّبِيِّاتِ
 كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَئِذٍ دَيْكَا كَمَا مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْ دَيْوَنَ بَيْنَ سَائِرِ جَبَلِ الشَّوْكَ كَمَا قَبْلَهُ
 سَعْدِي هُوَ تَوَدَّ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ قَبْلَهُ حَتَّى أَتَى مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ يَوْمَئِذٍ وَرَأَيْتُ
 عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مِّنْ رَّأَيْتُ بِهِ شَبَاحًا عَرَفْتُ
 بِنِيسَافٍ أَوْ مِثْلِهِ فِي يَوْمِئِذٍ مِثْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا دَيْكَا وَهُوَ لَوْ كُنْتُ
 عَرَفْتُ ابْنَ سَعْدٍ كَمَا مِثَابُهُ تَعْنِي وَرَأَيْتُ ابْنَهُ إِدْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ
 مِّنْ رَّأَيْتُ بِهِ شَبَاحًا صَاحِبُكُمْ أَوْ مِثْلِهِ فِي يَوْمِئِذٍ مِثْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا دَيْكَا وَهُوَ لَوْ كُنْتُ
 مِثْلِهِ مِثَابُهُ تَعْنِي وَرَأَيْتُ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مِّنْ رَّأَيْتُ
 بِهِ شَبَاحًا دَاحِيَةً أَوْ مِثْلِهِ فِي يَوْمِئِذٍ مِثْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا دَيْكَا وَهُوَ لَوْ كُنْتُ
 تَعْنِي وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسِعُ الظُّلْمِ مَا يَنْ كَيْفِيَّةِ خَالِ السُّبُوْرَةِ

وَهُوَ يَكْبِتُ إِلَيْكَ الْأَيْمَنَ فِيهِ شَامَةٌ سَوْدَاءُ تُضْرِبُ إِلَى الصَّنْفَرَةِ
 حَوْلَهَا شَعْرَاتٌ مُتَوَالِيَاتٌ كَأَنَّهَا مِنْ عُرْفِ قَوْسٍ آنحضرت صلعم کی
 پشت مبارک جوڑی تھی میان دونوں ٹانگوں کے مہربوت تھی اور سید ہے شانہ سے جو جگہ تھوڑا
 ہے وہاں ایک سیاہ خال تھا او سین زردی تھی اور اس خال کے اطراف میں بال مجتمع تھے
 گویا وہ بال گھوڑے کی ایال سے بن بالوں کی تنبیہ گھوڑے کی ایال کے ساتھ جہاں
 حالت میں ہے وکان خاتمة صلے اللہ علیہ وسلم غداة حمراء مثل
 بيضة الحمامة آنحضرت صلعم کی مہربوت ایک شرح غدو مثل کبوتر کے اڈے
 کے تھی بریدہ ۴ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم مدینہ منورہ میں جب وقت تشریف
 لائے تو سلمان فارسی طب کا ایک طب لائے اور آپ کے ساتھ رکہ دیا آپ سے سلمان
 سے پوچھا یہ کیا ہے سلمان م نے کہا آپ کے اور آپ کے اصحاب کی واسطے صدقہ ہے آپ
 فرمایا اسکو اور مٹا لو ہم صدقہ نہیں کہاتے سلمان م نے اسکو اٹھا لیا پھر دوسرے دن
 سلمان م مثل اس کے طب لائے اور آنحضرت صلعم کے ساتھ رکہ دین آپ سے پوچھا
 سلمان یہ کیا ہے سلمان نے کہا آپ کے واسطے ہدیہ ہے آنحضرت صلعم نے اصحاب سے
 فرمایا کہ مائدہ کو فراخ کرو پھر سلمان نے حاتم نبوت کو جو پشت مبارک پر تھی دیکھا پس سلمان
 ایمان لائے سلمان اس وقت تک ایک یہودی کی ملک میں تھے آنحضرت صلعم نے
 انکو درہم دیکر اسے خرید لیا کہ اصحاب کی واسطے خرموں کے درخت لگایا کہیں سلمان نے
 اپنا کام کیا کرتے اور درخت تمروار ہوتے دیکھتے ہل کہاتے میں آتے تھے۔ آنحضرت صلعم
 نے اپنے دست مبارک سے بہت سے درخت خرموں کے لگائے مگر خرم کا ایک درخت
 حضرت عمر م نے لگایا جس سال درخت لگائے گئے تھے کل درخت باور ہوئے مگر وہ درخت

حضرت عمر کا لگایا ہوا بار آور میں ہوا آنحضرت صلعم نے درایت فرمایا کہ اس درخت کا کیا حال ہے بار آور میں ہوا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس درخت کو میں نے لگایا تھا آنحضرت صلعم نے اس درخت کو اوکھاڑ کے پہر لگادیا اسی سال میں وہ درخت بار آور ہوا۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلعم کی نگاہ مبارک اور آپ کے سرمہ لگائی کی صفات
آنحضرت صلعم تباریک میں ایسا دیکھتے تھے جیسا کہ روز روشن میں دیکھتے تھے۔
آنحضرت صلعم اپنے سچے صدف میں ایسا دیکھتے تھے جیسا کہ اپنے سانس سے دیکھتے تھے۔
آنحضرت صلعم کی نگاہ میں اس قدر قوت تھی کہ ثریا میں گیارہ ستارے دیکھا کرتے تھے۔
آنحضرت صلعم کسی تاریک مکان میں جب تک چراغ روشن نہ ہوتا نہیں بیٹھتے تھے۔
آنحضرت صلعم کو سنبری اور جاری پانی کی طرف دیکھنا خوش آتا تھا۔ آنحضرت صلعم کو ترخ اور سرخ کیو تریر نظر کرنا اچھا معلوم ہوتا تھا آنحضرت صلعم جب وقت سرمہ لگاتے تو ہر ایک اکہہ میں دو دو سلاہیں لگاتے اور یا نچوین سلامی گودونوں انگلیوں میں تقسیم کرتے مجمع سلاہیں طاق ہوتی تھیں آنحضرت صلعم سرمہ کی سلاہیں طاق لگاتے اور ستبج کے ڈھیلے ہی طاق لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کا ایک سرمہ ان تین ہر شب میں اس سے سرمہ لگایا کرتے تھے اور ہر ایک حشم مبارک میں تین تین سلاہیں استعمال فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم سے حضور اور سفر میں باسچ چیزیں جدا نہیں ہوتی تھیں آئینہ۔ سرمہ ان۔ لنگی۔ مسواک۔ مدری۔

ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے اتمہ سے سرمہ لگاؤ اس لئے کہ اتمہ نگاہ کو چلا دیتا ہے اور پلک اوگاتا ہے باجوری لے

کہا ہے کہ اتمد کے استعمال کے لئے صحیح انگلیں محاط ہیں سہارا انگلیوں کو اتمد نقصان
 پہنچاتا ہے اتمد ایک مشہور معدن کا پتھر ہے جو سرزمین مشرق میں ہے اور اشد سیاہ رنگ
 مائل بسرخ ہوتا ہے ماحوری سے آنحضرت صلعم کے اس قول کے بعد مجاہد البصر
 یہ کہا ہے جس شخص کو اتمد کے ساتھ سر نہ لگانے کی عادت ہے اتمد اس کی انگلیوں کی بصیرت کو علا
 دیتا ہے جو شخص کہ اتمد کے استعمال کی عادت نہیں کرتا اس کی نگاہیں اتمد سے آجاتی ہیں۔
فصل نسیری۔ آنحضرت صلعم کے مالون اور ایک بڑا بادی اور نصاب اور اس کی متعلق کی صفت
 آنحضرت صلعم کے موسیٰ مبارک کچھ چوڑے ہوئے تھے اور اون میں شکن
 تھی بالکل جیسے ہوئے اور نہایت عیدہ نہیں تھے آپ جب وقت موسیٰ مبارک میں گنگھی
 کرتے تو اون کے درمیان اسطور سے خطوط نظر آتے جیسے ایک میں لہریں ہوتی ہیں جنکو
 عربی زبان میں جبکہ الرمل کہتے ہیں اور اگر آپ بالون کو چار حصہ بنا لیتے تھے آپ کے
 کال دو حصوں کے درمیان سے ماہر نکلے رہتے تھے۔ اور گھینے اکثر اوقات اپنے بالوں
 کو دونوں کاندھوں پر بھی ڈال دیتے تھے جسے گردن مبارک کہلی ہتی تھی اور گردن کا نور چمکتا
 رہتا تھا۔ آنحضرت صلعم کے موسیٰ مبارک جبہ کی قسم سے کم اور دومہ کی قسم سے اندھے
 آنحضرت صلعم کے موسیٰ مبارک کاندھوں تک پہنچتے تھے اور اگر سر مرہ گوش تک
 رہا کرتے تھے آنحضرت صلعم متناسب الاعضاء تھے اور آپ کے دونوں ستانوں کے
 درمیان فاصلہ تھا آپ کے بال دونوں ستانوں تک ہوتے اور کسی وقت
 میں نرمہ گوش تک پہنچتے اور کبھی نصف کانوں تک رہتے تھے
 آنحضرت صلعم موسیٰ مبارک فروہتہ رکنتے اور شرکس ایسے سر میں مالگ نکالتے
 تھے اور اہل کتاب ایسے سر میں کے بال فروہتہ رکنتے تھے جس چہر میں حکم الہی نہ تھا

ایسا دسویں اہل کتاب کی موافقت کو دوست کہتے تھے بعد کو اسے سر مبارک میں بانگالی
 آنحضرت صلعم کا مقدم ریش مبارک مہایت موروں اور مناسب تھا اور ریش مبارک
 سینہ تک تھی آنحضرت صلعم کی ریش مبارک گنجاں تھی آپ میں مبارک کو چھوڑتے اور
 مویوں کو قطع کرتے تھے آنحضرت صلعم ریش مبارک کے طول اور عرض میں سے
 قطع کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم ریش مبارک میں اکثر کنگلی کیا کرتے تھے۔ آنحضرت
 صلعم سے کنگلی اور سوک کہی جدا ہیل ہوتی تھی۔ اور جس وقت ریش مبارک میں
 کنگلی کرتے تو بے مین دیکھتے تھے۔

آنحضرت صلعم فکر کے وقت ریش مبارک کو ہاتھ سے یا وہ چھوڑتے تھے۔
 آنحضرت صلعم غم کی حالت میں ریش مبارک کو ہاتھ میں پکڑ کر اسکی طرف دیکھا کرتے تھے
 آنحضرت صلعم جس وقت وضو کرتے تو ریش مبارک میں پانی سے غلال فرماتے تھے
 آنحضرت صلعم سر مبارک میں تیل کثرت سے ڈالتے اور کنگلی کیسے کرتے اور اکثر سر قناع
 رکھتے تھے۔ قناع ایک کپڑا ہوتا ہے کہ تیل کے استعمال کے بعد عمامہ وغیرہ لباس کی
 حفاظت کیواسطے سر پر رکھتے ہیں۔

آنحضرت صلعم جس وقت تیل کا استعمال فرماتے تو اوٹے ہاتھ کی پتیلی پر تیل کو ڈالتے
 اور پہلے دونوں ابروؤں سے تدبیر شروع کرتے یہ رنگہو کی تدبیر کرتے پھر سر میں تیل
 ڈالتے تھے۔

آنحضرت صلعم جس وقت وضو فرماتے یا کنگلی کرتے یا جوتا پہنتے تو تمام اس قسم کے
 کاموں میں سید ہے ہاتھ اور سید ہے پاؤں کو دوست رکھتے تھے۔ اور میت اخلا وغیرہ
 اس تمام کے کاموں میں دست چپ سے عمل کرتے اور جس وقت احترام فرماتے

تہ سید ہے ہیلو پر لپٹتے اور دو قبلہ ہوتے تھے۔ آنحضرت صلم کما اور پیا اور
وہو کرنا لباس پہنیا حیر کا لیا حیر کا دیا سید ہا ہا ہ سے کرے تھے اور باسوا ان کا ہون
کے دست چپ سے کام لیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میں حاضر ہوتی تھی اور
آنحضرت صلم کے مبارک ہین لنگھی کیا کرتی تھی۔ آنحضرت صلم ہر روز بالون ہین
لنگھی ہین گونے فاصلہ سے لنگھی کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلم کے مبارک اور
ریش ہین تھوڑی سپیدی سترہ بالون کی مقدار ہین تھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے آنحضرت صلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بڑے ہو گئے ایسے فرمایا کہ
مجھ کو سورہ ہود۔ سورہ واقعہ۔ سورہ فرسلات۔ عثمیا لون۔ سورہ اذان شمس کو رتے
بوڈھا کر دیا۔ یہ سورتین قیامت کو احوال کو متا مل ہین احنسے امت محمدیہ پر ہون بیدا ہوتا کہ
الو ہر رہہ رضی اللہ عنہ سے پونچھا گیا کیا رسول اللہ صلم نے خضاب لگایا تھا اونہون نے
کہا ہان ایسے خضاب لگایا تھا عبد اللہ بن محمد عقیل نے کہا ہے کہ میں نے آنحضرت
صلم کے موسی مبارک انس بن مالک ص کے پاس خضاب کیے ہوئے دیکھے صحیحین ہین
طرق کثیرہ سے ہے کہ آنحضرت صلم نے خضاب نہیں لگایا اور آپ کے بالون کی سپیدی
خضاب کے ما۔ ہن ہین ہونچہ جس شخص کے پاس آپ کے جو کچھ موسی مبارک تھے اونے
آپ کی وفات کے بعد اوہیں رنگ دیا ہو گا تاکہ خضاب کی وجہ سے دیر تک
باقی رہیں۔

صحیحین اور سنن ابو داؤد ہین ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلم درس سے جو ایک مٹم کی گاس ہے اور زعفران سے لیش مبارک کو زرو کیا کرتے تھے

قتادہ رم نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاب کیا ہوتا اور ہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہ کو نہیں پہنچے اتنی بات ہے کہ کچھ سیدی بی بی کی کسٹوں کے بالوں میں لگتی تھی مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منہ ہجی اور دوسرے سے نصاب لگایا ہے تو وہی ہے کہ نصاب یہ بات ہے کہ آپ نے موہی مبارک کو کبھی ننگ نہ کیا ہے اور اکثر اوقات ترک فرمایا ہے راوی صادق ہے جو کچھ اس سے دیکھا ہے اس سے اس نے خبر دی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیواسطے بالوں کے رنگ ویسے کے لئے امر فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں بوجہ کا استعمال فرماتے اور پردہ وہاں میں ناخن قطع کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت نوز کا لب لگاتے تو زیر ناف اور شرمگاہ میں اپنے ہاتھ سے نوز لگاتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت نوز کا لب کرتے تو پہلے شرمگاہ سے ابتدا فرماتے اور ایکے تمام جسم پر اپنی بی بی نوز لگاتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں سے پہلے ناخن اور مویچین قطع کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخن اور بالوں کے دفن کر سیکے لئے امر فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کے جسم کی سات جیروں کو دفن کر سیکے لیے حکم فرماتے تھے بال ناخن خون خلیص کا خون دانت حلقہ شیمہ یعنی سجدہ دان۔ انس بن مالک نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اصلاح سارا آپ کی اصلاح بناتا ہوتا اور آپ کے صحابہ آپ کے اطراف بیٹھتے ہوئے تھے وہ ارادہ نہیں کرتے تھے مگر یہ کہ چودہوی مبارک گھر ہے وہ ایک آدمی کے ہاتھ میں گرے۔

فصل چوتھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک اور اس کی ذاتی خوشبو کی صفت میں۔

مسلم نے انسؓ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کو پسینا بہت آتا تھا۔ اور آپ کا عرق حیر کہ مبارک یرمونی کی مانند چمکتا تھا اور متک حاص سے زیادہ خوشبو دار ہوتا تھا۔ آنحضرت صلعم پر جس وقت حی مارل ہوتی تو اس کی وجہ سے آپ کے جسم مبارک پر جوہر ہو جاتا تھا اگرچہ حارون کا موسم کھیل نہ تھا لیکن بیشیانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا اور موتی کی طرح چمکتا تھا۔

آنحضرت صلعم دوپہر کے وقت ام سلیم کے پاس تشریف لاکر قیلولہ کرتے تھے ام سلیم آپ کی واسطے ایک چمرا لچھا دیتی تھیں ام سلیم آپ کا پسینا جمع کر کے خوشبو میں ملاتی تھیں آنحضرت صلعم نے ام سلیم سے دریافت فرمایا یہ کیا بات ہے جو تم سپینے کو خوشبو میں ملاتی ہو اوہوں نے کہا اے کیا پسینا اس لئے ہم اسی خوشبو میں ملائے ہیں کہ وہ تمام خوشبوؤں سے ستر ہے اور دوسری روایت میں ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے سپینے کی برکت کی امید اپنی اولاد کی واسطے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا اصببت یعنی تو اپنی مدعا کو ہیونچی۔ آنحضرت صلعم کا دست مبارک حیر سے زیادہ نرم تھا اور اس کی خوشبو ماند دست عطا کے تھی آپ دست مبارک میں خوشبو لگانے یا لگاتے اگر کسی سے مصافحہ کرتے تو وہ شخص آپ کے دست مبارک کی خوشبو میں ایسے ہاتھ میں تماموں پاتا تھا اگر آپ اپنے دست مبارک کو کسی لڑکے کے سر پر رکھ دیتے تو وہ لڑکا درمیان اربلڑکوں کے چچا جاتا تھا کہ آنحضرت صلعم نے اس کے سر پر اپنا دست مبارک کیا ہے۔

انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کے دست مبارک سے زیادہ نرم دیا اور حیر کو بھی میں دیکھا جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے میرے خستہ کو چھوا میں نے آپ کے دست مبارک میں ایسی حکی اور خوشبو پائی گویا آپ کو اپنی دست مبارک

کو عطار کے ڈبہ سے نکالا ہے۔

آنحضرت صلعم جس وقت کسی کے سامنے سے آتے تو سہایت اچھی جوتبو آپ سے نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی آنحضرت صلعم جس کسی استہ سے نکلتے اور آپ کے بعد کوئی آدمی جاتا تو آپ کی جوتبو سے یہ جان لیتا کہ آنحضرت صلعم اس استہ سے گزرتے ہیں اسحاق ابن اہویہ نے ذکر کیا ہے کہ بلا استعمال جوتبو کے ایسی جوتبو کی ذاتی تھی ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد اسلمی نے کہا ہے کہ عتبہ کے پاس ہم چار عورتیں تھیں ہم عورتوں سے کوئی عورت ایسی نہ تھی جو جوتبو لگانے کے لئے کوشش نہ کرتی اور ہر ایک یہ چاہتی تھی کہ باہم ایک دوسرے سے جوتبو میں زیادہ ہو اور عتبہ جوتبو چوتے ہی رہتے اور صرف تیل اسی ڈاڑھی میں لگایا کرتے تھے مگر جوتبو میں وہم سے زیادہ معلوم ہوتے تھے جس وقت عتبہ ہم آدمیوں کی طرف نکلتے تو لوگ یہ کہتے تھے کہ ہم نے کوئی خوشبو عتبہ کی جوتبو سے زیادہ نہیں سونگی ام عاصم نے ایک در عتبہ رخسے کہا کہ ہم جوتبو کے لئے سہایت در یہ کوشش کرتے ہیں لیکن تم بہت زیادہ جوتبو رکھتے ہو یہ کس چیز کی جوتبو ہے عتبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم کے ہاتھ میں سر سے جسم پر پتی اچھلی میں بھروسہ رکھتا کائنات صلعم حاضر ہوا اور اوس ہماری کامین نے اب سے کدوہ کیا آپ سے مجھ کو یہ بہنہ ہونے کے لئے ارتداد فرمایا میں یہ بہنہ ہو کے آنحضرت صلعم کے سرور و بیہ گیا اور اپنا کپڑا اپنی تہر مگاہ بڑا لیا آنحضرت صلعم نے اپنے دست مبارک یہ پوکا پر میری بیہ اور بیٹ پر دست مبارک کو ملا اوس نے اس سے ایسی جوتبو مجھے ملکتی ہے طبرانی نے اس قصہ کو اپنی معجم میں روایت کیا ہے اور ابو علی و طبرانی نے اس قصہ کو روایت کیا ہے کہ عتبہ نے آنحضرت صلعم سے اپنی فخر کی شادی کے لئے ہتھکڑیاں چاہی تھیں آپ نے اس کو اس وقت جو دہتی کہنے لگے

شیشہ منگایا اور ایسا سیدیا مبارک اوس شیشہ میں نیچوڑ کے اوکو دیا اور اوسے فرمایا کہ اپنی محتر سے کہہ دو کہ اسے ق سے خوشبو لگاؤں عتبہ کی دستر جس وقت وہ خوشبو لگاتی تھیں اہل مدینہ اوسکو سونگھا کرتے تھے اس خوشبو کی وجہ سے لوگوں نے اس کو گرامم الطیبین رکبہ دیا تھا۔

فصل پانچویں۔ آنحضرت صلعم کی ذاتی خوشبو اور خوشبو تعالیٰ فرمائی کی صفین۔
انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس ایک مسک تھا پ
اوس سے خوشبو لگاتے تھے مسک کے مٹی ہر ایک قسم کی مجموع خوشبو کے ہیں یا مسک خوشبو رکبے کا طرف ہے۔

آنحضرت صلعم ریت اور سر مبارک میں مشک لگاتے تھے۔ آنحضرت صلعم سر مبارک میں مشک لگاتے تھے انس رحمہ خوشبو کو واپس نہیں کرتے تھے یوں فرماتے تھے کہ آنحضرت صلعم خوشبو کو واپس نہیں فرماتے تھے ابی عثمان اللہدی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں جس کسی کو بھان دیا جاوے تو وہ اوسکو رو کر بھالے کہ ریحان جنت کے نکلا ہے۔ انس رحمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے نزدیک سب یا حین سے موت ترسیدی کا پہل تھا۔ آنحضرت صلعم کو اچھی بو پسند تھی۔ آنحضرت صلعم خوشبو اور اسحہ حسہ کو درست رکھتے تھے اور اکثر اوسکا استعمال فرماتے اور اوسکے استعمال کر کے لئے دوسرے لوگوں کو رغبت لاتے اور فرماتے تھے حُبِّ اِلٰی مَرْدُ مَا كَمُ السَّائِ وَالطَّيِّبُ وَجُعِلَتْ قُوَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاقِ تمہاری میاکی چیزوں سے میرے نزدیک عورتیں اور خوشبو دوست کئے گئے ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنک مار ہے روایت حبیبی من دیا کہ ملت کی اصل

ہیں ہے مواہب میں ہے کہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ لفظ ثلث اٹھا
کے طرق سے کسی روایت میں واقع نہیں ہوا اس لفظ کی یاد فی معنی کو فاسد کرتی ہے اور
اسی طرح ولی عراقی نے اس لفظ کی سست کہا ہے کہ لفظ ثلث حدیث کی کسی کتاب میں
نہیں آیا یہ لفظ معنی کو فاسد کرتا ہے اس لیے کہ صلوٰۃ امور دنیا سے نہیں ہے اور ہر طرح
زر کشی و غیرہ سے ہی اس کی تصریح کی ہے جس طرح حافظ سخاوی نے مقاصد حسنین ذکر
کیا ہے اور ابن قیم نے بھی اس لفظ سے انکار کیا ہے۔

آنحضرت صلعم را نحو طیبہ کو دوست رکھتے اور بدلو کو مکروہ جانتے تھے۔
فصل چہٹی۔ آنحضرت صلعم کے آواز مبارک کی صفت میں۔

الشیخ رحمہ اللہ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر اچھی صوت
اور اچھی آواز والے کو مبعوث کیا ہے ہمارے نبی اور سب نبیوں سے آواز اور چہرہ میں زیادہ
اچھے تھے آنحضرت صلعم کی آواز مبارک اور جگہ پہنچتی تھی کہ وہاں دوسرے شخص کی آواز
نہیں پہنچتی تھی برابر ہم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے ہمارے پاس خطبہ پڑھا
آپ نے اس خطبہ کو اس قدر طبعاً آواز سے پڑھا کہ پڑھتے ہوئے جوتون کو اونکے پردے میں بنایا
حضرت عائشہ رضی تعالیٰ عنہا نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے
اور آدمیوں سے فرمایا بیٹھو اور عبد اللہ بن رواحہ نے آپ کے اس منہ کو سنا وہ کھڑے
سی سیم میں تھے اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ عبد الرحمن بن معاذ یتیمی نے کہا ہے آنحضرت
صلعم نے امنیٰ بن خطیبہ پڑھا اللہ تعالیٰ نے ہمارے کان اس طور سے کھول دیے تھے کہ
آپ خطبہ میں جو کچھ فرماتے تھے ہم لوگ سن رہے تھے اور ہم لوگ اپنے اپنے مکانوں میں
تھے اہم ہائی رہنے لگے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی قرائت نصف شب میں کعبہ کو نزدیک

میں سے آواز سنائی دیتی تھی اور وہی آواز
میں سے آواز سنائی دیتی تھی اور وہی آواز

ہم لوگ سنتے سنتے اور میں اپنے مکان کی چیت پر ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت خطبہ پڑھتے تھے تو آپ کا غضب شدید ہو جاتا اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی گویا آپ ایک لشکر سے ڈراتے ہیں اور دہاتے ہیں کہ وہ لشکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے یا شام میں لوٹتا ہے۔
فصل ساتویں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب اور سرور کی صفات میں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت عصبیاک ہوتے یا خوشنود ہوتے تو آپ کے صفات بسترہ کی وجہ سے غضب اور خوشنودی نمایاں ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصبیاک ہوتے تو آپ کے دونوں رخسارے سرخ ہو جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر غضب کی حالت میں کھڑے ہوتے تو بیٹھ جاتے تھے اور اگر بیٹھے ہوتے تو لیٹ جاتے تھے پس آپ کا غضب چلا حال تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت عصبیاک ہوتے تو آپ کے سامنے سو ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کوئی شخص جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غضب میں ابعد الناس تھے اور رصا میں اسمع الناس تھے یعنی آپ بہت کم غصہ کرتے اور بہت جلد خوش ہو جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامی عروجل کیواسطے غضب فرماتے اور اپنے نفس کے لئے عصبیاک نہیں ہوتے اگرچہ اگر حق کے باعث آپ اور آپ کے اصحاب پر ضرر وارد ہوتا مگر آپ امر حق کو نافذ فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کسی چیر کو مکروہ جاتے تو اس کی کراہت آپ کے چہرہ مبارک سے بھجانی جاتی اور آپ کے سرور کی یہ حالت تھی جسوقت سرور ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک ایسا چمکتا گویا کہ چاند ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت سرور ہوتے ایسا معلوم ہوتا گویا آپ کا چہرہ مبارک آئینہ ہے اور گویا دیواروں کا عکس اس آئینہ میں دیکھتا ہے

فصل آٹھون

آنحضرت صلعم کے تبسم اور روئے اور چہنیک لینے کی سنت میں سرسبک
 آنحضرت صلعم جس وقت نہتے تو ہنسی کی وجہ سے آپ کے انہوں سے چلی گئی
 اور اولے کی ہی ابزاری ظاہر ہوتی تھی۔ آنحضرت صلعم کی بہت بڑی ہنسی تبسم کرنا تھا
 عبداللہ بن عمارت نے روایت کی ہے کہ میں نے کسی شخص کو آنحضرت
 صلعم سے زیادہ تبسم کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کو بہت ہنستے ہوئے کبھی دیکھا اگر کسی
 وجہ سے آپ کے کوسے کو میں دیکھتی عبداللہ بن عمارت سے روایت ہے کہ آنحضرت
 صلعم کا بہت تبسم تھا۔ آنحضرت صلعم کوئی بات نہیں کہتے مگر تبسم فرما کے بات کہتے
 تھے۔ آنحضرت صلعم کے اصحاب آپ کی اقتدا سے آپ کے حضور میں بلا آواز کے تبسم
 کرتے تھے اور آپ کی شان کی توقیر کی وجہ سے آواز نہیں نکالے تھے۔ اور اصحاب
 جس وقت آپ کے حضور میں بیٹھتے تو ایسے ادب سے بیٹھتے گویا اون کے سروں پر طائر
 بیٹھے ہوئے ہیں ایسے وہ سر کو نہیں اٹھا سکتے تھے آنحضرت صلعم کو جس وقت ہنسی
 آتی تو اپنے منہ پر دست مبارک کو رکھ لیتے تھے آنحضرت صلعم سب سے زیادہ
 تبسم فرماتے والے اور سب سے زیادہ پاکیزہ نفس تھے۔

احادیث میں وارد ہے اگرچہ اکثر اوقات آنحضرت صلعم نے تبسم فرمایا ہے لیکن
 آپ اس طور سے بھی ہنستے ہیں کہ آپ کے دہان مبارک کی کھلیاں ظاہر ہو گئی ہیں ابو ذر
 نے روایت کی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اول جو شخص بہت میں داخل ہوگا
 اور وہ شخص جو سب لوگوں سے آخرین میں ورنہ سے نکلیگا ان دونوں کو میں جانتا ہوں انہما

شخص قیامت کے دن لایا جائیگا اوسکے لئے کہا جائیگا کہ جو کچھ اوسکے گناہ صغیر ہیں
 اوس پر ظاہر کرو اور اوسکے گناہ کبیرہ کو اوس سے چھپا لو پس اوس سے کہا جائیگا کہ خدا
 فلان کام تو نے ایسا ایسا کیا ہے وہ شخص اقرار کرے گا اور انہیں کرے گا اور اسے کبیرہ
 گناہوں کے ڈرتا ہوگا پس اوسکو لے کر یہ کہا جائیگا کہ جو بڑے اعمال دے گئے ہیں انکی
 جاسی و سکونکی دیجاوے یہ سکر وہ شخص کہیگا کہ میرے اور گناہ ہی تو ہیں میں انکو یہاں
 یہ ہیں دیکھتا ہوں ابو ذر کہتے ہیں کہ اس مقام پر میں نے آنحضرت صلم کو دیکھا ایسے
 طور سے جیسے کہ آپ کی چلتیں ظاہر ہو گئیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلم نے فرمایا تحقیق میں
 اوس مرد کو جاتا ہوں جو دو زخون میں ہوگا اور آخر میں دو رخ سے اوسکے بل نکلیگا اوس
 مرد سے کہا جائیگا کہ توجہ اور حجت میں حل ہو پس وہ مرد جائیگا کہ جنت میں داخل ہو و میوں
 کو ایسی حالت میں پائیگا کہ انہوں نے اپنے اپنے مکانات لے لئے ہیں پس وہ مرد و اوس
 ایسکا اور کیسکا اسی باد میوں نے اپنے اپنے منازل لے لئے اوس سے پوچھا جائیگا
 کہ تمکو وہ ماہ یا جو میں توتا وہ حجاب لگا ہاں مجھ کو یاد ہے پس اوس سے یہ کہا جائیگا کہ تیرا
 وہ چیز موجود ہے جسکی تو تمنا کرتا ہے اور اوس میں حصہ میا سے زیادہ میا ہے وہ اللہ تعالیٰ کیسکا کہ
 بادشاہ ہو کر محمد سے تمسخر کرتا ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت
 صلم کو اس مقام پر دیکھا آپ ایسے طور سے جیسے کہ آپ کے دہان مبارک کی چلتیں
 ظاہر ہو گئیں۔

حاضر ابن سعد ابن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا میں نے
 آنحضرت صلم کو خندق کے دیکھا آپ اسے طور سے جیسے کہ آپ کے دہان مبارک

کی کچلتیں طاہر ہو گئیں عامر نے سعد سے پوچھا کہ اچھا ہنسنا کیونکر ہوتا سعد نے کہا ایک مرد ہوتا سکیا پس ایک سپر تھی اور سعد اس وقت تیر چلا رہے تھے وہ مرد اپنی پیشانی کو سپر سے چمپا رہتا سعد نے اس کی اسٹیک ایک تیر نکالا جس وقت اس مرد نے سر کو اٹھایا سعد نے اس کے تیر مارا تیر نے خطا نہیں کی اس کی پیشانی پر لگا وہ مرد ایسا اوٹ کر گرا کہ اس کا سر نیچے اور پاؤں اوپر ہو گئے آنحضرت صلم اس کی حالت کو ملاحظہ فرما کر ایسے ہنسے کہ آپ کے وہاں مبارک کی کچلتیں طاہر ہو گئیں۔

علی ابن ربیعہ ۴۷ روایت کی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا آپ نے یاس سواری کے لئے ایک حانور لایا گیا جس وقت حضرت علی ۴۷ رکاب میں پاؤں رکھا بسم اللہ کہا اور جس وقت اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے الحمد للہ کہا پھر شہداء اللہی سحر گنا ہذا و ما کمالہ مقرر نہیں و اما الیٰ تبارک المقلدوں کہا پھر تین بار الحمد للہ تین بار اللہ اکبر کہا اور سبحانک الٰہی طمکت نفسی فاغفر لی و اقمہ لا تعجز الٰہ تو ب الا انت کمر قسم فرمایا میں نے کہا یا امیر المؤمنین آپ کس چیر سے ہنسے حضرت علی ۴۷ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ نے ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ میں نے کیا پھر آپ ہنسے تھے میں نے آپ سے پوچھا تھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بندہ سے یہ بات خوش آتی ہے جس وقت وہ کہتا ہے رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي اللہ تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے کہ میرے سوا بندہ کے گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

حس قسم سے آنحضرت صلم کا ہنسنا تھا اسی قسم سے آپ کا رونا بھی تھا اچکی اور لبید اوار سے نہیں دتے تھے جس طرح آپ بے مقدمہ کے ہستے تھے اسی طرح بے آواز

کے روتے تھے لیکن آپ کی آنکھوں میں آنسو ہر آنے تھے اور ٹپکتے تھے اور آپ کے سیدہ مبارک میں جو بگلا کی وجہ سے خوش ہوتا وہ سنائی دیتا تھا آپ میت پر رحمت سے اور امت کے واسطے خوف اور شفقت سے روتے اور خوف الہی سے اور قرآن تریف سننے وقت بجا کرتے تھے اور کبھی رات کی مار میں بویا کرتے تھے عبداللہ ابن مسعود نے شیخیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ تار پڑھ رہے تھے آپ کے سیدہ مبارک میں بگلا سے مثل دیگ کے جوتن تھا۔

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنے کلام اللہ تریف پڑھنے کے واسطے فرمایا عبداللہ ابن مسعود نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے سامنے کلام اللہ تریف پڑھوں کلام اللہ تریف تو آپ پر نازل ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں کلام اللہ تریف دوسرے شخص سے سننے کو دو رکعتا ہوں پس میں نے سورہ نسا پڑھی اور جُنَّا مَلَكًا عَلٰی اَهْلُوکَ عَشْرَ سِنًا اَمَّا کہ پہونچا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان مبارک کو دیکھا کہ اونٹنے آنسو روان تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چوٹی صاحبزادی تھیں اولنگا انتقال ہوا تھا آپ نے اون کو اپنے آغوش میں لے لیا پھر آپ نے اسے رکھ دیا اونہوں نے رحلت کی اور وہ آپ کے دو برہنہ امین امین سے جیج ماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم رسول خدا کے سامنے جلا کے دتی ہو جو منع ہے امین امین نے کہا کیا آپ کو روتے ہوئے میں نہیں دیکھتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گریہ نہیں کرتا ہوں میرا یہ دوتا روئے رحمت کے ہے مومن ہر حال میں ایک خیر کے ساتھ ہے اگر مومن بھگس

دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکلے وہ اللہ تعالیٰ عزوجل ہی کی حمد کرتا ہے۔
 انس بن مالکؓ نے روایت کی ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون صاحبزادی
 کو دیکھا جہنم فی حلت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تشریف یز شریف رکستے تھے میں نے
 دیکھا اگلی چیمان مبارک میں آنسو بہے تھے حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں
 کہ عثمان بن مطعون مردہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بوسہ یا اور آپؐ پر ہے تھے
 عثمان بن مطعون آپ کے دودھ شریک بہائی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے
 آنسو بہتے تھے۔

ایک بار آفتاب کو سون ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کسوف میں روتے تھے اور آپ کا
 دم ٹپا ہوا تھا آپ فرماتے تھے یا رب اَلَمْ تَعْلَمْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا
 قَبِيْرٌ وَّهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَكَ وَتَحْنُ يَسْتَغْفِرُكَ يَارَبِّ اِی ب کیا تو نے مجھ سے
 وعدہ نہیں کیا ہے کہ تیری قوم کو عذاب سے ہلاک نہ کرو لگائیں اپنی قوم کو لوگوں میں موجود ہیں
 وہ تجھے معفرت چاہتے ہیں اسے ہم سب لوگ تجھے مغفرت طلب کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی نیٹیاں تھیں سوقت آگے چپک آتی آپ اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور چپک کی آواز کو سیتے کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوقت چپکے تو اب الحمد للہ فرماتے آپ کی واسطے لوگ یہ حکم اللہ
 کہتے تھے آپ کے جواب میں یٰ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلِّوا عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نور سے چپک لینے کو مکر وہ جانتے تھے۔ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم چپکے وقت بلند آواز نکلنے کو مکر وہ سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبرو اگر غیر
 شخص الگڑائی لیتا تو آپ مکر وہ سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الگڑائی سے
 محفوظ رکھا تھا اور ہرگز کسی ہی نے الگڑائی نہیں لی۔

فصل نویں۔ آنحضرت صلعم کے باتیں کرنے اور چپ سے چپ کی صحبتیں
 حضرت عائشہ صدیقہ روایت دیتی ہیں کہ آنحضرت صلعم مثل تم لوگوں کو
 مسلسل کلام نہیں کرتے تھے ایسے طور سے کلام کرتے تھے کہ ظاہر و باطن جدا ہوتا تھا تو شخص آپ کو باتیں
 تو اچھے طور سے یاد کر لیتا۔ آنحضرت صلعم کے کلام میں ٹھہراؤ تھا۔ آنحضرت صلعم
 کے کلام کو جو شخص سنتا یاد کر لیتا تھا۔ آنحضرت صلعم جسوقت کسی کلمہ کے ساتھ تکلم
 فرماتے تو تین بار اوسکا اعادہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ سے وہ کلمہ سمجھ لیا جاتا۔ اور
 جس وقت کسی قوم کے پاس آتے تو اوسکے ساتھ تین بار سلام علیک کرتے تھے۔
 آنحضرت صلعم جسوقت بیٹھ کے باتیں کرتے تو آسمان کی طرف آنکھیں اوٹھا کے
 بہت دیکھا کرتے آتے۔ آنحضرت صلعم ایسے طور سے باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی
 شخص چاہتا تو اون باتوں کو شمار کر سکتا۔ آنحضرت صلعم بہت خاموش رہتے
 تھے۔ آنحضرت بہت چپ رہتے تھے بے ضرورت بات نہیں کرتے تھے اور
 جو شخص نامناسب بات کہتا آپ اوس سے منہ پھیر لیتے تھے۔
 آنحضرت صلعم زبان مبارک گوروکتے تو مگر جس معاملہ میں مقصود ہوتا تو کلام
 کرتے تھے آنحضرت صلعم کم گورم گفتار تھے کلام کا اعادہ دوبار فرماتے تھے
 تاکہ سمجھ لیا جائے۔

آنحضرت صلعم کا کلام مبارک جواب نظر تھا آپ ہر ایک رسمی بات سے منہ پھیر
 لیتے تھے جو امور کہ عرف میں قبیح ہوتے اور اونکا ذکر کلام کر کے لئے آپ کو
 مضطر کرتا تو اون امور سے آپ کنایہ فرماتے تصریح نہیں کرتے تھے۔
 آنحضرت صلعم گفتار کے وقت ہر ایک قدم پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر کیا کرتے تھے

فصل دسویں - آنحضرت صلعم کی قوت کی صفت میں

آنحضرت صلعم شدید حملہ تھے ابن اسحاق وغیرہ سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک مرد نہایت قوت دار تھا اور عمدہ کشتی جانتا تھا اوسکے پاس ملکون سے آدمی لڑنے کے لئے آیا کرتے تھے وہ انکو پھیلاڑا لیتا تھا ایک دن وہ ہیلوان مکہ معظمہ کی گھاٹیوں سے ایک گھاٹی میں ہوا آنحضرت صلعم ناگاہ اوس سے ملے اور آئیے اوس سے فرمایا کیا تو ای کا نہ خدا سے نہیں ڈرتا میں جس چیز کی طرف تجھکو بلاتا ہوں تو اوسکو قبول کر رکھ لے کہا یا محمد کیا کوئی ایسا شاہ ہے جو آپ کے صدق کی دلیل ہو آپ سے فرمایا اگر میں تجھکو پھیلاڑا لوں تو کیا تو اسداور اوسکے رسول پر ایمان لاتا ہے رکازہ قبول کیا آپ سے فرمایا لڑے لے تیار ہو جا رکازہ نے کہا میں تیار ہو گیا آنحضرت صلعم اوسکے نزدیک ہوئے اور اوسکو پکڑ کر پھیلاڑا رکازہ نے اس بات سے تعجب کیا اور کچھ چڑوئے اور پھر لڑے کو کہا آپ نے دوسری اور تیسری بار یہی اوسکو پھیلاڑا رکازہ تعجب کی حالت میں کھڑا ہو گیا اور کہا آپکی شان نہایت عجیب ہے آنحضرت صلعم نے سوار کا نہ ہیلوان کے ایک کثیر گروہ کو پھیلاڑا ہے انہیں گروہ سے - ابوالاسود دجھی تھا جو نہایت شدید تھا اوسکی شدت یہاں تک تھی کہ وہ گائے کے چمڑے پر کھڑا ہو جاتا تھا اور دس آدمی اوس چمڑے کو اپنی طرف کھینچتے تھے تاکہ اوسکے پاؤں کے نیچے سے نکال لیں چمڑا ہٹ جاتا مگر ابوالاسود اوس سے نہیں ہلتا تھا ابوالاسود نے آنحضرت صلعم سے کشتی لڑنی ہمتدعا کی اور کہا اگر آپ مجھکو پھیلاڑا لینگے تو میں آپ پر ایمان لاؤں گا آپ نے ابوالاسود کو پھیلاڑا مگر وہ ایمان نہیں لایا -

آنحضرت صلعم کی جماع میں جو قوت تھی اوسکی نسبت الشمنہ نے کہا ہے کہ آپ

ایک سب میں اپنی گیارہ بی بیوں کے یاس ساعت احدہ میں دورہ فرماتے تھے۔
ابن منیع نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم حیات کے وقت نوبی بیوں کے
پاس جاتے تھے صفوان بن سلیم رحم سے مرفوعا روایت ہے آنحضرت صلعم
نے فرمایا حضرت حبریلؑ میرے پاس ایک ہانڈی لائے میں نے اوس میں سے کہا یا مجھ کو
چالیس مردوں کی قوت جماع میں دی گئی۔

طاووس اور مچا ہدرد سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کو جماع میں چالیس
مردوں کی قوت دی گئی تھی اور ایک روایت میں مجاہد سے ہے کہ اہل بہشت سے اچھا
مردوں کی قوت جماع میں آپ کو دی گئی تھی۔ زید بن ارقم رحم سے مرفوعا روایت ہے کہ ایک
مرد کو اہل بہشت سے سو مردوں کی قوت کہانی اور پیٹنے اور جماع اور شہوت میں دیا دی گئی۔

باب تفسیر

آنحضرت صلعم کے لباس تہرین اور ستر اور ہتھاروں کی صفت میں اس باب میں چھ فصلیں ہیں
فصل پہلی۔ آنحضرت صلعم کے لباس مثل کرتہ نہشت چادر ٹوپی عمامہ وغیرہ
کی صفت میں قاضی عیاض رحمہ اللہ علیہ دستاویز میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ کی سیرت اور
آپ کا خلق دیوبند میں دیکھا آپ اس بات کو یاد رکھئے کہ آنحضرت صلعم کو زمین کے
خزانے اور بلاد کی تختیں دی گئیں اور آپ کے لئے خصیمتیں حلال ہو گئیں جو آپ سے قبل
کسی ہی کو خصیمت حلال نہیں ہوئی تھی۔ اور آپ کی مدگی میں بلاد حجاز اور یمن اور تمام عرب کے
حزیرے اور اون جبریوں کے نزدیک جو ملک تمام اور عراق سے تھے فتح ہو گئے اور اون
ملکوں کا خمس اور حربیے اور صدقات جو مادیات ہوں گے لئے سین آئے گئے بعض شاہوں
کو ملے ہوں آپ کے یاس آئے اور ایک جماعت نے ملوک کا لیم مختلفہ سے آپ کے پاس

تحفہات سیجے مگر آپ نے اوں حیر و سحر کسی سے کو اختیار نہیں فرمایا اور اوس مال سے ایک
 درہم اپنے پاس نہیں رکھا بلکہ اوسکے صرف کرے کی جگہ اوسکو صرف کیا اور اوس سے
 عیروں کو غنی کیا اور سلمانوں کو اوسکے ساتھ قوت دی اور فرمایا کہ مجھ کو یہ امر سپید سین آنا کہ
 میرے لئے احد سونا بن جائے اور اوس سونے سے ایک تیار میرے پاس ٹھیرے مگر کسی
 دینار کو میں کہوں تو البتہ ادا ہی قرص کے لئے رکھوں۔ ایک بار آپکے پاس کچھ دینار گئے
 تھے آپ نے اونکو تقسیم کیا اور اونہیں سے کچھ باقی رہ گئے آپ نے اون دیناروں کو
 اپنی ایک بی بی کے پاس رکھ دیا آپ کو نیک نہیں آتی یہاں تک کہ آپ اوسٹے اور اون
 دیناروں کو تقسیم فرمایا اور کہا اب میں نے آرام پایا۔ روایت کیا گیا ہے کہ اپنے وفات
 پائی آئی کی زہرہ لعنہ عیال کی وجہ سے ہن تھی آپ نے کہا نے میںے لباس مکان میں جسکی
 ضرورت نہی ہوتی ہے قصداً اختیار فرمایا تھا اور اسکے سوا جس قدر اشیاء ہیں اوسے آپ کو
 بے پروائی تھی آپ کو جو کچھ ملتا وہ ہیں لیتے تھے اگر اوقات آپ شملہ اور موٹا لباس اور موٹی
 چادر پہنتے تھے اور جو لوگ آپکے پاس حاضر ہوتے تھے اونکو دیا کی ریس قبائین تقسیم فرماتے
 اور جو شخص تقسیم کے وقت حاضر نہوتا اوسکے واسطے اوٹھا کے رکھتے تھے یہ بات آپ کی اس لئے
 تھی کہ لباس میں ہلکا بات اور اوس سے تزئین کرنا برگی کے خصال اور شاں کی جلالت سے
 نہیں ہے۔ ایسے لباس عورتوں کی نموداری کے لئے ہوتے ہیں۔ لباس میں محمود بات
 کپڑے کا صاف اور سپید رہنا ہے اور لباس کی خوبی یہ ہے کہ متوسط جس سے ہو متوسط
 جنس کا لباس اوسکی جنس کے لباس کی مروت کو ساقط نہیں کرتا۔

مواہب میں ہے کہ جمال صورت اور لباس اور ہنیت میں تین نوع پر ہے ایک وہ ہے
 جسکی تعریف کی جائے دوسرے وہ ہے جسکی بیکاری کی جائے تیسرے وہ ہے جسکے متعلق مدح اور

اور ذمہ سولیں محمود وہ ہے جو خاص خدا کی واسطے ہو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے
 اوس سے اعانت لیجائے اور اللہ تعالیٰ کے احکام جاری کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ
 کی قبولیت کی واسطے ہو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کہی آپ کے یاس قاصدا تے تو آپ
 خانہ لباس پہنتے تو کچھ ایسا لباس اوس لباس کی لطیف ہے جیسا کہ آلات جنگ میں استعمال کیے جاتے ہو۔ جنگ
 میں حیرت کا لباس پیدا اور طہار غرور کرنا اور رستاں کی بزرگی دکھانا محمود بات ہے جبکہ علیہ
 کلمہ اللہ اور اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت اور عداوت میں دین کے خلیفہ میں لایکلی عرصہ سے
 ہو۔ اور مذکور وہ لباس ہے جو دنیا کی واسطے اور دنیا پرست و فخر اور اظہار عروج کے لئے
 اور بیدہ کی غایت اور انتہی مطلب کا باعث ہو لیکن جس لباس کی مدح اور ذمہ کی جائے
 وہ لباس ہے کہ ان لوگوں اور دونوں سے حالی اور دونوں و صفوں سے محروم ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی عین لباس میں انقصار کی وجہ سے تنگی نہیں کرتے تھے اور بیش قیمت
 نفیس لباس طلب نہ فرماتے تھے بلکہ جیسا لباس مسیر آجاتا تو ایسا ہی استعمال کرتے تھے
 صاحب موابہب نے پہر کہا ہے کہ ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے علیہ میں مرفوعاً
 روایت کی ہے کہ موسیٰ بیدہ کی بزرگی اور جلیتاہ کے نزدیک اس بات میں ہے کہ اپنا
 لباس پاک رکھے اور جو کچھ مسیر آجائے اوپر پہرہ راضی رہے۔

مواہب میں حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 شخص کو دیکھا اوسکے کپڑے میلے تھے آپ نے فرمایا کیا اس شخص نے کوئی ایسی
 چیز پہن پائی جس سے ایسا لباس پاک اور صاف کر لیتا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لباس میں
 کامل صحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی تھی کہ کچھ ایسا لباس پہننا اور زیادہ مائع اور جسم مبارک پر ہلکا ہونا
 آپ کا عمامہ شریف اتنا بڑا نہ تھا جسکے اوٹھانے سے آپ کو تکلیف ہوتی اور وہ ایسے بوجھ

سے آپ کو ضعیف کرتا اور آفات کا نشانہ بناتا۔ اور نہ انکا عمامہ اس قدر چوڑا ہوتا کہ گرمی اور سردی سے سر مبارک کی حفاظت نہ کر سکتا۔ اور یہ طور سے چادرین اور تہمت بھی جسم مبارک پر دوسرے کپڑوں کی نسبت ہلکے ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہینوں کو زیادہ لاتبا اور چوڑا نہیں رکھتے تھے غرض لباس میں ہر ایک چیز متوسط حالت سے استعمال فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیک لباس میں زیادہ دوست قمیص تھا جسکو آپ پہنتے تھے قمیص وہ لباس ہے کہ ڈور سے سی کو اوکو پہنتے ہیں قمیص میں دو تہیں اور ایک گریبان رہتا ہے اور کپڑوں کے نیچے بیاماتا ہے قمیص صوف سے نہیں بنایا جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوا ایک قمیص کے دوسرا نہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سچو دایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے کھانے سے شام کو واسطے اور شام کے کھانے سے صبح کے کھانے اور شام کے کھانے کے نہیں کیا اور کسی شے سے مثل قمیص نہ تھ چادر جو سوتے کے دو جوڑے نہیں لئے۔ آپ کے قمیص کی آستینیں پہونچون تک تھیں اور ایک دایت میں ہے کہ آستینیں انگلیوں تک تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیص مبارک ٹخنوں سے اوپر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح و وقت قمیص پہنتے تو سید ہے ہاتھ کو آستین میں ڈالتے تھے۔

قرہ ابن یاس سے دایت ہے کہ میں ایک گروہ مزینہ کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیعت کے لئے آیا آپ کے قمیص مبارک کی گندھی اور سوت کی ملی ہوئی تھی میں آپ کے قمیص کے اندر اپنا ہاتھ ڈالا اور آپ کی خاتم نبوت کو چوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کپڑوں کی قسم سے بردیانی دوست تر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو سبز چادرین تھیں اور اون میں خطوط بھی شہرے تھے محض سادہ تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سبز کپڑے جوتس معلوم ہوتے تھے۔

ابنی حبیفہ نے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا آپ کے جسم مبارک پر سرخ حلقہ تھا گویا میں آپ کی ہڈیوں کی صفائی اور چمک کو دیکھ رہا ہوں حلقہ سمت اور چادر کو کہتے ہیں حلقہ میں دو کپڑوں سے کم نہیں ہوتے یا ایک ہی کپڑا ہو مگر اوہیں استر بھی ہو تو اسکو حلقہ کہتے ہیں۔ بیان پر سرخ حلقہ سے مراد ہے کہ حلقہ مبارک میں سرخ خطوط تھے محض سرخ نہ تھا۔

آنحضرت صلعم اپنی صاحبزادیوں کو فرار اور ابرہہ کے خمار پہاتے تھے۔ غلام وہ کپڑا ہے جس سے عورتیں اپنے سر کو چھپاتی ہیں۔ آنحضرت صلعم کپڑوں سے حریر کو ڈھونڈ کر نکال ڈالتے تھے آنحضرت صلعم کے لباس کی قیمت اس درہم تھی قیلہ بنت مخزوم نے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلعم کو دیکھا آپ کے جسم مبارک پر انال لباس تھا جو کیسیاں بنا ہوا سنا اور اوہیں کوئی جوڑ نہ تھا۔ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلعم باہر شریف لائے اور آپ اسامہ مہم پڑھکا لگائے ہوئے تھے آپ کے جسم مبارک پر قطری چادر تھی آپ نے کاندھوں پر اسکو ڈال لیا تھا یا گردن مبارک میں باندھ لیا تھا آپ نے آدمیوں کے ساتھ مار پڑھی۔ قطری ایک قسم کی ٹوٹی کی چادر یا نانی ہوتی ہے اوہیں سر جی ہوتی ہے اور اس کے پلو موٹے ہوتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلعم صبح کے وقت مکان سے باہر نکلے آپ کے جسم مبارک پر سیاہ چادر یا لونگی لانی اور چوڑی تھی۔

منعیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے رومی جبہ پہنا تھا اسکی شہین تنگ تھیں۔ جبہ دوہرا کپڑا ہوتا ہے جس میں بہرتی ہوتی ہے۔ اگر جبہ کا برہ صوف کا ہو تو جوتہ

مین بہرتی مہین ہوتی۔ آنحضرت صلعم کی آستین پہونچے تک تھی آپ قبا اور قرعہ پہی
 پہی ہے اور سفر مین ایسا جبہ بھی پہنا ہے جسکی آستینیں تنگ تھیں۔
 اسماء بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کی ہے اونہون نے ایک خط طلیہ
 کس ورنیہ کا لالا اوسکا چوعلہ مساح کا تھا اور اس کے دونوں فرجون پر بیان کے کسے لگے
 ہوئے تھے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلعم کا جبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 کے پاس تھا جس وقت اونہون نے استقال کیا تو مین نے یہ جبہ لے لیا
 بھی صلعم اسکو پہنتے تھے اور ہم اس جبہ کو بہو کہ پیارون کو پلا تے تھیں اور اونکی شفا جاتا
 ہین۔ آنحضرت صلعم جو چیز میسر آتی اوسے پہنتے تھے کہیں تہمت کہیں بانی چادر کہیں
 صوف کا جبہ یا جسکا پہنا مساح ہے پہنتے تھے۔

ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
 ہمارے رکھائے کیواسطے آنحضرت صلعم کی ایک موٹی چادر پیوند لگی ہوئی اور ایک
 تہمت نکالا اور فرمایا کہ آپ نے انہیں دونوں کپڑوں میں رحت فرمائی ہے۔ آنحضرت
 صلعم کے پاس ایک موٹی چادر پیوند لگی ہوئی تھی جسکو آپ اوڑھتے تھے اور فرماتے تھے
 کہ میں ایک بندہ ہوں اسلئے اسکو پہنتا ہوں آنحضرت صلعم کی ایک سیاہ رنگ کی چادر تھی
 آپ نے کسی کو اوس چادر کو اوڑھا دیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے
 کہا میرے باپ اور ماں آپ پر فدا ہوں وہ چادر کیا ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا میں نے
 دوسرے شخص کو اوڑھا دی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے سرگز کوئی شے آپ کے رنگ کی سپیدی
 سے اوسکی سیاہی پر اچھی نہیں کیی آنحضرت صلعم چادر مبارک سے کہیں قناع نہاتے
 تھے اور کہیں اسکو چوڑ دیتے تھے جسکو عرف مین طلیسان کہتے ہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی صحابہ اکثر روئی کا لباس پہنتے تھے اور اکثر آپ نے اور آپ کے صحابہ نے کتان اور اون کے کپڑے پہنے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ مالون کا لباس پہنا ہے اور اکیبا صوف کی بھی ہوئی چادر اور ہی تھی اوس میں دندہ کی بو پانی آپ نے اوسکو ڈال دیا اور پہرہ اوڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پا جامہ بھی تھا اور آپ نے ایک قسم کا جوتا جسکو تاسومہ کہتے ہیں وہ بھی پہنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر زعفران سے لگی ہوئی تھی آپ اوس چادر کو اپنے ہمراہ اپنی بی بیوں کے مکالون میں لیجاتے تھے جس بی بی کے پاس آپ کے آرام فرمانے کی نوبت ہوتی آپ اوس چادر کو بی بی کو بایں پسیدیا کرتے وہ بی بی اوسیرانی چپڑکتی تھیں اوس سے عفران کی بو نکلتی تھی آپ اوس چادر میں بی بی کے ہمراہ استراحت فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادرات کے اوڑھے کئی عفران سے لگی ہوئی تھی آپ نے اوسکو اکثر اوڑھ لیا اور کچھ نماز پڑھائی ہے اور اکثر آپ نے تنہا ایک ہی چادر اوڑھی ہے اور اوس کے سوا آپ کے جسم مبارک پر کوئی شے نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر تین میں ایک تہمت میں نماز پڑھتے تھے اوس کے بعض حصہ کو چادر کے طور پر اوڑھ لیتے تھے اور بعض حصے کو بعض بی بی پر اوڑھ دیتے تھے اور اوس تہمت میں نماز پڑھتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام لباس ٹخنوں سے اوپر رہتا تھا اور آپ کا تہمت اس سے اوچا ساق تک ہوتا تھا آپ کے قمیص کی گٹھنیں لگی رہتی تھیں اور اکثر آپ نے گٹھنوں کو بند نہیں کھولا اور غیر وقت میں بھی کھول دیا ہے۔

عبید اللہ ابن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی میرے پیچھے سے یوں کہتا ہوا سنا کہ تہمت ستر کی

جیڑ ہے اور باقی رہنے والی شے ہے میں یکایک دیکھا کہ وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تہمت
 اوٹھائے کے لئے فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک معمولی گالی چادریا
 آپ نے فرمایا تمکو میری پرہیزی چاہیے میں تمہارا پیٹو اہوں میں دیکھا آپ کا تہمت پڈلیوں
 تک تھا۔ سلمہ بن کوع رحمہ نے روایت کی ہے کہ عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 تہمت کو پڈلیوں تک رکھتے تھے اور حضرت عثمان م م نے کہا اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 تہمت تھا حدیفہ بن یمان م سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری پڈلی
 کے عضلہ کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ جگہ تہمت کی ہے اگر تیرا دل نہ مانے تو اس مقام سے اور
 نیچے رکھ اور پہر اس حالت سے بھی لٹکا کر رکھو تو تہمت کو ٹخنوں تک کہے۔

ابن عمر م سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے اسی چادر کو بھیجے
 لٹکایا تھا آپ نے فرمایا اے ابی اس عمر کو کثیر زمین کو لگتا ہے وہ نار میں ہے ابوہریرہ م
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تہمت ٹخنوں سے نیچے ہے وہ اتنی
 دوزخ میں ہے ایکا یہ ارشاد تکبر کی قید پر معمول ہے جس میں عید وارد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 تہمت کو سامنے سے نچا اور پیچھے کی طرف سے اونچا رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جس وقت بیا کثیر بہانے تو او سکنا نام رکھتے ہر طور سے فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
 کَمَا كَسَوْنِيْهِ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا خَيْرَ مَا صَبَحَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ
 وَشَرِّ مَا صَنَعَ لَهُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیا کثیر بہانے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے
 اور دو رکعت نماز پڑھتے اور پڑا کثیر دوسرے شخص کو پہنا دیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جب بیا کثیر بہانے تو اسکو جمعہ کے دن پہنتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
 چادر تھی جسکو عید کے دن اور جمعہ کے دن اوڑھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر عید کو

سرخ چادر اوڑھتے تھے۔

آنحضرت صلعم کے پاس ایک یمانی چادر تھی جسکو ہر عید میں اوڑھا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلعم کے ہمراہ بازار کو گئے وہاں پر سندس کا ایک حلہ دیکھ کے آپ سے عرض کیا کاش اس حلہ کو عید کے واسطے آپ خرید لیتے تو مناسب ہوتا آنحضرت صلعم نے فرمایا اس حلہ کو وہ شخص ہیٹا ہے جسکو آخرت سے ہرہ نہو۔ آنحضرت صلعم کے اصحاب کے چہوٹے فرزند جہانگ اصحاب کی قدرت ہوتی عید کے دن زیور اور عمدہ رنگین لباس پہنتے تھے۔

آنحضرت صلعم کے پاس سوا اور کپڑوں کے حاص جمعہ کے دن پہننے کے لئے دو کپڑے تھے اور اکثر آپ ایک تہمت ہی باندھتے تھے اوسکے اوپر دوسرا کپڑا نہیں ہوتا تھا اوسکے دونوں پلوں دونوں ہونڈیوں کے درمیان باندھ لیتے تھے آپ نے اکثر دمیون کے ساتھ اسی تہمت میں جنازہ کی امامت کی ہے اور اکثر آپ نے اپنے مکان میں ایک تہمت میں ٹھار ٹیڑھی ہے اور اوس میں آپ جیسے رہے ہیں آپ اوس تہمت کو اسی طرح سے اوڑھتے تھے کہ ایک یلو اسکا ایک کاندہ ہے پراور دوسرا پلو دوسرے کاندہ ہے چڑھتا تھا اور یہ وہ تہمت تھا جس میں آپ نے اوس دن جمع بھی کیا تھا۔ آنحضرت صلعم کے پاس حبوت کسین سے قاصد آتا تو آپ عمدہ لباس پہن لیتے تھے اور اپنے اصحاب کو اچھا لباس پہننے کے لیے ارشاد فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی چادر مبارک کا طول چھ ہاتھ اور عرض چار ہاتھ ایک بالشت تھا اور تہمت کا طول چار ہاتھ ایک بالشت اور عرض دو ہاتھ ایک بالشت تھا آنحضرت صلعم نے ایسی چادر بن بھی اوڑھی ہیں جنہیں سرخ خطوط تھے۔

آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کو محض سرخ رنگ پہننے سے منع فرماتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما

نے روایت کی ہے رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو مارم ہے کہ کپڑے کی قسم سے سفید کپڑا اختیار کرو تمہارے مذہب لوگ سفید کپڑا پہنیں اور تم لوگوں سے جو لوگ کہ مرینا ونگو سفید کپڑے کا کفن دواسلئے کہ تمہارے سب کپڑوں سے سفید کپڑا اچھا ہے۔

مواہب میں عروہ رضا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کی چادر مبارک کا طول چار ہاتھ اور عرض دو ہاتھ ایک یا شت تھا۔

لطیفہ لکھا گیا ہے کہ آنحضرت ایسے تھے کہ سوا خوشبو کے آپ سے کوئی شیطا نہیں ہوتی اور اہل کی علامت یہ تھی کہ آپ کے جسم مبارک پر کپڑا میلانہیں ہوتا تھا اور آپ کے کپڑوں میں کہی جوں میں بیڑی تھی اس کی سب سے تقاضا میں اور بن سنی نے اعدب المار و اطباء المار میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی تعظیم اور تکریم کی وجہ سے آپ کو جون اید انہیں جیتی تھی ہر کہا ہے کہ امام محمد الدین از محض نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے کپڑے پر کہی میں بیٹھتی تھی اور آپ کا خون مبارک مجھ نہیں جوستے تھے آنحضرت صلعم سفید ٹوپی پہنتے تھے جو ایک قسم کی لانی ٹوپی ہوتی ہے اس کو فلسوہ کہتے ہیں۔

آنحضرت صلعم ٹوپیوں کو عمارہ کے نیچے پہنتے تھے اور بغیر عمارہ کے بھی ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر ٹوپیوں کے عمارہ باندھتے تھے اور آپ بمانی ٹوپی پہنتے تھے جو سفید اور دوہری ہوتی ہیں اور جنگ میں ایسی ٹوپی اڑھتے تھے جس کے کان ہی ہوتے تھے اور آپ نے نماز پڑھنے وقت ٹوپی کو اوتار کر دوسکا ستر اپنے منہ بنا لیا ہے۔ اکثر اوقات آپ کے سر مبارک پر عمارہ نہیں ہوتا تھا آپ سر اور پیشانی پر ایک پٹی باندھ لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم جو وقت عمارہ باندھتے تو اس کے سرے کو دونوں شانوں کے درمیان چوڑے تھے۔ آنحضرت صلعم عمارہ کو سر مبارک پر لپیٹتے اور اس کے سرے کو پیچے سر کے چپا دیتے تھے اور دوسکا

وہ عمارہ جو کہ باندھتے تھے وہ بڑا لمبا ہوتا تھا اور اس کے سرے کو پیچے سر کے چپا دیتے تھے اور دوسکا

دوسرا دونوں شانوں کے درمیان چوڑ دیتے تھے۔ آنحضرت صلعم جس وقت عمامہ باندھتے تو اس کے سرے کو دونوں شانوں کے درمیان چوڑ تے تھے اور بعض وقت سرے کو لپیٹ دیتے اور بعض وقت زیادہ لاسا چوڑ دیتے تھے۔ اور بعض اوقات سراسر بالکل چوڑا ہو نہیں سکتے تھے۔

آنحضرت صلعم اکثر اہل مغرب کے طور پر ڈاڑھی کو ڈھانٹا باندھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے ایک عمامہ کا نام سحاب تھا آپؐ اس عمامہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت کر دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ عمامہ باندھ کے نکلتے تھے آنحضرت صلعم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرماتے تھے اَنَا كُمْ عَلَيَّ فِي السَّحَابِ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو ایک عمامہ باندھ دیا اور اس کا سر میرے شانہ پر چڑھا رہا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر اور حنین میں ان دونوں سے مدد کی کہ میرا عمامہ باندھ رہے ہو۔ تھے اور یہ فرمایا ہے کہ عمامہ سلمانوں اور مشرکین میں فرق کر دینا لگا۔ آنحضرت صلعم کسی سردار کو سردار نہیں باندھتے تھے یہاں تک کہ اس کو عمامہ باندھ دیا جاتا اور اس کا سر اسید ہی طرف اس کے کان کے قریب چوڑ تے تھے چاہے وہ سب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم فتح کے دن مکہ معظمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا ابن حجر مکی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کے عمامہ کا طول اور عرض جیسا اہل حدیث کے کہا ہے صاف نہیں ہے۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک کپڑا تھا جس وقت آپ وضو کرتے تو اعضا ہی مبارک کو اس کپڑے سے بونچھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کا ایک رومال پاؤں کے تلوار کے بونچھے کے لئے تھا۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک اور اس کے متعلق کی تفصیل

آنحضرت صلعم کا بستر مبارک چمڑے کا تھا اور اس کے اندر کچور کا پوست بھرا تھا۔ اس کا
 طول دو گز یا قریب دو گز کے اور عرض ایک گز اور ایک بالشت یا قریب اس کے تھا آپ دہری
 اسباب سے قلت پسند کرتے تھے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا کے خزانوں کی گنجائش عطا
 کی تھی آپ نے ان کے لیے سے انکار کیا اور آخرت کا اختیار کیا تھا حضرت عائشہ صدیقہ
 پونچھا گیا کہ آپ کے گہر میں آنحضرت صلعم کا بستر مبارک کیا تھا انہوں نے فرمایا چمڑے کا
 بستر تھا اور اس میں کچور کا پوست بھرا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت انصار کی میرے پاس
 آئی اور نے آنحضرت صلعم کا بستر مبارک دیکھا کہ ایک دہری چادر تھی اس عورت نے ایک
 بستر بھیجا اس میں اُون بھرا تھا آنحضرت صلعم میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت
 فرمایا اسی عائشہ یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں انصار یہ عورت میرے پاس
 آئی تھی اس نے اچکا بستر مبارک دیکھا تھا یہ بستر اس سے میری بیوی سیدیا آنحضرت صلعم نے
 فرمایا اسی عائشہ اس بستر کو واپس کر دو اللہ جلتانہ کی قسم ہے اگر میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ
 میرے ساتھ ہونے اور چاندی کے پہاڑوں کو چلاتا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پونچھا گیا کہ اگر
 مکان میں آنحضرت صلعم کا بستر کیا تھا انہوں نے فرمایا ایک ٹاٹ تھا ہم اس کو دھو کر
 کر لیتے تھے آنحضرت صلعم اس پر سو جاتے تھے ایک رات میں نے کہا اگر اس بستر کو چار
 کروں تو آپ کے لئے نرم ہو جائیگا پس میں نے اس کی چارہ کر لی تھی آنحضرت صلعم جنت
 صبح کو اٹھے تو فرمایا آج رات کو تم نے میرے واسطے کیا بھیجا تھا میں نے کہا وہی بستر تھا لیکن
 میں نے اس کی چارہ کر لی تھی آپ کے واسطے نرم ہو جائیگا آپ نے فرمایا کہ جیسا پہلے تھا اسی
 حالت پر اس کو لوٹا دو اس واسطے کہ اس کی نرمی نے مجھ کو آج رات کی نماز سے روکا۔

آنحضرت صلعم کی ایک عیادت تھی آپ جس جگہ جاتے وہاں بچپانے کے کام آتی تھی اور آپ کے نیچے دوہری بچادی جاتی تھی۔ آنحضرت صلعم اکثر ایک بور یہی پر استراحت فرماتے تھے اور آپ کے نیچے سوا او سکے دوسری شے نہیں ہوتی تھی۔

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس ایک غرفہ میں گیا گو یاد ایک حمام خانہ تھا آنحضرت صلعم ایک بور یہ پر سوئے تھے آپ کی سیلیوں بور یہ کے نشان تھے آپ کی یہ حالت دیکھ کے میں بے رو دیا آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا اسی عبداللہ کس چیز نے ٹکورو لایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کسریٰ اور قیصر خزاور دیباچ اور حریر پر آرام پاتے ہیں اور آپ اس بور یہ پر سوتے ہیں جبکہ آپ کی سیلیوں پر نشان ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا اسی عبداللہ تم نو واسلیے کسریٰ اور قیصر کیوں ملے دنیا ہے اور ہمارے واسطے آخرت ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس حاضر ہوا آپ ایک بور یہ پر تھے اور آپ کے جسم مبارک پر سوا شمت کے اور کوئی کپڑا نہ تھا بور یہ آپ کی سیلیوں میں بقتس ڈال دیے تھے اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مٹی جو قریب ایک صاع کے پڑے ہیں اور کچا چمڑا لٹک رہا ہے یہ حالت دیکھ کر میری نگہوں میں آنسو بہا آئیے آپ نے فرمایا اسی ابن الخطاب کس چیز نے ٹکورو لایا میں نے عرض کیا اسی نبی اللہ میں کس واسطے روؤں اس لئے کہ اس بور یہ آپ کے ہیلوی مبارک میں بقتس ڈال دیئے ہیں اور آپ کے نیزے ہیں ان خراوہیں میں ہیں دیکھتا ہوں گموہ جو کچھ کہ اب دیکھتا ہوں کسریٰ اور قیصر باز و نعمت میں ہیں اور مکے کہانے کے لئے میوہات عیسے کے واسطے نہر بن جا رہی ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے برگزیدہ ہیں اور اس کے یہ حرا

ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی اس خطاب کیا تم اس بات سے خوشودہیں ہو کہ ہمارے واسطے آخرت ہو اور کسریٰ اور قیصر کے لئے دیا ہو یہ وہ قوم ہے کہ اسکے لئے مار و نمٹ عجلت کی ہے اور جلد مسقط ہوئے والی ہیں اور ہم وہ قوم ہیں کہ ہمارے طیبات نے تاخیر کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تخت تھا اوہیں گھاس بھسری تھی اور وہ گھاس سے پھولا تھا اور اوہنگو اور پکا لاکھل بڑا ہوتا ہے اوہیں گھاس بھری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت پر سو رہے تھے جو وقت آپ نے دونوں اصحاب کو دیکھا اوٹھ کے مٹھ گئے دونوں صاحبوں نے دیکھا تو انکی سیلیوں میں تخت کا نشان تھا دونوں صاحبوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بستر اور تخت کی حیثیت نے آپ کو کس قدر تکلیف دی ہے ہم اوہنگو دیکھ رہے ہیں اور کسریٰ اور قیصر دیان کے فرش پر آرام کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بات نہ کہو اسلئے کہ کسریٰ اور قیصر دو رخ میں ہیں اور میرے بستر اور تخت کا انجام خیمت کی طرف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی جامی کو کہی بڑا نہ کہا آپ کے لئے اگر فرش بچھا دیا گیا آپ اوہپر لیٹ گئے اور اگر فرش نہ بچھایا گیا آپ میں ہی پر لیٹ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاٹھ اور بٹھتے تھے آپ بے بی بیوں کے فرمایا کہ جب میں تم میں سے کسی عورت کے پاس جا ہوں تو میرے پاس اس بی بی کے کھاف میں حنظل علیہ السلام ہیں آئے مگر حضرت عائشہ کے کھاف میں میرے پاس آئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تکیہ چمڑے کا تھا جب آپ ٹیکالگاتے تھے اس کے سچے چمڑے کا پوست بہا رہا تھا جاہلین سمرہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

اب تک یہ براولٹی صاحب سے ٹیکالگائے بیٹے تھے۔ آنحضرت صلعم پورے پیر مار پڑھتے تھے۔
 آنحضرت صلعم بھی پورے پیر مار پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلعم دباغت کئے ہوئے
 پوسٹین پر پیر مار پڑھتے کو لید کرتے تھے۔

فصل تیسری۔ آنحضرت صلعم کی انگشتی کی صفت میں۔

آنحضرت صلعم کی انگشتی چاندی کی تھی اور اوسکا لکین جیسی تھا حتیٰ ایک قسم کا
 نگین جس میں سپیدی اور سیاہی ہوتی ہے یا عقیق ہوا ان دونوں قسموں کے ہر کا
 معدن جیشہ میں ہے اسطور سے احادیث میں وارد نہیں ہوا کہ آپ نے بالکل عقیق کی انگو
 پستی ہو یعنی حلقہ اور نگین دونوں عقیق کے ہوں آپ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اوسکا لکین
 ہی چاندی کا تھا۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگشتی لی تھی آپ اس
 سے مہر لگاتے تھے مگر پہنتے نہ تھے۔ آنحضرت صلعم سید ہے ہاتھ میں انگشتی پہنتے تھے
 بائیں ہاتھ میں انگشتی پہنا مکروہ نہیں ہے اور اولویت کے یہی حلاف نہیں ہے بلکہ
 سست ہے اسلئے کہ احادیث صحیحہ میں بھی وارد ہو چکا ہے لیکن سید ہاتھ میں انگشتی پہنا
 افضل ہے اسلئے کہ وہ ہے ہاتھ کے متعلق احادیث صحیحہ میں اس بات کو باجوہی نے
 کہا ہے۔ آنحضرت صلعم بائیں ہاتھ میں انگشتی پہنتے تھے۔

آنحضرت صلعم انگشتی کا نگین بتلی کی جاب رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی انگشتی
 مبارک میں تین سطرین مقوش تھیں ایک سطرین محمد دوسری میں سول تیسری میں اللہ تھا
 انس رحمہ سے روایت ہے جسوقت آنحضرت صلعم نے ارادہ فرمایا کہ حج کی طواف
 ادا لکین آپ سے کہا گیا جس خط پر نہیں ہوتی ہے حج اوسکو قول نہیں کرتے اپنے

انگستری بنوائی اللہ عزوجل نے میں گویا میں اوس انگوٹھی کی سپیدی کو آپ کے دست مبارک میں اسوقت دیکھ رہا ہوں اور یہی اللہ عزوجل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کی طرف نامہ لکھا آپسے کہا گیا کہ یہ بادشاہ جس خطیر مہر نہواؤ سکو قبول میں کرتے مہری خط کو قبول کرتے ہیں آنحضرت صلعم نے انگستری بنوائی اوسکا حلقہ چاندی کا تھا اور اوس میں محمد رسول اللہ مقوس تھا آنحضرت صلعم حطون پر چہر کرتے تھے اور فرماتی تھی کہ خط پر مہر لگانا رفع بدگمانی کے لئے اچھا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے سونے کی انگستری بنوائی تھی آپ اسکو دہتے ہاتھ میں پہنتے تھے آپ کی انگستری کو دیکھ کے لوگوں سونے کی انگستری بنوائیں آپسے اوس انگستری کو ڈال دیا اور فرمایا کہ اسکو کبھی نہ پہنونا پہروں لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگستری ڈال دیں اور یہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگستری بنوائی تھی اوسکا انگلیں پہلی کی طرف رہتا تھا اور آپسے اوس انگستری پر محمد رسول اللہ نقش کیا تھا اور ممانعت فرمائی تھی کہ کوئی شخص اس عبارت کو اپنی انگستری پر نقش نہ کرے وہ انگستری وہ تھی جو معقیب سے بیرار میں گر گئی معقیب سے اصحاب بدر سے ہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگستری مبارک اوسکے پاس رہتی تھی اور آنحضرت صلعم کے بعد وہ انگوٹھی خلفاء کے پاس رہتی تھی۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی وہ آپ کے دست مبارک میں تھی پھر انگستری حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت عمر فاروق کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں یہی یہاں تک کہ بیرار میں گر گئی اور پھر محمد رسول اللہ نقش تھا۔

یاجورمی نے کہا ہے کہ انگستری کے واقعہ سے اس جانب اشارہ ہے کہ خلافت کا معاملہ

انگستری کو سادہ سطوی تھا حسوت کہ گم ہوئی جتنے متصل ہو گئے اور مختلف باتیں ہیں گنیں اور ہرج
 حاصل ہوا اس لئے بعض تحقیقین نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی انگستری میں وہ ہمارے
 حوسلیان علیہ السلام کی حاتم میں تھے سلیمان علیہ السلام کی حاتم حسوت گم ہوئی تھی تو اول ملک
 جاتا رہا تھا اور آنحضرت صلعم کی انگستری مبارک حسوت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گم ہو چکی تھی
 علامت بھی آخر ہو گئی اور ایسے جتنے ریا ہوئے کہ آپ کے قتل تک نبوت بیونہی اور وہ جتنے آخر
 رماہ تک مسلسل رہے۔ آنحضرت صلعم کو جب کسی ضرورت کے ہول جانے کا ڈر ہوتا تو
 آپ انگستری یا انگشت مبارک میں ایک ڈورا باندھ لیتے تھے انہیں ہم سے روایت ہے کہ
 آنحضرت صلعم حسوت بیت الحلا میں داخل ہوتے تو انگستری مبارک نکال لیتے تھے۔
 آنحضرت صلعم کے پاس ایک آدمی آیا اس کی انگوٹھی جست کی تھی اور ایک روایت میں ہے کہ
 بیتل کی انگوٹھی تھی جس سے بت بنائے جاتے ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا مجھ کو کیا ہوا
 کہ تجھے بتوں کی بو پاتا ہوں اس مرد نے وہ انگوٹھی ہینک دی پھر وہ مرد آپ کے پاس آیا اس کے
 باپس لوہے کی انگوٹھی تھی آپ نے فرمایا مجھ کو کیا ہوا کہ میں تیرے اوپر اہل دوح کا رپور
 دیکھتا ہوں اس مرد نے وہ لوہے کی انگوٹھی ہینک دی اور کہا یا رسول اللہ میں کس چیز کی انگوٹھی
 آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جادی کی انگوٹھی رکھ کر گردن میں متقال سے یادہ نہو۔

فصل کوپتی آنحضرت صلعم کے جوتے اور روزہ کی صفت میں

آنحضرت صلعم کے جوتے میں دو دو قبائل تھے اور اون دونوں قبائل کے
 دو ہرے تھے جو اونٹنوں کے درمیان رہتے تھے آنحضرت صلعم ایک قبائل کو
 انگشت ابہام اور اوس کے قریب کی اونٹلی میں اور دوسرے کو وسطی اور اوس کے قریب
 کی اونٹلی میں رکھتے تھے عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم دعا

روایت ہے کہ آنحضرت صلعم دعا

بستیہ پہننے کی وجہ سے ایک قسم کی جوتی ہے کہ جبکہ چمڑے پر پاں میں ہوتے آپ جوتیوں میں مضبوط ہوتے ہیں عبد اللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو دوست کہتا ہوں کہ بڑی جوتی پہنوں عمر و ابن حریثؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نعلین مضبوط پہنے ہوئے مار پڑھتے دیکھا نعلین مضبوط ایک قسم کی جوتی ہے جس کے دونوں طاقوں میں جوتی ہوتا ہے جاہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کہا ما کمالے اور صرف ایک ہی پاؤں میں جوتی پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص جوتی پہنے تو جوتی میں پہلے سیدھا پاؤں ڈالے اور جس وقت جوتی اوتارے تو اوٹے پاؤں سے اوتارے تاکہ سیدھا پاؤں پہنے وقت اول ہو اور قنارے وقت آخر ہے آنحضرت ﷺ جس وقت بائیں کرنے کے لئے بیٹھے تو دونوں جوتے اوتار لیتے تھے یا چوری نے کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی کمر میں حصہ معقبہ سنہ تھی جیسا کہ اس بعد از طبقات میں روایت کی ہے پھر پہلی کمر والی معقبہ ٹیڑھی کی جاے او میں تسمہ لگاتا تاکہ ایڑھی کو روکے رہے سنہ ربان کی صوت سامے کی نوک دیکھتے کی یاں کی طرح لوگدا تھی

حافظ کبیر زین الدین عراقی نے العیہ سیرت نبویہ میں کہا ہے
 وَتَحْلِلُ الْكَرْبِيعَةَ الْمَصْدُورَةَ طَوْنِي لِمَنْ سَهَا حَبِيْبُهُ آنحضرت ﷺ کی کمر میں
 مبارک کرید اور مصدورہ تھی اور شخص کو خوشخبری ہو جس نے اپنی پیشانی کو اوس سے ملا۔ اُھَا
 فَمَا لَانَ لِسِرِّوْھَا۔ سُبَّیْلَتِیَا سَسُوْا شَعْرُھَا۔ اوس کمر میں مبارک میں مع تسمہ کے
 دو قبائل تھے اور دونوں کمر میں بہت تھیں اوس کے چمڑے کے بال بچال ڈالے گئے تھے

وَطَوَّاهَا شَبْرًا أَصْبَعًا - وَعَرَّضَهَا مَائِلًا لِّلْكَعْبَانِ اُولَئِكَ فَتُونُ كَاطُولِ اَلْبِكْرِ
 بَالِشْتِ اُورْدُو اَنگشت تھا اور او کا عرض ٹھون کے قریب تھا سَمْعُ اَصْدَاعٍ وَبَطْنُ اَلْقَلَمِ
 حَسُّ وَفَوَّقَ دَاقِیْسَتْ فَاَعْلَمَ اَوْنِ دُولِیْنِ کُفْتُونِ کا عرض سات انگل تھا اور کُفْتُونِ کے
 اندر کی جابی جہان قدم رہتا ہے وہ بیچ انگل میں ہو ورنہ زیادہ چلے اوگل تھی اس بات کو جان لے
 وَاَمَّا اَلْكَعْبَانُ فَهُوَ عَرْضُ مَكَّةَ اَلْقِبَالِیْنِ اَصْبَعًا اَصْبَعًا سَمَا اُولَئِكَ فَتُونِ کا سر مبارک
 تھا اور درمیان اوسکے قبیلوں کے دو انگشت کی مقدار میں جاسے تھی اس قول کو یاد کر لے
 وَهَذِهِ مِثَالُ تِلْكَ اَللَّغْلِ وَدَوَّرَهَا اَكْثَرُ مَرَّاتٍ مِّنْ تَعْلٍ - یہ مثال اس کفش
 مبارک اور اوسکے دور کی ہے یہ کفش کیا بھی ہو فائدہ مواہب میں کہا ہے کہ ابن عباسؓ
 نے آنحضرت صلی علیہ وسلم کی کفش مبارک کے نقشہ کو جو بر مفرود میں ذکر کیا ہے اور ابو اسحاق اثرباہ
 بن محمد بن خلف التلمی اللاندسی نے ایسی تالیف میں چن لیا ہے اور اس طرح اور لوگوں نے
 بھی ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے کہا ہے کہ میں نے ارروی اعتماد شہرت کے کفش مبارک
 کے نقشہ کو نہیں لکھا اور ضبط تسطیر میں دشواری ہی ہے مگر جو شخص کہ حافق ہے اوسکے
 لئے دشواری نہیں - آنحضرت صلی علیہ وسلم کے بعض فضائل کو جو ذکر کیا ہے اور اوسکے
 نفع اور برکت کا جو امتحان لیا ہے یہ ہے کہ ابو جعفر محمد بن عبد المجید جو کشیج اور صالح تھے
 بعض طالبین نفع سے حوائج کے پاس آئے اونسکے لئے اونہوں نے مثال دی ہے او
 اوسکے نفع سے کہا ہے کہ میں نے شب کو اس کفش مبارک کی عجیب کریمت دیکھی میری
 بی بی کے درد شدید ہوا اور قریب تھا کہ وہ مد میری بی بی کو ہلاک کر دے جس مقام پر وہ
 تھا میں نے کفش مبارک کو رکھا اور کہا اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ بَرَکَتَ هَذَا اَللَّغْلِ اَمَّا تَعَالٰی
 نے اویس وقت میری بی بی کو تعدادی ابو اسحاق نے کہا کہ ابو القاسم بن محمد کو آنحضرت

صلعم کی کھن مبارک کی برکت کا تجربہ جو کچھ ہوا ہے منجملہ اوسکی یہ ہر شخص کفش مبارک کو تبرک کی کھن
سے اپنے پاس رکھے اوسکو باغیوں کی بغاوت اور علیہ اعدائے ماں ہوگی اور ہر شیطان
مار داو حشیم سے تعویذ ہوگی اگر عادلہ عورت کھن مبارک کو سید ہے ہاتھ میں پکڑے اور
دردنہ کی شدت ہو تو امدت تعالیٰ اوسکے دست عمل کو ایسے جھل اور قوت سے آسان کر دیگا اب
قرطی کا قول کیا اچھا ہے ۵

وَنَعْلُ حَصْنًا هَدِيَّةً لِّهَا بَرَاءًا ۝ ۱۰ ۝ وَابْنُ نَحْصِصٍ كَمَا كَانَتْ لَعْلُ ۝ ۱۱ ۝

ایسی کفش مبارک ہے کہ ہماری گردن اور سکی رونق کی ہیبت سے جھک جاتی ہیں اور ہم سب
اوس کھن مبارک کے سلسلے سے جھک جاتے ہیں تو ملدی باتے ہیں وَصَدْعُهُمَا عِلَّةُ الْأَعْلَى
الْمُعَارِضِ كَمَا كَانَتْ حَقِيقَةً تَأْتِي وَصُورُهُمَا لَعْلُ اوس کفش مبارک کو سر پر کہہ کہ حقیقت
میں وہ تلح ہے اور صورت میں کفش ہے یا حَصْنٌ خَيْرُ الْخَلْقِ حَارِثٌ فَرِيحٌ
عَلَى النَّجَاحِ حَتَّى مَا هَمَّتْ الْمَرْوَةُ لَعْلُ ۝ آنحضرت صلعم کے پاؤں کے پٹ
اوس کھن نے فوقیت پائی ہے تاج بریں اوس کفش سے سرخ کرتا ہے سَقَاءٌ لِّدِي
سَقِيمٌ رَحْلُ لِبَاسٍ أَمَّا لِدِي حَوْبٌ كَمَا يَحْسَبُ لَفْضُلٌ وہ کھن مبارک
کے لئے شفاء ہے اور نامزد کے لئے مراد ہے حوب والے کے لئے امان ہے ایسی ہی
تمہاری گئی ہیں اوسکی بزرگین بریدہ رضے دانت ہے کہ بجاشی بادشاہ جلتے سے آنحضرت
صلعم کے واسطے دو موزے سیاہ رنگ کے جکے رنگ میں دوسرے رنگ شریک تہا ہدیہ کے
طور پر بھیجے تھے آپ نے اوں موزوں کو مینا بہر و صو کیا اور اوپر مسح کیا۔

مغیرہ بن شریض نے روایت کی ہے کہ دحیرہ سے آنحضرت صلعم کو واسطے دو موزے
ہی کے طور پر بھیجے تھے آپ نے اوسکو مینا بہر و صو کیا اور اوپر مسح کیا۔

کی ہے کہ آنحضرت صلعم جسوقت قصاصی حاجت کے لئے ارادہ فرماتے تو دو رو بہایا کرتے تھے ایک دن آپ حاجت کے لئے تشریف لے گئے پہر آپ صو کیا اور ایک موندہ پہا ایک سبز رنگ طائر آیا اسے دوسرے موندہ کو لیا اور اوپر کو اوپر اسی موندہ کہ دال آیا وہیں سے ایک سائب نکلا آنحضرت صلعم نے فرمایا ھٰذَا کَرَامَةُ اَكْرَمَ مَنِي اللّٰهِ بِمَا اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَمِشُّ عَلٰی نَطِيْهِ وَهَنْ شَرِّ مَنْ يَنْتَبِھُ عَلٰی رَحْلَيْهِ وَهَنْ شَرِّ مَنْ يَمِشُّ عَلٰی اَرْبَعِ -

فصل پانچون۔ آنحضرت صلعم کے ہتیاروں کی صفت میں

ابن سیرین رحمہ نے روایت کی ہے کہ میں نے ایک تلوار سمرہ میں جبہ کی تلوار کے موافق بنائی سمرہ کو یہ یقین تھا کہ اسوں نے اپنی تلوار رسول مد صلعم کی تلوار کے موافق بنائی سمرہ ہی حنفیہ کے قبیلہ سے تھے اس قبیلہ کے لوگ بھی تلوار باندھے نہیں مشہور ہیں۔

النس رحمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کی شمشیر کا قبیعہ چاندی کا تھا قبیعہ تلوار کا منڈیا جو حیر قبیعہ کے سرے پر ہوتی ہے اس سے مراد ہے جو حضرت ابن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کی تلوار کی کوئی اور حلقہ اور قبیعہ چاندی کا تھا۔

آنحضرت صلعم کے پاس متعدد تلواریں تھیں آپ کی ایک تلوار کا نام مائور تھا وہ اول تلوار ہے جو آنحضرت صلعم کو ایسے باپ سے ہو چکی ہے آپ کی تلوار کا نام قضیب تھا۔ آپ کی ایک تلوار کا نام قلعی تھا قلع مادہ سے ایک جگہ ہے وہاں کی ہی ہوئی تھی آپ کی ایک تلوار کو تبار کہتے تھے اور ایک تلوار کو حقیف اور ایک تلوار کا نام مخدّم تھا اور ایک کا نام رسوب اور ایک کا نام مصامتہ اور ایک کو بحیف کہتے تھے اور ایک کو ذوالفقار فقر گڑھے کہتے ہیں اس کی بارہ میں گڑھے تھے آنحضرت صلعم کے معجزات میں ذکر کیا ہے کہ جسوقت عکاشہ

کی تلوار جنگ بدر میں ٹوٹ گئی تو اسے ایک سوکھی لکڑی اونکو دی اور فرمایا کہ اس سے مارو
 عکاشہ کے ہاتھ میں ہلکڑی لابی تلوار بہت سفید چمکدار مضبوط ہو گئی عکاشہ نے اس
 تلوار سے جنگ کی پہرہ پیشہ عکاشہ کے پاس تلوار رہی جنگ کے موقعوں میں دوسرے تلوار کے
 ساتھ ملتے تھے یہاں تک کہ عکاشہ شہید ہوئے۔ اور آنحضرت صلعم نے جنگ اٹھ
 عبادت میں جنت کو حکم دیا کہ تلوار جاتی رہی تھی کجور کی ایک باریک شاخ دی تھی وہ شاخ ان کے
 ہاتھ میں تلوار ہو گئی تھی۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک حربہ تھا آپ اوسکو اپنے ساتھ
 لیا یا کرتے تھے اور جب وقت آپ نماز پڑھتے تو آپ روبرو گاڑ دیا کرتے تھے۔ آنحضرت
 صلعم کا رایت سیاہ اور لوا سفید تھا۔

زیریں ابن العوام سے روایت ہے کہ جنگ احزاب میں آنحضرت صلعم کے حبیب مبارک
 دوزر ہیں تین آپ نے ایک تہریر جانے کے لئے ارادہ فرمایا مگر دوزر ہون کے وجہ کی
 وجہ سے جاننے میں طلحہ رہا نیچے بیٹھ گئے آنحضرت صلعم ان کے اوپر چکر پڑ پڑ چڑھ گئے تھے
 کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ نے فرمایا اوجہ طلحہ یعنی طلحہ رہا نے ایسا کام
 کیا کہ اوسکی وجہ سے آپ نفس پر جنت کو واجب کر لیا۔ آنحضرت صلعم کے پاس سات
 زرہیں تھیں انکی ایک زرہ کا نام ذوات الفضول تھا وہ زرہ لابی تھی اسلئے اوسکا نام
 رکھا گیا تھا اور انکی ایک زرہ کا نام ذوات الوشاح تھا اور ایک زرہ کا نام ذوات السحوی
 اور ایک کا نام قضہ تھا اور ایک زرہ کا نام سعدیہ تھا اوسکی سبت کہا گیا ہو کہ وہ حضرت داؤد
 علی نبیا وعلیہ السلام کی تھی انہوں نے جالوت کی جنگ میں اوسکو پہنا تھا اور انکی زرہ کا نام
 تہا تھا اور ایک کا نام خرق تھا انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم
 جب مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تھے تو آپ کے مبارک پر خود تھا۔

فصل ہفٹی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے یہ بات تھی کہ آپ اپنی ہمتیاریوں اور چاہ پادریوں اور سامان کا نام کرتے تھے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رایت کا نام عقاب تھا وہ رایت سیاہ تھا گہری سکویا رو اور سی
 سفید کرتی تھی اس رایت میں سیاہ خطوط تھے آپ کے خیمہ مبارک کا نام کمن تھا اور ان کی سی
 نام مشوق تھا اور قریح کا نام بریان کورہ کا نام صا و زرین کا نام داج مقراض کا نام
 جامع تھا جس تلوار کو آپ اپنے ہمراہ لڑائیوں میں لیا کرتے تھے اس کا نام ذوالفقار تھا
 آپ کی اور تلوار بن بھی تھیں آپ کی ایک چمڑے کی مٹی تھی جس میں چاندی کے تین حلقے تھے
 آپ کے تیردان کا نام کافور تھا اور آپ کے ماقہ کا نام قصوار تھا قصوار کو غضبناک بھی کہتے تھے
 آپ کے حجر کا نام دلدل اور گدہ ہے کا نام لعفور تھا جس بکری کا دودھ آپ نوش
 فرماتے تھے اس کا نام عینہ تھا۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار
 ریورسی آتھ تھی اس کا قاتمہ اور کوئی چاندی کی تھی اور اس میں چاندی کے حلقے پڑے تھے
 اس کا نام ذوالفقار تھا آپ کی کماں کا نام ذوالسدا و اور تیرواں کا نام ذوالجامع تھا
 آپ کی زبرد تانبے سے موشج تھی اس کا نام ذات الفضول تھا آپ کے حربہ کا نام نیجا
 سیر کا نام ذوقن تھا آپ کے گھوڑے کا نام جواشقرسگ تھا مگر تحریر تھا آپ کے اسب دہم
 کا نام سگب تھا آپ کی زین کا نام داج بعلہ شہب کا نام دلدل اور ماقہ کا نام قصوار
 اور گدہ ہے کا نام لعفور تھا اور آپ کی بساط کا نام کز تھا آپ کے چوٹے نیزہ کا نام نمر
 کوزہ کا نام صا و رایت کا نام مدلہ مقراض کا نام جامع تلوار کا نام مشوق تھا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈبہ کا نام ربیعہ تھا آپ دس میں آئینہ اور کنگی اور قینچیں اور سوک رکھتے تھے آپ
 کے ایک گھوڑے کا نام حیف اور ایک گھوڑے کا نام ظرب اور ایک گھوڑے کا نام

لراؤ تھا اور آپ کے ایک کھلکا نام غرا تھا اور کھچا آدمی وٹھا تو تڑا لیکر یہ کھانا پکھڑا ہوا۔

باب چوتھا

آنحضرت صلعم کے کھانے اور پینے اور سونے کی صفت میں اس باب میں جو مصلحین میں

فصل پہلی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گذارگی صفت میں

سماک بن جریب سے روایت ہے کہ میں نے نعمان بن شیر سے سنا وہ کہتے تھے

کہ تم لوگ جو چاہتے ہو کھاتے ہو جیسے ہو میں نے تمہارے ہی صلعم کو دیکھا کہ ناقص خرمون سے

اس قدر رہیں یا تے تھے کہ اپنا پیٹ بہرتے آنحضرت صلعم کا اکثر طعام خرمی اور

پانی تھا حضرت عائشہ رحمہ سے روایت ہے کہ ہم اہلبیت محمد مینہ بہر تک آگ نہیں جلاؤ تھے

خدرمون اور پانی سے ہماری گذر نہ ہوتی تھی بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت

عائشہ رحمہ وہ سے کہتی تھیں اسی میرے بہانے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے ہم ایک ہلال کو دیکھتے

پھر دوسرے اور تیسرے ہلال کو دیکھتے تھے دو مہینے تک رسول اللہ صلعم کے مکانوں میں

آگ نہیں جلائی جاتی تھی جس سے کھانا پکا تھوڑے روزے کھانا ہی تھا کہ کس شے سے تمہاری

زندگی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کھانا خرمون اور پانی سے زندگی بسر کرتے تھے لیکن رسول اللہ

صلعم کے ہمسایہ اہلکار لوگ تھے ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیں تھیں وہ لوگ آنحضرت

صلعم کو واسطے دودھ بھیجا کرتے تھے وہ دودھ ہم آپ کو بلا دیتے تھے اپنی طلحہ رض سے

روایت ہے کہ ہر روز رسول اللہ صلعم کے پاس بہو مک کی شکایت کی اور بہو مک اور ضعف کے باعث

بچنے اپنے بیٹوں پر پتہ پڑا ہے تھے وہ آپ کو دکھائے آنحضرت صلعم نے ہمدود کہلا لیا کہ

شکم مبارک پر دودھ پتہ پڑا ہے تھے مولا ہب میں ابن جحیر سے روایت ہے کہ ایک

دن رسول اللہ صلعم ہونکے تھے آپ نے ایک پتہ کی طرف ارادہ فرمایا اور اسکو اوٹھا کے

اپنے شکم ساکیر باندھ لیا اور فرمایا آگاہ ہو کہ دنیا میں بہت سے نفس کہاں لوگ نعمت
وائے ہیں قیامت کے دن وہ ہو سکے بیٹ اور سکے ہونگے۔ آگاہ ہو کہ بہت سے لوگ
ایسے نفس کو بزرگ کہتے ہیں اور وہ نفس ان کی اہانت کرتا ہے آگاہ ہو کہ بہت سے لوگ یہ
نفس کو ذلیل کرتے ہیں اور وہ نفس ان کا اکرام کرتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایسے وقت
میں مکاں سے باہر نکلتے کہ اس وقت میں ماہرین نکلتے تھے اور آپ کے پاس اس وقت
کوئی تخصیص کے لئے نہیں آتا اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابو بکر
صدیق آتے آپ فرمایا ای ابو بکر کس ضرورت سے آئی ہو عرض کیا میں اسے مکان سے
اس واسطے نکلا کہ آپ سے ملوں اور آپ کو سلام کروں اور آپ کو دیکھوں تو طری دینیں
ٹھہرے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس ضرورت سے آئی ہو عرض
کیا یا رسول اللہ ہونک کی وجہ سے آیا ہوں آپ فرمایا میں ہی کچھ ہونک پاتا ہوں
ابی الہیتم ابن الہیتم کے گھر چلو انی الہیتم کے پاس خرموں کے بہت درخت اور درودہ
دیو والی مکڑیاں تھیں اور ان کی بایں کوئی خادمہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انی الہیتم کو مکان میں لایا اور
بی بی سیو بھیا کہ تم سو کہیں ہیں بی بی تو کہا کہ ہمارے واسطے بیٹھا پانی لیو گئی ہیں کچھ دیر
نہیں ہوئی تھی کہ انو الہیتم ایک مشک یا نی سے بہری ہوئی لائے اور اسکو کھڑا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے میرے ماں باپ پر خدا ہوں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معصوم
کے اپنے باغ میں لے گئے اور درخت سجایا یہ خرموں کے درختوں کی طرف گئے اور ایک
خوشہ لاسے رکھ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشہ کو دیکھ کے فرمایا ہمارے واسطے پکے
خرمے کیوں نہیں لائے انو الہیتم نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ تازہ

پنجم خرے اور نیم سچے دونوں کو آپ خود سذر فرما لینگے۔ آنحضرت صلعم نے منع فرمایا
 خرے کھانے اور بانی سپاہ آپ کے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قرضہ قدرت میں
 میری جان ہے یہ اون نعمتوں سے ہے کہ قیامت کے دن بتسے اون کا سول کیا جائیگا
 شہد اسایہ اور تازے پاکیر خرے اور شہد بانی نعمتوں سے ہے اور اس کا حساب ہوگا
 پس ابو الہیثم آپ کے واسطے کہانا پکوانیکے لئے گئے بنی کریم صلعم نے اوسے فرمایا کہ ہمارے
 واسطے دودھ والی مکرئی فوج نہ کرنا ابو الہیثم نے مکرئی کا ایک کچھ یادہ تھا یا نہ بچ کیا اور اسکو
 پکوانکے آپ کے پاس لائے آنحضرت صلعم اور صحاب نے اوسکو تناول فرمایا آنحضرت
 صلعم نے ابو الہیثم سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے ابو الہیثم نے کہا کوئی خادم
 نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ جسوقت قیدی لوگ آویں اوسوقت تمہارے پاس آؤ آنحضرت
 صلعم کے پاس قیدی آئے تیسراونکے ساتھ نہ تھا ابو الہیثم آپ کے پاس آئے آپ نے
 اون سے فرمایا کہ اں دونوں آمبیوں سے ایک کو پسند کر لو اونہوں نے عرض کیا یا
 رسول اللہ آپ ہی میرے واسطے پسند کر دیجئے آنحضرت صلعم نے فرمایا اَلْمُسْتَسْتَارُ مَثْمُونٌ
 تم اس آدمی کو لو میں نے دیکھا ہے کہ غار پڑتا ہے میں تنگو وصیت کرتا ہوں کہ اسکے ساتھ نیکی
 کرنا ابی الہیثم اپنی بی بی کے پاس آئے اور آنحضرت صلعم کی وصیت ہو کہو خبر کی ہوگی
 بی بی نے کہا کہ جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق میں فرمایا ہے تم اوسکے حق کو ادا
 دے کر سکو گے مگر طور سے حق ادا کر سکو گے کہ اوسکو آزاد کر دو ابو الہیثم نے کہا وہ آزاد ہے۔
 آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی اور کسی خلیفہ کو نہیں بھیجا بلکہ اوسکے دوست
 اندرونی ہوتے ہیں ایک دوست خاص اوسکو معروف کیا اسطے حکم کرتا ہے اور امر منکر سے
 اوسکو منع کرتا ہے اور دوسرا فساد کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتا جو شخص دوست بد

سے لگا رہا گیا تحقیق وہ عصمت الہی کے باعث محفوظ اور معصوم رہا۔

عصبہ بن غزو ان رضی نے روایت کی ہے کہ تحقیق میں نے اپنے آپ کو ایسے حال میں پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جو لوگ تھے ان میں سے میں ساتواں آدمی تھا ہمارا کہنا نہ تھا مگر درختوں کے پتے سے پتہ نہ لے کے کہاں سے ہماری بچیں چل گئی تھیں میں نے ایک چادر پٹی ہوئی بانی اور سکو اپنے اور سعد بن مالک کے درمیان تقسیم کیا اور وہی چادر کے میں نے ہمت بنایا اور وہی سے سعد نے ہم ساتوں آدمیوں سے کوئی شخص نہ تھا مگر ہر ایک شہر کا امیر تھا قریب وہ زمانہ تھا کہ ہمارے بعد امر کو تمام لوگ۔

انس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق خدا کے معاملہ میں میں ایسا خوف دلایا گیا کہ میری طرح کوئی خوف نہیں دلا یا گیا اور تحقیق میں خدا کے معاملہ میں ایسا ایدہ دیا گیا کہ کوئی ایدہ میں نہ دلا یا اور میں نے اتنی دلیلیں دے دیں کہ میرے اور ملاں کے واسطے اتنا کہنا نہ تھا کہ وہی حیات کہ اس قدر غلہ تھا کہ ملاں کی نعل و سکو جیاتی تھی یعنی ہر سات قلیل مقدار غلہ تھا جو ملاں کی نعل میں جیایا ہوا تھا۔

اور یہی انس رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح اور شام کو کافی مین روٹی اور گوشت جمع ہیں ہوا مگر ہمارے لوگ جس وقت آتے تو ان کے کہنے کے لئے روٹی اور گوشت جمع ہوتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے کہنے میں اپنے پاس گوشت اور روٹی جمع نہیں کرتے تھے مگر جس وقت لوگ آپ کے پاس ہمارے جوتے تو ان کے لئے گوشت اور روٹی جمع کرتے تھے نوافل بن ابی اسامہ مدنی سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن حوف ہمارے ہم صحبت تھے اور وہ نہایت اچھے عیسائی تھے لیکن وہ ہمارے ساتھ کہیں سے واپس آئے اور واپسی کے وقت ہمارے ساتھ لے آئے جس وقت ہم لوگ ان کے مکان

میں داخل ہوئے اور سہولے مکان میں پہنچ کر غسل کیا پھر باہر نکلے اور ہمارے واسطے ایک طبق لائے جس میں روٹی اور گوشت تھا سوقت و طبخ رکھا گیا عبدالرحمن بن خروئے نے میں نے کہا یا ابو محمد تم کہیں روئے اور سہولے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے پانی آئیے اور آپ کی اہلیت نے کہی بیٹ بہر کے ٹھکی وٹی نہیں کہانی ہم بیابان میں کرتے کہ عمدہ نعمتیں ہیں واسطے آخرت میں کہی گئی ہوں بلکہ بچان کرتے ہیں کہ وہ نعمتیں ہیں پیچیدی گئی ہیں۔ انس سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اس وقت بہو کے باعث بیٹہ کو ٹیکہ دیکھے بیٹے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حیر سے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دیتا تھا نہیں لیتے تھے مگر فقط ایک سال کا قوت لیتے تھے وہ قوت معمولی حرموں اور حوؤں سے ہوتا تھا اور سب چیزیں حد سے غرض کی راہ میں ترجیح کوئے کے لئے رکھ دیتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کا کھانا شام کے لئے اور شام کا کھانا صبح کے واسطے اڑھانے کہی نہیں رکھتے تھے۔ ترمذی نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز دوسرے دن کے واسطے اڑھانے نہیں رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر صبح کا کھانا کھاتے تو شام کا کھانا نہیں کھاتے اور شام کا کھانا سوقت کھاتے تو صبح کا کھانا نہیں کھاتے تھے قسطاً صواباً کہتا ہے کہ اسے کہ شہہ ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جو مک کی حالت میں ایام گزارتے تھے باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپتال بیت کو ایک سال کا قوت دیکھتے تھے اور ان کی بیتاں تھیں کہ اللہ جل شانہ نے ان کو نصیب دی تو اپنے چار آدمیوں میں ایک ہزار اوسط تقسیم فرما دیے تھے اور آپ سے عمرہ میں ایک سو اوسط قربانی کے لئے بھیجے تھے اور کوئچ کر کے مساکین کو کھانا کھلایا تھا اور آپ نے ایک اعرابی کو بکریوں کا گلہ عطا فرمایا تھا اور سب طرح اور بھی آپ کی عطا تھی اور آپ کے ساتھ جو مالدار اصحاب مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت

عمر فاروق رحمہ اور حضرت عثمان عی اور حضرت طلحہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے یہ اصحاب
 اس کے روبرو ایسی حالتوں اور مالوں کو مدلل کرتے تھے آپ نے صدقہ کیواسطے حکم فرمایا تو
 حضرت ابو بکر صدیق رحمہ اپنا تمام مال لے آئے اور حضرت عمر فاروق رحمہ اپنا نصف مال لائے
 اور جسوقت آپ نے حنین عسرت کیواسطے ارادہ فرمایا تو ادسکا سامان حضرت عثمان عی رحمہ
 ایک ہزار اونٹوں سے کیا اس تہہ کا حواب طبری لے دیا ہے حدیث کا فتح الکبار میں
 حکایت کی گئی ہے کہ یہ بات کہ آنحضرت صلعم اور آپ کے اصحاب ہوئے تھے یہ امر
 کسی کسی وقت میں ہوتا تھا یہ حالت صحابی اور تنگی و محنت کے باعث نہیں ہوتی تھی بلکہ
 یہ حالت کسی ایسا کر دینے کے باعث ہوتی تھی اور کسی بہت کم لے لیا اور شکم سیر ہوئے کو مکروہ
 جاننے کے سبب سے ہوتی تھی حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ حق یہ بات ہے کہ اکثر اصحاب
 ہجرت سے پہلے حکم مکہ معظمہ میں رہتے تھے تنگی کی حالت میں تھے جسوقت مدینہ کی طرف
 ہجرت کی تو اکثر لوگ ایسی ہی حالت میں تھے انصار نے اپنے مکانات اولیٰ دودہ دیے والی
 اونٹنیوں سے اونکو دودہ کی جسوقت مہاجرین کو نصیر اور نصیر کے بعد فتح ہوئی تو مہاجرین نے
 انصار کی اونٹنیوں کو واپس کر دیا تیک آنحضرت صلعم نے باوجود مکاں فراخ دستی دنیا
 کے اس بات کو خود اختیار کیا تھا چنانچہ ترمذی نے حدیث امامہ سے تخریج کی ہے کہ
 بی صلعم نے فرمایا میرے بے میرے اوپر عرض کیا کہ بطحار مکہ کو میرے واسطے سونا کر دو
 میں نے کہا اے بے میں یہ میں چاہتا میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن سیر اور ایک دن ہو کا
 رہوں۔ جسوقت میں ہو کا ہو گا تو تیری طرف تصرع اور تیرا ذکر کروں گا۔ اور جسوقت تکم سیر
 ہو گا تو تیرا تکرار تیری حمد کروں گا ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت
 صلعم اور حضرت جبریل علیہ السلام مقام صفائین تھے آنحضرت صلعم نے حضرت جبریل

سے کہا اوس ذات کی قسم ہے کہ اوسے بچھکوجن کے ساتھ بھیجا ہے آل محمد پر کوئی شبہ نہیں
 اتنی کدلیک سیل کی مقدار میں آٹا یا کف دست کی مقدار میں ہتھوڑے کہ وہ کھانا لکھا یہ فرمانا
 اس قدر سرعت کے ساتھ نہ تھا کہ آپ نے لایا ایسی ہیبت ناک آواز آسمان سے سنی کہ لکچو
 اوسنے مقرر کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے قیامت کو حکم فرمایا ہے کہ قائم
 ہو جائے جبریل علیہ السلام نے کہا نہیں لیکن جس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کا کلام سنا اوس وقت
 اسرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ آپ کی طرف اترے اسرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے
 اور کہا کہ آپ نے جو کچھ ذکر کیا وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمہارے من کے برابر کی
 کنجیوں کے ساتھ بھیجا ہے کہ آپ کے سامنے پیش کروں اگر آپ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ تمہارا
 کے پیار و رحم و اودیا قوت اور سونے اور چاندی کے بیکے آپ کے ہمراہ چلیں تو میں ایسا
 کر سکتا ہوں اگر آپ کی جو ہش ہے کہ میں نبی بادشاہ ہو کر رہوں یا آپ کی جو ہش ہے کہ
 میں ہی عید ہو کر رہوں ان دونوں باتوں میں سے ایک کو اختیار فرمائیے۔ جبریل علیہ السلام
 نے آپ کی طرف اشارہ کیا کہ آپ تو اضع کرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسرائیل علیہ السلام سے
 تین بار فرمایا کہ میں ہی عید ہو کر رہتا چاہتا ہوں اس حدیث کو طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ
 روایت کیا ہے بوسیری نے اس مقام پر کیا خوب کہا ہے ۵

وَرَأَوْهُ اِلْحَمَالُ الشَّيْمِ مِنْ دَهَبٍ عَنِ هَيْبَةٍ فَاَرَاَهَا اِيَّامًا شَمِيمٍ

بلند بیڑوں نے سونا بکرا آپ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا آپ نے اون پہاڑوں سے اپنی
 بہت نفرت ظاہر کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وٹی کی یہ حالت تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ آپ
 اور آپ کے اہلیت بے درپے راتوں کو سوئے ہوئے اور شب کا کھانا نہیں پاتے تھے

اور کتر آپ کی ہوئی جو کی ہوتی تھی حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلعم کے اہلبیت سنے جو کی ہوئی سے متواتر دودن پیٹ میں بہا یہاں تک کہ آپ نے
وفات پائی سلیم بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے ابابکرؓ سے سنا وہ یہ کہتے تھے کہ
آنحضرت صلعم کے مکان کے لوگوں سے جو کی ہوئی میں بھی رہا یہی روایت ہوئی تھی
حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ سے روایت ہے کہ آپ کے دستار حوان سے دہائی کا
ریرہ تک نہیں اڑھایا گیا یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی اور یہی حضرت عائشہ صدیقہؓ
روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی اور میرے پاس سوا تھوڑے جو کے
آٹے کے کوئی تھے میں تھی کہ جسکو وہی حیات کماؤں آدھے دس کی مقدار میں جو ہو
میں نے اوکو کما یا بہت دون تک وہ جو میرے پاس ہے ایک دن میں نے اوکو وزن
کیا وہ نہ بڑ گئے آنحضرت صلعم جو کی ہوئی بغیر چہنہ ہوئے آٹے کی کہاتے تھے اور بغیر
پانی کے گھونٹ کے اوکو حلق سے نہیں اقاما کرتے تھے سہل ابن سعد سے روایت ہے کہ
یوحنا گیا کیا رسول اللہ صلعم نے جینا ہوا آگیا یہ سہل نے کہا رسول اللہ صلعم نے جینا
ہوا اٹا نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ حدادی غرض سے ملے سہل رض سے یوحنا گیا کیا رسول اللہ
صلعم کو رات میں تھارو پانچ چلستین تھیں اونہوں کو کھا چلستین میں تھیں سہل سے کہا گیا کہ جو کے
آٹے میں نہیں ہوتا ہے اوکو کس طور سے علیحدہ کرتے تھے سہل نے کہا ہم جو کے آٹے
کو ہونک دیتے تھے اوکا شس حسب قدر اڑتا اور جاتا یہاں اوکو ہم گوندہ لیتے تھے اور ایک
روایت میں یون آیا ہے کیا ہمارے پاس رسول اللہ صلعم کے ماہ میں چلستین تھیں سہل نے
کہا زمانہ جمعہ سے وفات تک رسول اللہ صلعم نے چلستین نہیں کھین۔
الس رحمہ نے کہا میں یہ بات میں جانتا کہ رسول اللہ صلعم نے تلی جاپی دیکھی ہو یہاں

کہ آپ اللہ تعالیٰ سے لائق ہوئے اور نہ ٹہی ہوئی بکری جسکو سمیٹ سکتے ہیں آپ نے
دیکھی سمیٹوہ مکاری ہے کہ گرم پانی سے اوسکے بال جدا کر کے مع جلد کے ہونکر کھاتے ہیں
یہ خوراک اہل دولت کی ہے اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

قتادہ رحمہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان کے اوپر
اور سکورہ میں کھانا نہیں کھایا سکورہ ایک چوٹا رتن ہوتا ہے جس میں سالن اور حواشیں وغیرہ
رکھ کر دستار حواں پر رکھتے ہیں سکورہ کا معرب بکری ہے اور نہ آپ کے واسطے تیل وٹی ہوئی
اسپ سفرہ پر کھانا کھاتے تھے سفرہ گول وضع پر چمڑے سے ہوتا ہے اوسپر کھانا کھاتی ہیں
مسروق نے روایت کی ہے کہ میں حضرت عائشہ رحمہ کے پاس گیا اونہوں نے
میرے واسطے کھانا منگایا اور کھا کہ میں کھانے سے اپسائیٹ نہیں بہرتی اور رو ماچتی
ہوں پس ودیتی ہوں میں نے یونچیا یہ حالت کیوں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ نے
فرمایا کہ جس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دبا کو چھوڑا ہے میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں خا
کی قسم ہے کہ آپ دن میں دو بار گوشت اور روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔ ایوہر یہ روغ سے
روایت ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک متواتر کھانے سے پیٹ نہیں سہرا یہاں تک کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اور مسلم نے بتواتر
کیا ہے کہ آل محمد گھیر لی روٹی سے دو دن تک سیر نہیں ہوئے مگر یہ کہ دو دن کے کھانے میں
ایک دن گھیر لی روٹی ہوتی اور ایک دن کھجوریں ہوتی تھیں مسلمانوں نے حضرت عائشہ رحمہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی روٹی اور روغن نبوی سے ایک دن میں
دو بار سیر نہیں ہوئے۔ اور حضرت عائشہ رحمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی سے
دو دن تک متواتر سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی اور ایک روایت میں

حضرت عائشہ رحمہ سے وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کئی وٹی سے دودن تک متواتر نہیں
ہوئے اور اگر آپ چاہتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو وہ عطا کرتا جو خیال میں ہی نہ آسکتا قسطلانی
لے مولہب میں کہا ہے کہ میں نے اس بات کو ڈھونڈا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وٹی کے قص کیا
چوتھے ہوتے تھے یا پڑے ہوتے تھے اس بارہ میں تعینت کے بعد میں نے کچھ نہیں پایا سچ
یہ ہے کہ کچھ وٹی جو وٹی ہوئے کی روایت ہے جو کہ حضرت عائشہ رحمہ کی حدیث میں مذکور ہے
اپنے ارشاد فرمایا کہ سوئی کو چھوٹا کر دو اور اسکی تعداد کو زیادہ کرو مقدار کا چھوٹا ہے اور تعداد کی
کثرت ہمارے لئے موجب رکعت ہے شیخ عارف بانی اسراہیم شتولی ایسے دستار خوان کی
روٹیوں کو چھوٹا کرتے تھے جیسے شیخ ابوالعباس احمد مدوی اور سادات سنی الوفا روٹیوں کو چھوٹا
کرتے تھے اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی رکعات کا ہمارے اوپر عائد کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیے گئے آپ نے ایسا شکم سارک ایکس میں دو کمانوں
میں بھجوا کر آپ تم سے سیر ہوتے تو جو کئی وٹی سے سینیں ہوتے اور جو کئی وٹی سے
سیر ہوتے تو تم سے سیر نہیں ہوتے تھے قسطلانی نے کہا ہے کہ پیٹ بہرہ دادہ بدعت ہے
کہ قرن اول کے بعد ظاہر ہوئی ہے لسانی اور اس ماجدے روایت کی ہے اور حاکم نے
حدیث مقدم بن معدی کرب سے اسکی صحت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن
آدم نے بیٹ سے بدتر کسی برتن کو نہیں بہرا میں آدم کے لئے حید لقمات کافی ہیں کہ اسکی
پیٹہ کو سید ہار کہیں اگر ابن آدم کے نفس پر آدمیت غالب ہے تو اسکو ایک تلت کمالی اور
تلت یانی سیبہ اولیک تلت سانس لیے کے لئے کافی ہے۔ قرطبی نے اس مقام پر
کہا ہے کہ اگر اس تقسم کو بھراط بھی سنا تو البتہ وہ اس حکمت سے تعجب کرتا حضرت حسن
نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرطبی اور فرمایا کہ آل محمد کے پاس تب میں ایک صاع

کی مقدار میں طعام نہیں ہوتا ہے اور حال یہ ہے کہ آل محمد کے تو گھر میں حضرت حسنؑ
 فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بات اس لئے نہیں کہی کہ آپ کے واسطے اندر سجانہ کا رتبہ
 مستقل ہو جاوے بلکہ آپ نے اس بات سے اپنی امت کی غنوار سی اور شعلی کا ارادہ کیا ہے
 کہ تسلی کی حالت میں مصطر ہو جاوے شقار قاضی عیاضؒ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ
 روایت ہے کہ آپ کے شکم مبارک کو میری کے باعث کہی متلائیں ہوا اور آپ نے
 اس کے شکوہ کو کسی شخص کے سامنے کسی نہیں پہلایا آپ کے نزدیک فاقہ غنا سے زیادہ دوست
 اگرچہ آپ ہو کے ہوتے مگر طول شب کو بھونکے گا گزرتے تھے بھونک آپ کو
 دل کے روزہ سے منع نہیں کرتی تھی اگر آپ چاہتے تو اپنے رب عزوجل سے میں کے
 خزانے اور زمین کے میوے اور روئی میں کی خوش میس طلب دواتے آپ کا احوال جوین
 دیکھتی تھی آپ کے واسطے جس کلمے کی تھی لو کہ ہو گا دیکھیں میں آپ کے شکم مبارک پہلے ہاتھ پیرتی تو دین
 یہ کہتی تھی کہ میری جان آپ پر ہو گا نہ آپ یہ سیاسی اس مقدار کو پہنچتے کہ آپ کے واسطے قوت ہوتا آنحضرت ﷺ
 فرماتے اسی حالت میں دنیا سے کیا تعلق ہو چکر تکلیف دیا کی میری سہانی اولیٰ العزم سواوں میں سو یاد نگلیف
 اوٹھانی کو صبر کیا اور اس حال پر سیاسی ہو گیا اور اسے رب کے پاس پہنچے اللہ تعالیٰ نے اس کے مرتبہ
 بزرگ کیا اور انکا ثواب عظیم فرمایا۔ میں اس بات سے شرم کرتا ہوں کہ اپنی حیثیت میں اہمیت
 چاہوں اور کل کے دن اس کے مرتبہ سے میرے مرتبہ میں کی ہو جاوے میرے نزدیک کوئی
 اس سے زیادہ دوست نہیں ہے کہ اپنے بہائیوں اور اپنے دوستوں سے ملوں حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اس فرامان کے بعد ایک مہینہ سنے یادہ نہیں ٹھہرے
 اور آپ نے دعائے صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ پیر قاضی عیاضؒ نے تین
 ورق کے بعد کہا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام صوف بہتے تھے اور بالون کو سچا لے تھے

اور جو کئی کوئی سمک اور را کہہ کے ساتھ کہاتے تھے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ کاش
آپ اسی سواری کی واسطے گدہ لیتے تو اچھا ہوتا آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس
جیر سے زیادہ مکرم ہوں کہ مجھ کو گدہ دے آپ ساتھ مشغول کرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالون
کے کپڑے پہنتے تھے اور درختوں کے پتے کہاتے تھے اور آٹکا کوئی مکان نہ سما سکتا
میں آجاتی وہیں پر آپ سو رہتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزدیک سب ناموں سے یاد
دوست یہ نام تھا کہ لوگ او کو مسکیں کہتے۔

کہا گیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جب مدین کے پانی پر وتر سے تو نقولات کی ہنری لاغری
کے باعث اور کے پیٹ سے نظر آتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے یہ کون
ایک نبی نبیوں سے فقرا و قمل میں مبتلا ہوتا تھا اور یہ استلامیوں کے نزدیک اس طرح دوست
تھا جس طرح تم لوگ سختی سے خوش ہوتے ہو عجب اہل نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کسا ہری گسا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس قدر رقتی تھی
کہ اون کے خسار و ن پر آپ کو سو ن لے کر گرا کر دیا تھا طبری نے وہب سے حکایت
کی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جو نہ پڑے کے سایہ میں بیٹھتے تھے اور ایک پتھر کے گڑھ میں
کسانا کہاتے تھے جس وقت یانی پیسے کے لیے ارادہ فرماتے تو اوس گڑھ میں چار پائے
کے طور سے منہ کو نیچا کر کے یانی پیسے تھے آپ کی بہتان اللہ تعالیٰ کی تواضع کے لئے تھی
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ساتھ کلام کرنے سے سرگئی دی تھی۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسانا کہانے اور سائل کی صفیں
کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی تین انگلیوں
کسانا کہاتے تھے اسامہ اور ابہام کے قریب کی انگلی اور وسطی سے پہر میں نے دیکھا

کہ آپ اپنی تینوں اولادوں کو پونچھنے سے پہلے چاہتے تھے اور اسی کو بعد اسکے
 قریب کی انگلی اسکے بعد اسام۔ آنحضرت صلعم جب تک کہانے کی بہانہ نہیں بھل جاتی اور
 کہانے کو مکروہ سمجھتے تھے آنحضرت صلعم گرم کہانا تو نہیں کرتے تھے اور فرمایا
 کہ گوشت کھانے میں برکت نہیں ہے اور سکوٹھا کر دے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اسے بھلوگ
 سین کہلاتی ہے آنحضرت صلعم جو کہانا آپ کے قریب ہوتا اسکو کہاتے تھے اور تین
 اولادوں سے کہانا کھاتے تھے۔ اور کثرت اوقات اسے کہانا کھانے میں جو پتی اور انگلی سہی
 سدولی ہے اور دو اولادوں سے ہرگز نہیں کھاتے اور فرماتے کہ دو اولادوں سے
 کہانا کھانا شیطان کا فعل ہے

آنحضرت صلعم نبی اولادوں سے کہانی کو پونچھ کر چاہتے تھے اور یوں فرماتے
 کہ آخر کہانا برکت میں آیا ہے اور آپ اپنی اولادوں کو اسقدر چاہتے تھے کہ شرم
 ہو جاتی تھیں اور ہر ایک انگلی کو چاہنے کے بعد اوکو مال سے پونچھتے تھے اور یوں
 فرماتے تھے معلوم نہیں کہ کون سے کہانے میں برکت ہے۔ آنحضرت صلعم بیوت
 خاص کر گوشت اور روٹی تناول فرماتے تو اتنا ہی طرح سے دہوتے اور کچے ہوئی یا پیسی
 سسہ پر مسح کر لیتے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے گوسفٹوں کی
 قسم سے اگر کچھ کھایا تو اسکو چاہیے کہ اپنے ہاتھوں کو اسکی بوسے پاک کر دے اور
 جو شخص مقابل میں ہو اسکی بوسے اسکو یا نہ دے آنحضرت صلعم کہانا کھانے کے
 لئے مٹی یا اکثر اسطور سے تھا کہ دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کو ملا لیتے تھے بستر
 نما پر ہننے والا شخص گھٹنوں اور پاؤں کو ملا کر مٹی سے ملائے تھو فرق ہوتا تھا کہ آپ کا ایک

گھٹنا دوسرے گھٹنے پر اور ایک قدم دوسرے قدم پر پڑتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھیں کہ
 میں ایک بندہ ہوں جس طرح بندہ کہاتا ہے میں ہی کہاتا ہوں اور حسب طور سے بندہ بیٹھتا ہے
 میں ہی اویس طرح بیٹھتا ہوں ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 میں تکیہ لگا کر کہانا نہیں کہاتا ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 منہ کل جھک کے کہانا کہانے سے ممانعت فرمائی ہے ابن عدی رضی اللہ عنہ نے غریج کی ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا کہانے وقت بائیں ہاتھ تکیہ لگانے سے حر فرمایا ہے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کی یہ حالت تھی آپ حلال کھانے سے پرہیز نہیں فرماتے تھے
 اگر خسرے پائے اور روٹی نہیں ہوتی خرے ہی کھالئے اگر بربا ہوا گوشت یا یا وہی کھالیا
 اگر گھوٹ یا جو کی وٹی پانی وہی کھالی اگر شیریں یا ستہ یا یا وہی کھالیا اگر دودھ یا یا اور وٹی
 نہیں ہوتی وہی بی لیا اور اس کے ساتھ کتفا کیا اگر ترب یا یا تارہ کھور پانی وہی کھالی۔ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم حاضر کھاتے تھے اور جو پیر پاتے اسکو واپس نہیں کرتے تھے زہد مہم انجری سے
 روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا گوشت لائے ایک آدمی
 ہم لوگوں سے دور بیٹ گیا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کھلو کیا ہوا اوس
 مرد نے کہا کہ میں نے مرغ کو بجا ست کھاتے ہوئے دیکھا ہے اسلئے میں نے حلف لگایا
 کہ اوسکو نہ کھاؤنگا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اوس مرد سے کہا میرے نزدیک تو میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ مرغ کا گوشت کھاتے تھے۔

ابراہیم بن عمر بن سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے اور آپ کے باپ سے
 باپ سفینہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاری کا گوشت کھایا ہے جاری ایک پردہ ہے جسکی گردن اور چوچ دونوں

لابنی ہوتی ہیں اوسکا رنگ حاکستری ہوتا ہے اور وہ نہایت تیر پروار ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت
 جو بیدار کیا جاتا ہے اوسکا گوشت کھاتے تھے آپ تکار شدہ طائر کو یہ خود مول لیتے اور یہ خود کھا
 کرتے بلکہ آپ کے واسطے سفار کئے ہوئے پرند کے لائیے جانے کو دوست رکھتے تھے اور اوسکو
 کھاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ جسوقت تم ہانڈی
 لکھاؤ تو کدو اس میں زیادہ کرو اسلئے کہ کدو قلب حنین کو مصبوط کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تریخ
 گوشت اور کدو کے ساتھ کھاتے تھے اور آپ کدو کو دوست رکھتے اور فرماتے تھے
 کہ کدو میرے بہائی یونس علیہ السلام کا درخت ہے۔

جابر بن طارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا
 لکچے پاس کدو تھا اوسے کاٹ ہی رہے تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہم اسکے
 ساتھ آپ کھاتے کو زیادہ کرتے ہیں۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک خیاط نے کھانا پکایا تھا اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 دعوت کی تھی میں آپ کے ہمراہ کھانے کیواسطے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماسج کی روٹی
 اور شوربالا لایا گیا جسمین کدو اور خشک گوشت تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ
 کھیلے کے اطراف سے کدو کو ڈھونڈتے تھے پس اس دن سے میں ہمیشہ کدو کو دوست
 رکھتا ہوں نوومی نے کدو کے بارہ میں کہا ہے کہ یہ بات مستحب ہے کہ مرد کدو کو دوست
 رکھے اور اسطرح جس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اوسکو دوست رکھے حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حیرت مند کدو دوست رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بی بی حیرت
 دوست تر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پیسے کی بیرون سے دوست تر وہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو دوست رکھتے تھے
 حیرت منہ بخت ہوتا تھا کہ کدو میں چکائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو دوست رکھتے تھے اور اوسکو دوست رکھتے تھے اور فرماتے تھے

کبھی دودھ میں ٹنڈا یا بی ٹا کر پیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے واسطے جس وقت دودھ لایا جاتا تو آپ فرماتے برکت ہے۔ آنحضرت صلعم کھو کر دودھ کے ساتھ ملا کے دولہاں کا نام طیبین فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے کھو کر کوسکھ کے ساتھ کھایا ہے اور اسکو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم روٹی اور گھی کھاتے تھے احیاء العلوم میں ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلعم کو واسطے فالودہ لائے۔ آنحضرت صلعم کے فالودہ کھانے کے دریافت فرمایا اسی اباعبداللہ یہ کیا حیر ہے حضرت تمہارا عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے عرص کیا میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں ہم گھی اور شہد کو ہاڈی میں لگا لگا کر دیتے ہیں پہر اسکو جو ش دیتے ہیں اور گھیون کی میدہ گوگی اور شہد کو پوچھو پوچھو کے یہاں تک ہلاتے ہیں کہ وہ یک جاتا ہے اور اسافالودہ ہوتا ہے جیسا آپ ملاحظہ کر رہے ہیں یہ شکے آنحضرت صلعم کے فرمایا یہ کھانا طیب ہے جو ہر ایک اس قصہ کو عبد اللہ بن سلام سے دوسری وجہ کے ساتھ مع اس کھانے کے نام کے بیان کیا ہے کہ اسکو حصیہ یعنی لسی کہتے ہیں۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک کھانوں میں زیادہ دوست گوشت تھا اور گوشت کی نسبت آپ فرماتے تھے کہ قوت سماع کوڑھانا اور گوشت دیا اور آخر میں سید الطعام ہے اگر میں اپنے رب سے چاہتا کہ مجھکو ہر روز گوشت کھلائے تو وہ مجھ کو گوشت کھلاتا۔

عطاء ابن یسار رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اوکو خبر دی کہ میں نے ایک بھی ہوئی پہلی آنحضرت صلعم کے نزدیک کی آپ نے اس سے گوشت تناول فرمایا عبد اللہ ابن حارث نے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ سعد بن ہشام کو گوشت کھایا ہے مغیرہ بن شعبہ نے روایت

کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ات سماں ہوا ایک سیٹی بھی ہوئی لائی گئی تپنے چڑی لپکے اور سکو کاٹنا شروع کیا میرے واسطے چڑی سے پسلی کا گوشت کاٹا اسے میں ہال ہمارے لئے اوان دینے لگے آپ نے چڑی ڈال دی اور فرمایا ملاں کو کیا ہوا ترست یا دہ ملاں کی موچیں بڑھ گئی تھیں آپ نے فرمایا انکو قطع کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسم وقت کلیمجی ہونی جاتی تھی اور سکو کھاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبریٰ کے دست اور شاہ کو دست رکھتے تھے۔

ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا آپ نے اپنی طرف ایک دست اٹھا لیا دست کا گوشت آپ کو سید رہا آپ سے دست کا گوشت دانتوں سے کاٹ کر کھایا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ یہی صلی اللہ علیہ وسلم کو دست کا گوشت پسند آپ کو دست کے گوشت میں ہر دیا گیا ہر دینے کا گمان یہود سے کیا جاتا تھا۔

ابو عبیدہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہاڈی پکائی آپ کو دست پسند تھا آپ کو میں نے ایک دست دیا یہ آپ نے مجھے دست طلب فرمایا میں نے دوسرا دست بھی دیا یہ آپ نے دست طلب فرمایا میں نے اسے کیا یا رسول اللہ بکری میں کتنے دست ہوتے ہیں دو دست تو آپ کو میں دیکھا آپ نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اوکے قبضے میں میری جان ہے اگر تم صیب رہتے تو جتنے دست میں تھے مانگتا تم کو دے دیتے جاتے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے روایت کی ہے کہ دست کا گوشت آپ کو زیادہ دوست نہیں تھا لیکن سبب یہ تھا کہ آپ کو گوشت فاصلہ سے ملتا تھا آپ اپنے دست کی جانب تعجیل فرماتے تھے کہ دست کا گوشت دوسرے گوشتوں کی نسبت جلد پکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بکری میں زیادہ دوست اوسکے سامنے کا حصہ تھا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بڑا گوشت

زیادہ یا کیرہ ہے۔ ضیاعہ منبت الزبیرؓ سے روایت ہے انہوں نے اپنے مکان میں
 ایک بکری فسخ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس کسی کو بھیجا کہ اسی بکری کے گوشت
 ہمارے کمانے کے لئے دو ضیاعہ لئے کہا ہمارے پاس گردن کے سوا اور کچھ
 باقی نہیں رہا تھا میں نے گردن کے پیچھے سے حیا کی جو شخص کوشت لے لے کر آیا
 آیا تھا اس نے واپس جا کے خر کی آپ نے اس سے فرمایا کہ ضیاعہ ص کی طرف لوٹ جاؤ
 اور اس سے کہو کہ گردن ہی کو بھیج دو اس لئے کہ سات کا حصہ ہے اور بکری کی پاکیزگی سے
 نزدیک ہے اور بلید ہی سے دور ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کمانے کو گوشت
 کی طرف سر مبارک کو نہیں جھکاتے بلکہ گوشت کو اپنے منہ کی طرف اٹھا لیتے اور اس کو
 دانتوں سے کاٹ کے کھاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کھایا ہے
 جیسا کہ حدیث میں ایک مرد سے سنن بن وارد ہوا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک بکری فسخ کی اور ہم سفر میں تھے آپ نے فرمایا اس کا گوشت درست کر لو حد تک آب
 میں تھے وہ گوشت میں لگا لگا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کا گوشت کھایا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے دنبہ کا گوشت کھایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر و حضر میں اونٹ کا گوشت کھایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 خر گوشت کا گوشت تناول فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریائی جانوروں کا
 گوشت نوش کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شید کھایا ہے اور شید اس طور سے تیار
 ہوتا ہے کہ گوشت کے شوربے میں دھنی کو ملا دیتے ہیں اور کسی شید کے ساتھ گوشت ہی ہوتا ہے
 عرب کی ایشال سے ہے اَلْزَبْدُ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روغن زیتون کے
 ساتھ روٹی کھائی ہے حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ
 روغن زیتون کھاؤ اور اسی سے تدبیر کرو اس لئے کہ یہ روغن مبارک درخت سے ہے۔

آنحضرت صلعم نے یکے ہوئے چھندر کہا ہے ہیں آنحضرت صلعم نے حریرہ کہا یا ہے
 خریرہ ایک قسم کا کمانا ہے کہ آٹے سے پکایا ہے اور عصیدہ کی طرح ہوتا ہے لیکن اس سے زیادہ
 سٹلا ہوتا ہے اور عصیدہ ایک قسم کا میٹھا کمانا ہے آنحضرت صلعم نے پیر فوسق فرمایا ہے
 آنحضرت صلعم نے رطب اور تمر اور لستر ساول کہے ہیں آنحضرت صلعم نے درخت
 ارک کا پہل کہا یا ہے۔ آنحضرت صلعم نے میر کہا یا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت
 کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس تبوک میں پیر لایا گیا آپ سکین باگی اور بسم کہہ کر کے اسکو
 کاٹا۔ لیکن بیار کی نسبت ابو داؤد نے اپنی سنن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یوں
 روایت کی ہے کہ آخر وہ کمانا جسکو رسول صلعم نے کھایا اس میں پیاری تھی طاہر اس قول سے
 یہ ثابت ہوتا ہے کہ کچی ہوئی پیاری تھی بکیر کی باعث اسکی بد بو نہیں رہی تھی اور اس بات پر حضرت
 عائشہ کا قول دلالت کرتا ہے کہ آخر کمانا جو رسول صلعم نے کھایا تھا اس میں پیاری تھی
 اور یہ ہیں کمانا کہ پیاری کمانی تھی۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک سالوں میں زیادہ دوست
 سر کرتا۔

یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ
 اچھا سالن ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ کی فتح کے دن رسول
 صلعم امہانی رم کے پاس تشریف لے گئے اور وقت آپ ہو کے تھے اونٹنے آپ لے
 پونچھا کیا ہمارے پاس کہا ما ہے میں کمانا لگا امہانی رم لے جواب دیا کہ میرے پاس
 کوئی کھڑے ہوئے ہیں مہکو تہم آتی ہے کہ او کو آپ کے ماس لاؤں آپ نے فرمایا اول
 ٹکڑوں کو لاؤ آپ نے اول کو توڑ کر بائی میں بھگا دیا اور امہانی رم مکہ میں آئے
 پونچھا کیا کوئی سالن ہیں ہے امہانی رم نے کہا میرے پاس سو اسر کہے اور کوئی سالن

نہیں ہے آپ نے فرمایا سرکہ ہی لے آؤ جو وقت اُمہانی رم سرکہ لائیں آپے اوسکو وٹٹی پیر
 دالا اور اوسے کہا یا پھر صد تعالیٰ کی حمد اور تساکا پھر فرمایا لَعْمُ الْاَدَامِ الْحَلُّ یَعْنِی سرکہ چاہا
 سالن ہے اسی اُمہانی جس گہر میں سرکہ ہے وہ گہر محتاج میں ہوتا اُمہ سعد رم سے روایت
 کی ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ کے یاس قتر لپ لائے اوس وقت میں
 حضرت عائشہ کے یاس تھی آپ نے یوحیا کیا ہمارے پاس صبح کے کھانے سے کچھ ہے
 اوسوں نے کہا ہمارے یاس وٹٹی اور تڑاور سرکہ ہے آنحضرت صلی علیہ وسلم نے فرمایا لَعْمُ
 الْاَدَامِ الْحَلُّ اور یہ عا و مانی اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِی الْحَلِّ فَاِنَّہٗ کَانَ اَدَامَ الْاَدَمِ
 قَتْلَہٗ اسی میرے امد سرکہ میں برکت دے تحقیق سرکہ مجھ سے پہلے ایسا کا سالن تھا اور دیا
 جس گہر میں سرکہ ہے وہ گہر محتاج میں ہے سرکہ کی یہ تعریف حسب وقت ہے جیسا کہ میں قیسم
 نے کہا ہے کہ سرکہ کی یہ حد دو سری جیر پڑو سکی فصیلت سے میں ہے بلکہ ایک سرکہ کی
 تعریف دیا مادی شخص کی دل داری کی عسر ص سے متا جب آپ کے حضور میں سرکہ پیش کیا
 اور آپے اوسکو لیس کے خوش کر سیکے واسطے سرکہ کی تعریف کی نہ اس سے سرکہ کی فصیلت تمام
 جیروں پر مقصود ہی اسلئے کہ اگر مثل گوشت یا تند یا دودہ کے چیرین موجود ہوں تو یہ چیزیں البتہ
 مدح کی یادہ مستحق ہیں اس سے یہ جان گیا کہ درمیاں اس تعریف اور بَشَّ الْاَدَامِ الْحَلُّ کے
 منافات نہیں ہے یہی سرکہ سالن ہے ابو موسیٰ اشعری رم سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فصیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے
 تریہ کو تمام کھانوں پر فصیلت ہے انس رم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم حضرت
 صفیہ کے نکاح میں تڑاور ستوؤں سے ولیمہ کیا تھا۔ سلمیٰ زوجہ ابی راعہ مولا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت حسن علی اور ابی عباس اور ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرے یاس

آئے اور مجھ سے کہا جس کما نے کو رسول صلعم سید فرماتے تھے وہ کمانا پکاؤ کہ اچھی طرح سے کمایا جاوے میں نے کہا اسی بٹو آج او سکی خواہش نہ کرو اور نہوں نے کہا آج ہی ہمارے واسطے پکاؤ راوی نے کہا سلمیٰ م اور ٹہن اور تھوڑے جو لئے او کو بیسیا اور لون کے آٹے کو ایک ہانڈی میں ڈالا اور سپر تھوڑا روغن سیون چھڑا اور سیاہ مرچ اور تو ایل کو اوس کما لے کے ہمراہ اون حضرات کے پاس لائیں اور کما رسول صلعم جس کما نے کو پسند فرماتے تھے یہ کما اوس ہی قسم کے کما لون سے ہے تو ایل گرم دو این ہیں کہ ہمد سے لائی جاتی ہیں کما گیا ہے کہ تو ایل کشیر اور زنجبیل اور زیرہ سے مرکب ہوتی ہیں اسی مقام سے یہ بات لی گئی ہے کہ جس چیز سے کما نے کی اصلاح آسانی سے ہوتی آنحضرت صلعم او کو دوست کہتے تھے اصلاح طعام ہد کے منافعی ہیں ہے۔

جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں غزوہ خندق میں تھا وہاں سے اپنی بی بی کی طرف گیا اور اوسے پوچھا کہ بتاؤ کہ کما نے کی ہے میں نے رسول صلعم کو دیکھا بہت بھوکے ہیں میری بی بی نے حوولہ کی ایک جھولی نکالی ہمارے پاس ایک بکری ملی ہوئی تھی میں نے اوس کو ذبح کیا میری بی بی نے حوون کو بیسیا اور ہڈی گوشت کو دیگ میں ڈالا پھر میں نے آنحضرت صلعم کے پاس اگر مخفی طور سے خبر کی او میں نے عرض کیا کہ آپ اور آپ کے ہمراہ تھوڑے آدمی چلیں آنحضرت صلعم نے بلند آواز سے پکارا اسی اہل حندق جا رہے کمانا کیا ہے تمکو بلا تے ہیں جلد آؤ اور مجھے فرمایا کہ اسی دیگ کو نہ اوتارو اور جب تک میں نہ آ جاؤں گوند ہے ہوئے آٹے کی وٹی نہ لیکو آؤ جسوقت آنحضرت صلعم تشریف لائے میری بی بی نے گوند ہا ہا اٹھا آپکے سامنے دکھایا آپ نے لعاب ہن ہمارے آٹے میں ڈالا اور اوسکی برکت کے لئے آپ نے دعا فرمائی

یہ آپ نے ہماری دیک کی طرف ارادہ فرمایا اور وہیں لعائن ہن مبارک ڈالا اور لوہی برکت کے لئے دعا کی پھر میری بی بی سے فرمایا کہ وٹی پکا نیوالی کو بلاؤ تاکہ تمہارے ساتھ لکھا دے اور اسی دیک میں سے سال کا لو اور اسکو جو لئے سے۔ اور تاروا و سوقت ہر آدمی سے چاہئے۔ قسم کہانی کہ سب آدمیوں نے کہا ماکہا لیا یہاں تک کہ کہانا چوڑ دیا اور چلے گئے اور ہماری دیک جو تہہ مارتی رہی اور ہمارے آٹے کی روٹی پکتی رہی اٹا صیانتا دیا یہی اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور سی جابر رحمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکاں سے نکلے میں آپ کے ہمراہ تھا آپ انصار کی ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے اوس کی بی بی نے آپ کے واسطے ایک مکرہی رخ کی آپ نے کہا ماکہا لیا یہ آپ نے طہر کی ہمارے واسطے دھو کیا اور مار ٹیہی پہ ہمارے وایس آئے وہ بی بی مکرہی کا دودھ حوا و سکے تنوں میں باقی تھا لیکر آئی آتے دودھ پیار عصر کی مار ٹیہی اور تارہ و صنفین کیا ام منذر رحمہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت علی رحمہ تھے ہمارے مکاں میں کھجور کے حوتے لگے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھجورین کھانے لگے اور حضرت علی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں مصروف ہوئے آپ حضرت علی سے فرمایا اسی علی ٹھہراؤ تم لقمہ یہ ہوا منذر نے کہا حضرت علی مٹیہ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھڑا دیا اور جو تیار کئے ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ ہمیں سے کھاؤ یہ خدا آپ کے واسطے زیادہ موافق ہے۔ عبد اللہ ابن سلام نے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جو کی وٹی کا ٹکڑا لیکر اوسیر کھجور کی اور فرمایا کہ یہ کھجوریں وٹی کا سال ہے۔

النسب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہانڈی اور کٹھلے اور رکابی وغیرہ کا بچا ہوا کہا مایہ دہتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ دوست کہا ماروٹی کا ترید اور جس کا ترید تھا جس کا ترید تھا اور روغن برہاد اور میر سے بنا ہے اور کہیں جس میں ینیر کی جا آٹایا روٹی کے باریک کوٹے ہوئے ٹکڑے ماہم ملا کے ملتے ہیں کہ مخلوط ہو جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے گوشت سے دست کو اور ہانڈی کے سالنوں سے کد کو اور تمر کی قسم سے عجمہ کو دوست رکھتے تھے۔ اور عجمہ کی برکت کے لئے آپ دعا کی ہے اور عجمہ کی سبب آپ یہ فرماتے تھے کہ بہشت سے ہے اور عجمہ رہا اور سحر کے لئے ستفا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمر کی قسم سے زیادہ دوست عجمہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکے اور تمر کو زیادہ دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقولات سے کاسی اور شمرہ اور حرمہ کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلڑی کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت خرمالی جرنی کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردوں کے کھانے کو مکر وہ سمجھتے تھے اسلئے کہ گردے بیتاب کا محل ہیں اور پکری کی سات چیر ہیں کہاتے تھے عجمہ سائل خصیتیں مادہ کی ترنگاہ اور حوں اور ستانہ اور پتہ اور عجمہ اور دوسرے شخص سے اں چروں کا کہا مکر وہ جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردے میں کہاتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبیعی گوہ اور طحال یعنی تلی کو چوڑ دیتے تھے اور میں کہاتے تھے مگر ان دونوں چیزوں کو حرام ہی میں کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پیار اور گند ماہین کہاتے تھے اسلئے کہ آکیے باس ملا لگاتے تھے اور آپ حبیل علیہ السلام

سے کلام کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کہاں کی کسی بڑائی نہیں کی اگر
اوسکی جواہر تھیں ہوئی تو کہا لیا وہ اوکو جوڑ دیا۔

حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف
لائے تھے اور دریاوت فرماتے کیا تمہارے پاس صحیح کہا جاتا ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے
میں نے روزہ رکھ لیا ایک دن آپ میری پاس آئے میں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ ہمارے
پاس ہدیہ آیا ہے آپ نے پوچھا کیا ہدیہ ہے میں نے کہا جیس ہے آپ نے فرمایا میں نے
روزہ کی حالت میں صبح کی ہے حضرت ام المومنین نے کہا ہر آپ نے جیس کو کہا یا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبوت ہدیہ لایا جاتا تو آپ دریاوت فرماتے تھے کہ یہ صدقہ ہے
یا ہدیہ ہے اگر کہا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ اصحاب سے اوسکے کہانیکے واسطے فرماتے اور جو
ہیں کہاں اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو آپ ایسا ہاتھ بڑھا کے اصحاب کے ساتھ کہا کرتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ سے ہمیں کہاں تھے یہاں تک کہ ہدیہ لانے والے سے
فرماتے تھے کہ ہاں یا نہیں کہ ہاں دودہ دینے والی ام المومنین اور بکریں تھیں کہ
آسا اور آپ کے اہل اوسکے دودہ کے اپنا فوت کرتے تھے اور آپ اس بات کو دوست سین
رکتے تھے کہ اونٹ اور کریمیں ایک سے زیادہ ہو جاویں اگر یہ جاوے سو سے بڑھ جاتے تو رائے
حالوروں کو دوح کر ڈالتے اور آپ کے ہمسایہ جو لوگ تھے اوسکے پاس دودہ دینے والی ام
تھیں وہ لوگ اونکا دودہ آپ کے پاس بھیجتے تھے آپ اوس دودہ کو پیٹتے تھے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سات بیٹریں دودہ دینے والی تھیں ام ایمن مہتمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں
کہلایا تھا اول بیٹریوں کو چراتی تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب کے باغوں کی طرف نکل جاتا کرتے تھے اور بیوہ

کہاتے اور حلائے کے لئے لکڑی لیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ اور غلام
 کی دعوت کو قبول فرماتے اور یہ کو قبول کرتے تھے اگرچہ ایک گھوٹا دودھ ہوتا یا
 ایک راسِ حُرگوس کی ہوتی اور اسکو کہاتے اور اسکا بدل فرماتے تھے اور صدقہ کو نہیں کہاتے تھے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہاتے کسی عورت میں بلائے جاتے اور کوئی شخص آپ کے
 ہمراہ ہو جاتا تو آپ صاحبِ مکان سے اس شخص کی اطلاع کر دیتے تھے اور یوں مومن
 کہ یہ شخص ہمارے ہمراہ ہو گیا ہے اگر تم چاہو تو یہ شخص واپس چلا جائے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
 زیادہ دوست وہ کھانا تھا جس میں آمیون کے ہاتوں کی کثرت ہوتی تھی۔ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم مہمان کو کھانا مکرر دیتے تھے اور چیدار کھانا پیش کرتے تھے۔ حضرت عائشہ
 صدیقہ اور ان کے والدین سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو زیادہ
 کھانے کے سبب سے کبھی متلاہیں ہوا۔ آپ ایسے اہل سے کھانا نہیں مانگتے تھے اگر کوئی
 اہل نے کھانا دیدیا تو آپ سے کھالیا۔ اور جو کھانا آپ کو دیا آپ سے اسکو قبول کیا اور جو دیا
 وہ بی لیا۔ اور اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ آپ سے خود اوٹھ کے کھانا لے لیا اور جو پیا پیتا
 پی لیا ہے مسلمان اسے روایت کی ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کی
 برکت ہمیں ہے کہ کھانے کے بعد وضو کیا جاوے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
 یہ بات ذکر کی اور تورات میں میں سے جو پڑھا تھا اس سے جبروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ کھانے کی برکت ہمیں ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے سے بعد وضو کھائے
 وضو سے مراد اس مقام پر ہاتھوں کا دھونا ہے۔

فصل تیسری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پہلے اور بعد کھانے کے جو چیزیں پڑھتے

تھے اونکے بیان میں -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت دستار حواں کھا جاتا تو اس میں اللہ تعالیٰ اجمعاً
 مشکوٰۃ فصل یہاں لکھا ہے کہ دعا کرتے تھے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ایک حب
 کہ انا اتوبسید فرماتے تھے اور حسوت کھانے سے فارغ ہوتے تھے اس طور سے
 کہتے تھے اللہم ایاک اطعمت وسقیت واعطیت واقلیت وهدیت
 واحبتک اللہم فلک الحمد علی ما اعطیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا
 دستار حواں جب وقت اٹھایا جاتا تو اول الحمد للہ حمد کثیر اطیبا مبارکاً وید الحمد
 للہ الذی کھانا واکا عیر مکلف ولا مکھور ولا مؤدع ولا مستعین
 عنہ رہتا فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسوت کھانے سے فارغ ہوتے تو اسطور
 کہتے تھے اللہم لک الحمد اطعمت وسقیت واسلعت وارویت فلک
 الحمد عیر مکھور ولا مؤدع ولا مستعین عنک ابوسعید الخدری سے
 روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسوت کھانے سے فارغ ہوتے والحمد للہ
 الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حسوت
 کھانا کھاتے یا پانی پیتے اسطور سے فرماتے تھے الحمد للہ الذی اطعم وسقنا
 وسووعہ وجعل لہ مخرجاً ابوالیوب الانصاری نے روایت کی ہے
 کہ ایک بار ہم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ہمارے واسطے کھانا آیا ہے اول میں جو کھانا کھایا
 اس سے رکعت میں کوئی کھانا اعظم نہیں کیا اور اسکے آحرین رکعت کی کمی جو ہوئی
 اگلے کلمہ پر رکعت کھانا میں دیکھا ہنسنے میں کیا یا رسول اللہ یہ بات کیسی تھی آپ نے فرمایا ہنسنے
 حسوت کھانا کھانا تو سبیل اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیا پھر وہ شخص مٹیا جب کھانا یاد آئے

مام مبارک ہنس لیا اور شخص کے ساتھ شیطان لے گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلعم چچا آدمیوں کے ہمراہ
گیا ماما کہار ہے تھے ایک اعرابی آیا اور سنے وہ کہانا دو لقموں میں کھا لیا آنحضرت صلعم نے
فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا مام مبارک لیا جاتا تو یہ کہانا تم سب لوگوں کو کھایت کرتا حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جس وقت تم
لوگوں سے کوئی شخص کھانا کھاوے اور وہ اللہ تعالیٰ کا مام لیا ہوا ہو جاوے یس اور سکو چا
سم اللہ اولہ و آخرہ کہ لے آنحضرت صلعم حسوت قوم کے نزدیک کہانا تناول
فرماتے جب تک اوکے لئے دعا نہ کرتے ماہرین بکھتے اور اسطور سے کہتے تھے اللہم
ما کر ائی کہم و اس حمم او یون دعا دیتے تھے کہ تمہارے پاس وزہ دار اوطار کریں
اور تمہارا کہانا ابراہیم کھائیں اور تمہارے اوپر ملائکہ درود بھیجیں آنحضرت صلعم حسوت
قوم کے ساتھ کھانا کھاتے تو سب سے آخر تک کھاتے رہتے تھے تاکہ دوسرے لوگ
بھونکے نہ اڑھیں۔

آنحضرت صلعم سے روایت کی گئی ہے کہ حسوت دستار حواں کھا جائے تو آدمی کو چچا
کہاؤں تاکہ دوسرا شخص سیر ہو جاوے اگرچہ چود سیر ہو چکا ہو اس لئے کہ اپنے حلقہ
کی وجہ سے آدمی دوسرے کو تر مندہ کرتا ہے یہ بات قریب قیاس ہے کہ دوسرے کو کھانا
صورت ہو عمر بن ابی سلمہ سید رسول اللہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم کے پاس
آئے آپ کے پاس کھانا تھا آپ نے فرمایا میرے پیارے بیٹے نزدیک آؤ اور لسم اللہ کو
اور جو کھانا تمہارے قریب ہے کھاؤ آنحضرت صلعم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو کھانا
آپ سے قریب ہوتا وہ کھاتے اور حسوت تم لائی جاتی تو ایک حال سے ہمیں لیتے تھے

بلکہ اور طرف بھی ہاتھ کو حرکت دیتے تھے انہیں سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدہ جلقمہ کھانا ہے اور اس لقمہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے یا بدہ ایک گھوٹ یا بی بیٹیا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بدہ سے خوشنود ہوتا ہے

فصل چوتھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میوہات کی صفت میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سیدہ ہاتھ میں طہ اور اولٹو ہاتھ میں تر بر لیتے تھے اور طہ کو تر بر کے ساتھ کھاتے تھے آپ کے نزدیک یہ دونوں میوے اور میووں سے زیادہ دوست تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طہ کھاتے تھے اور اولٹو گٹھلیں طبق میں ڈالتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تر بر کو طہ کے ساتھ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ طہ کی حرارت تر بر کی برودت سے ٹوٹ جاتی ہے اور تر بر کی برودت طہ کی حرارت سے ٹوٹتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تر بر کو روٹی اور شکر کے ساتھ کھاتے تھے اور آپ نے اکثر تر بر کو طہ کے ساتھ کھایا ہے اور تر بر اور طہ کے کھانے میں دونوں ہاتھوں سے مدد لیتے تھے۔ ایک دن آپ سیدہ ہاتھ سے طہ کھا رہے تھے اور گٹھلیں مائیں ہاتھ میں لے رہے تھے اور دھیر سے ایک بکری گدیری آپ نے اوں گٹھلیوں سے اسکی طرف اشارہ کیا وہ بکری آپ کے ہاتھ میں گٹھلیں کھانے لگی اور آپ اپنے سیدہ ہاتھ سے طہ کھاتے رہے یہاں تک کہ آپ طہ کھانے سے فارغ ہو گئے اور بکری گٹھلیں کھا کے چلی گئی انہیں سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرپرہ اور طہ ملا کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گڑھی کو طہ کے ساتھ کھاتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میری ماں نے میرے مونسٹے ہونے کے لئے علاج کیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

مجھ کو داخل کریں یہ کام اونسے درست نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے گٹر ٹیوں کو رطب کے
ساتھ لکھ لیا پس میں ایسے طور سے موٹی ہو گئی۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا
اور نسائی نے رطب کی جابے تمر کو بدل کر کے روایت کی ہے۔ آنحضرت صلعم
گلڑھی کو رطب اور نمک کے ہمراہ کھاتے تھے اور آپ کے نزدیک اور مسوجات سے رطب
اور انگور زیادہ دوست تھے۔

آنحضرت صلعم انگور وں کو خوشہ کے ساتھ وہیں مبارک مین کہہ لیتے تھے انگور وں کا عرق آپ کی رات مبارک پر ٹپک کے معنی کی مانند نظر آتا تھا۔

سنتِ نبوتِ معوذینِ عفرار نے روایت کی ہے کہ معاذ رحمہ نے منہج کو رطب کے
طبق کے ساتھ سہیا رطب کے اوپر چھوٹی چھوٹی ٹکڑئیں سیل سیل کی کھلی ہوئی کھینچ کر حضرت
صلعمؑ کو دوست رکھتے تھے میں نے طبق لیکر رسولِ صلعم کے پاس آئی اور سوچا
پاس بحرن سے آیا ہوا زیور رکھاتا آپ نے دست مبارک میں زیور بر کے مجھ کو دیا۔
حضرت صلعم کے پاس جبکہ نیا سیل آتا تو آپ اسکو پہلے اسی دونوں اکھون پر رکھتے
پھر دونوں ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے اَللّٰہُمَّ کَمَا اَرْتٰیَا اَوَّلَہٗ فَاِیْرَ مَا اٰخِرَہٗ پھر چوبچ
آپ کے پاس ہوتا وہ سیل اسکو دیدیتے تھے۔

آنحضرت صلیم کے پاس جبکہ نیا ہیل آتا تو آپ اسکو پہلے ایسی دونوں انگوٹوں پر رکھتے
پھر دونوں ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے کہ اَللّٰہُمَّ کَمَا اَرْتٰیہَا اَوَّلَہٗ فَاِیَّہَا اٰخِرَہٗ پھر چوتھی
اُس کے پاس ہوتا وہ ہیل اسکو میدیتے تھے۔

ابوہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ پہلا پہل جو آدمی دیکھتے آنحضرت
 صلعم کے پاس لے آتے تھے آپ حبس وقت اس پہل کو لیتے تو اس طور سے فرماتے تھے
 اللَّهُمَّ مَا رَكُ لَكَ فِي ثَمَرِ بَارِكْ لَكَ فِي صَاعِ عَا وَفِي مُدٍّ مَا اللَّهُمَّ إِنَّ الْوَدَّ
 عَبْدِكَ وَخَلِيلِكَ وَبَيْتِكَ وَرَأِي عَبْدُكَ وَنَبِيِّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ رَمَكَةً وَرَأِي
 ادْعُوكَ لِلدَّيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ بَعْدَ اس مَعَاكَ آي

جس چھوٹے بچے کو دیکھتے اور سکول بکروہ پہل دیتے تھے علمائے کہا ہے کہ ابن ابیہم
خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا سے کچھ واسطے قبول کی گئی اور صیب خدا کی دعا میں منورہ کے
لئے قبول کی گئی اس لئے کہ مشارق اور معارب دوسری میں سے ہر شہر کے پہل مکہ معظمہ اور منورہ
منورہ کی طرف آتے رہتے ہیں انحضرت صلعم صوفت ایسے شہر کے میوجات آتے تو اپنے
کہانے تھو اور نئے پرہیز بہین کرتے تھے۔

فائنہ قسطلانی نے کہا ہے کہ اس شہر کے میوجات کہانا صحت کے بڑے سبب
سے ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرمائی حکمت کا لہ سے ہر ایک شہر میں ایسے میوجات پیدا کرتی ہیں
کہ شہر کے باشندے ان کے ساتھ موسم میں جمع حاصل کریں اور میوجات کا کہانا آدمیوں کی
صحت اور عافیت کو اسباب سے ہوگا ایسا شخص کم پایا جاتا ہے کہ بیماری کے خیال سے
ایسے شہر کے میوجات سے بچے تو شخص اور میوجات سے بچتا ہے تو وہ تمام آدمیوں سے
زیادہ بیمار ہے اور صحت اور قوت سے دور ہے جس شخص نے شہر کے میوجات موسم میں کہا
اوس شخص کو وہ میوجات دو کا جمع دیگے۔

فصل پانچویں۔ انحضرت صلعم کے بیسے کی چہروں اور قد مبارک کی صفیں
حضرت عائشہ ام المومنین نے روایت کی ہے کہ انحضرت صلعم کے روئیک راؤ
دوست ٹھڈا میٹھا پانی تھا۔ انحضرت صلعم ٹھڈے پانی میں تھہر ملا کے بیٹے تھے۔
جابر روم سے روایت ہے کہ انحضرت صلعم ایک مرد انصاری کے پاس تشریف
لے گئے آپ کے ہمراہ ایک صاحب تھے آپ نے مرد انصاری سے سلام علیک کی اوس مرد نے
سلام کا جواب دیا وہ مرد ایسے ناع میں پانی دے ہاتھ انحضرت صلعم نے اوس سے
فرمایا اگر تمہارے پاس شک میں باسی پانی ہے تو لاؤ ورنہ ہم ہی پانی پی لیں گے اوس مرد نے

عرض کیا کہ میرے پاس ات کاٹسدا یا بی متک میں ہے وہ ایسی جو نیڑی کی طرف گیا اور ایک سالہ
 مین یا بی اونڈیلا ہیراوس یا بی کے اوپر بکری کا دودھ دوا اور آنحضرت صلعم کے پاس لایا
 نئی حلیہ الصلوٰۃ و السلام لے لی۔ آنحضرت صلعم حسوت دانت صاف کرتے ہوئے
 بڑی عمر والے آدمی کو دیتے تھے اور حبوت کوئی تھے مثل یا بی یا تربت وغیرہ کے پیٹے تو
 رہے ہوئے کو اس شخص کو دیتے تھے جو آپ کے سید ہے ہاتھ کی جانب بیٹھا ہوتا آنحضرت
 صلعم یا بی بیٹے وقت یا بی کو چوس کر بیٹے تھے ایک مہینے بیٹے تھے اور بچا ہوا یا بی اس شخص کو
 دیتے تھے جو آپ کے سید ہے ہاتھ کی طرف ہوتا اور اگر آپ کے بائیں ہاتھ کی جانب کوئی
 حلیل المرتبہ شخص بیٹھا ہوتا تو آپ سید ہے ہاتھ والے آدمی سے دوائے کہ سنت یہ ہے کہ جھکو
 دیا جائے اگر تو پسند کرتا ہے تو او سکودتا ہوں اس عیاس میں نے روایت کی ہے کہ میں او
 خالد بن الولید آنحضرت صلعم کے ہمراہ میمونہ رض کے پاس آئے میمونہ رض ایک برتن دودھ کا
 لائیں آنحضرت صلعم نے دودھ کیا میں آپ کے سید ہے ہاتھ کی طرف تھا اور خالد بن الولید
 بائیں ہاتھ کی جانب تھے آنحضرت صلعم نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے کا حق تمہارا ہے اگر تم
 چاہو تو سیلے خالد کو دون میں نے عرض کیا کہ میں آپ کا جھوٹا کسی کو بیٹے نہ دوں گا پھر آنحضرت
 صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کہا انا کلدایا او سکودتا ہے کہ اس طور سے کہ اللہ
 ماکرک لکافیہ و اطعمہا خیرا مئدہ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دودھ پلایا تو وہ
 اللہم ماکرک لکافیہ و یرد مائدہ او ہرین عیاس میں نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے
 فرمایا کہ دودھ کے سوا کوئی تھے ہیں بے جو کھائے اور یا بی کا کام دے۔

آنحضرت پانی میٹھ کر بیٹے تھے اور آپ کی عادت پانی میٹھ کر بیٹے کی تھی اس حدیث کو
 مسلم نے روایت کیا ہے اور مسلم کی اور روایت میں ہی آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے

کھڑے کر پانی پیئے کو مع فرمایا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ آنحضرت
 صلعم نے زعفران کا پانی کھڑے رکھ دیا ہے آنحضرت صلعم جب سوت کسی شخص کو تحفہ دینے کو لے
 ارا وہ فربہ لے کر آواؤ کو زعفران کا پانی پلاتے تھے آنحضرت صلعم سقرین زعفران کا پانی لیا کرتے
 عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو
 دیکھا آپ کھڑے رہے اور بیٹھ کے پانی پیتے تھے نزال بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت
 کی ہے کہ حضرت علیؑ کے پاس پانی کا گورہ لایا گیا اور سوت میدان میں تھے پانی سے ایک
 چلو لیا اور اسے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی اور پاک میں پانی ڈالا اور منہ پر مسح کیا اور
 دونوں کلائیوں اور سر پر مسح کیا پھر کھڑے ہوئے پانی پیایا کہ یہ ضوؤس شخص کا ہے
 جسکو حدت نہوا ہوا اور اس طرح میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ آپ سے عمل فرمایا ہے۔
 کیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے پانی کی مشک لگ
 رہی تھی آپ نے کھڑے رہے مشک کے دہانہ سے پانی پیایا میں مشک کی طرف بڑھی اور اسکو
 دہانہ کو آپ کے دہان مبارک کی برکت کی وجہ سے ٹوکاٹ لیا تاکہ ترک اور حصول شفا کے لئے
 رہے ایسا ہی اتفاق اسلم کو بھی ہوا ہے آنحضرت صلعم کمانے اور پانی میں نہیں
 پہنچتے تو آواز برتن میں سانس لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم جب سوت پانی پیتے تو تیس سانس
 لیتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اسطور سے پانی پینا زیادہ خوشگوار اور زیادہ مفید و نیکوتر ہے
 آنحضرت صلعم جب سوت پانی پیتے تو دو بار سانس لیتے تھے اور اکثر ایک سانس میں بی
 لیتے تو یہاں تک کہ فارغ ہو جاتے تھے۔

آنحضرت صلعم تین سانسوں میں پانی پیتے تھے اور جب وقت برتن کو دہان مبارک کے
 قریب کرتے تو اللہ تعالیٰ کا نام لیتے۔ اور جب سوت پی چکے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے

ایسا تین بار کرتے تھے آنحضرت صلعم برتن میں نہیں پہونکتے تھے بلکہ اوس سے انحراف کرتے تھے ایک بار آپ کی واسطے لوگ ایک برتن لائے اوس میں دودھ اور شہد تھا آپ نے اوس کے پیسے سے انکار کیا اور فرمایا دوشربا ایک برتن میں ہیں اور دوسالن ایک طرف میں ہیں یہ آپ نے فرمایا میں اس کو حرام نہیں کرتا ولیکن فخر اور دنیا کی زیادتی کے حساب کو موقوف سمجھتا ہوں میں اسے رب عروج کے واسطے تو واضح کو دوست کہتا ہوں اسلئے کہ جو شخص اس قدر تعالیٰ کے واسطے تو اضع کرتا ہے اوس کو اللہ تعالیٰ جلتانہ مرتبہ دیتا ہے۔ آنحضرت صلعم کی واسطے بیوت مقیاسی میٹھا پانی لایا جاتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ میٹھا پانی سیرہ مقیاسی لایا جاتا تھا ابن قیم نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کہانے پر پانی نہیں میتے تھے تاکہ کہانے کو فاسد نہ کر دے اور خاص کر جسکے پانی گرم ہو یا سرد ہو تو وہ حقیقت میں ہی ہے آنحضرت صلعم جسوقت پانی میتے تو اس طور سے فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا وَّاُفْرًا تَابِرَ حَمَیْمٌ وَّلَمْ یَّجْعَلْ عَلَیْکُمْ اُجَا جًا یَدُ تُؤْرِثُکَ۔

ثابت رحمہ سے روایت کی گئی ہے کہ انس بن مالک ؓ نے ایک مٹھاپالہ لکڑی کا جس میں لوسہ کی بیخیں لگی تھیں ہمارے سامنے نکالا اور کہا اسی ثابت یہ رسول اللہ صلعم کا قدح مبارک ہے میں نے اس قدح سے رسول اللہ صلعم کو پیسے کی تمام خبریں مثل پانی وغیرہ اور شہد اور دودھ کے پلائی ہیں باجوڑی نے کہا ہے کہ بیذ کے معنی میٹھے پانی کے ہیں کہ اوس میں تم وٹے جاوین تاکہ میٹھا ہو جائے آنحضرت صلعم کے واسطے اول مشب من حرمے پانی میں ڈالے جاتے تھے جسوقت صبح ہوتی آپ ؐ پانی پیتے تھے اور اوس دن کی رات میں اور دوسرے دن میں عصر تک اوسکو پنی لیتے تھے اگر اوس پانی سے کچھ سحلتا اور شکر کاخون نہوتا تو اسے خادم کو ملا دیتے تھے اور اگر شکر کاخون نہوتا تو خادم کو اچھا کر دیتے

کے لئے فرماتے تھے تم کے یاہی نے قوت کئے یا وہ کرنے میں آپ کو ٹرانفع دیا اور تجارتی
 کے نزدیک عاصم حول کی حدیث سے یوں ثابت ہے کہ عاصم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ
 صلعم کا قح مبارک انس بن مالک م کے پاس دیکھا وہ بیٹ گیا تھا اور سکو جادی سے جوڑ رہا
 عاصم نے کہا وہ قح اچھا اور عریض تھا اور نصار سے بنا ہوا تھا عاصم نے کہا کہ انس نے
 کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو اس قح سے اکثر فلان فلان حیرین پلائی ہیں میں سیرین
 کہا کہ اس قح میں لوہے کا ایک کڑا تھا اس مے ارادہ کیا کہ لوہے کے کڑے کی
 حلے سوئے یا جادی کا کڑا ڈالیں اور پھر مے انس م سے کہا جو کام رسول اللہ صلعم
 نہیں کیا اور اسکو بحال جو دھوڑا ہے تم گرنا دسکو تغیر نہ کرو نصار ہر تے خالص اور
 خالص لکڑی کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس قح مبارک کی اصل نیچ کے درخت سے تھی اور یہی کہا
 گیا ہے کہ اشل کے درخت کی لکڑی سے تھا اور اس کا رنگ نائل برودی تھا آنحضرت
 صلعم کا قح مبارک کاج کا تھا آپ اوسمیں پانی بیٹے تھے۔ آنحضرت صلعم کو بیتل کے
 برتن میں وضو کرنا خوش معلوم تھا تھا۔ آنحضرت صلعم کا ایک قح لکڑی کا تھا آپ کے
 تحت کے نیچے رکھا رہتا تھا اور شب کے وقت اوسمیں بیٹا کرتے تھے۔ آنحضرت
 صلعم کی طہارت کا لوٹا مٹی کا تھا آپ اس سے وضو کرتے اور پانی بیٹے تھے لوگ اپنے
 ہونٹے بچوں کو جو سچہ دار ہوتے آپ کے پاس بھیجتے تھے وہ بچے آنحضرت صلعم کے پاس آتے
 اور انکو کوئی نہیں روکتا جسوقت وہ بچہ وضو کے لئے میں پانی یا تے اور سکو بی لیتے اور پانی کو
 اپنے منہ اور جسم پر مل لیتے اور اس سے برکت کی خواہش کرتے تھے آنحضرت صلعم
 جسوقت صبح کی نماز پڑھ چکے تو مدینہ منورہ کے خادم لوگ اسے اپنے برتن لاتے اور ان
 پانی ہوتا تھا آپ اپنے دست مبارک کو ہر ایک برتن کے یاہی میں غوطہ دیدیتے تھے۔

صلعم مبارک کی قح
 درخت کے کاج سے
 ہیں اور پانی
 سے بیٹے تھے
 طہارت کا
 درخت کو کہتے ہیں

آنحضرت صلعم اصحاب کے وضو کر کے لوٹوں کی طرف آدمی کو بھیجتے وہ آدمی اونکے وضو کا بانی لاتا آیا و سکو بیٹے اور مسلمانوں کے ہاتھوں کی رکعت کی امید کرتے تھے۔

فصل چھٹی۔ آنحضرت صلعم کے سوئی کی صحت میں

مواہب میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم اول رات میں سوئے تھے اور نصف آخر کے اول صبح میں بیدار ہو جاتے پہر کھڑے ہو کر مسواک لیتے اور وضو کرتے جب قدر احتیاج ہوتی تو سونے سے اٹھ جاتے اور جب قدر خواب کی احتیاج ہوتی تو اس سے نفس تشریف کو منع فرماتے کرتے اور سیدہ پہلو پر لیٹ کے اسد قالی جلتانہ کا ذکر کرتے یہاں تک کہ آپ کی چشمیں مبارک میں خواب آ جاتا اور کھانے پینے سے آپ کے جسم مبارک پر گرائی نہیں ہوتی تھی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کبھی بچہ پونے پر اور کبھی چمڑے پر اور کسی بویہ پر اور کبھی زمین پر استراحت فرماتے تھے۔ آپ کا بستر چمڑے کا تھا اور میں کھجور کا پوست بھرا تھا اور آپ کا ایک ٹاٹ تھا اور سیر آپ سوئے تھے۔

آنحضرت صلعم اول رات میں سوئے اور آخر رات میں بیدار رہتے تھے۔ آنحضرت صلعم صبح تک ات صاف نہ کرتے آرام نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم رات باون میں اگر سوئے اور بیدار ہوتے تو مسواک کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی مسواک سوئے وقت آپ کے سر مبارک کے نزدیک رہتی تھی سوئے وقت آپ بیدار ہوتے پہلے آپ مسواک کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم اکثر رات میں مسواک کرتے تھے آنحضرت صلعم جب وقت سوئیکے لئے ارادہ کرتے تو اپنا سیدہ ہاتھ نہ خسارہ کے نیچے رکھتے پھر اللہم صلی علیک یوم تبعث عبادک میں بار فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم رات میں جب بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ نہ خسارہ کے نیچے رکھتے پھر اسطور سے فرماتے تھے یا اللہم صلی علیک یوم

بِسْمِ اللَّهِ أَمُوتُ أَوْ حَيُّوتُ خُواب سے بیدار ہوتے تو الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا
 بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَالْكَوْنُ السُّورِ کہتے تھے آنحضرت صلیم جسوقت اس میں حیرت
 فرماتے تو بسمِ اللہ و صمعتُ حَبْنِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَخْشَاءُ سَيِّئَاتِي
 وَكَذِّرْ هَلَانِي وَثَقِّلْ مِيزَانِي وَأَجْعَلْنِي فِي السَّعْيِ الْأَعْلَى کہتے تھے آنحضرت
 صلیم جب آرام کر سکی جاے لیٹے تو قل یا ایہا الکافرون پوری بیٹھتے تھے حضرت
 عائشہ صدیقہ رضی عنہا روایت کی ہے کہ آنحضرت صلیم جسوقت بستر پر لیٹے تو قل
 ہو امداد امداد قل عود رب العلق اور قل عود رب العلق اس پڑھ کے دونوں ہاتھوں پر پڑھتے
 پھر ہاتھ ہوسکتا دونوں ہاتھوں کو جسم مبارک پر بیٹھتے تھے مگر پہلے وہی مبارک اور سر پر
 ہاتھوں کو پھیرتے تھے۔ آنحضرت صلیم جب تک سورۃ نسی اسرائیل اور سورۃ زمر پڑھ لیتے
 آرام میں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلیم صنگ الم تزیل اور السجدہ اور تبارک الدی پڑھ
 لیتے نہیں سوتے تھے۔ آنحضرت صلیم کی بی بیوں سے جب کوئی بی بی سونے کا ارادہ
 کرتی تو آپ اسے فرماتے کہ تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تین بار امداد
 پڑھ لیں انس نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلیم جسوقت اسے بستر آرام فرما
 تو الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَمَّا مَعَكُمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ
 وَلَا مُوَوِّیْ لَهُ کہتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا روایت کی ہے کہ آنحضرت
 صلیم جسوقت میں اپنے بستر پر کھڑے ہوتے تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
 رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَالِكِ يَوْمِ الْحِزَابِ الخ پڑھتے تھے۔ آنحضرت
 صلیم جسوقت خواب سے بیدار ہوتے تو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرِّ وَالْبَرِّ وَالْبَرِّ
 قَوْم کہتے تھے قیامت میں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلیم جسوقت سفر میں آ رہے تھے

میں اترتے تو ایسے سیدھے ہیلویر لیٹے اور جس وقت مغربین صبح سے پہلے اترتے تو ایسی گلیاں کو
 کھڑکڑکے اور کٹیوں کو ٹیک کے مبارک کو ہتیلیوں پر کہہ لیتے تھے آنحضرت صلعم
 جس وقت جنابت کی حالت میں ہونے کے لئے ارادہ کرتے جیسے ہمارے واسطے وضو
 کرتے ہیں وضو کر کے آرام فرماتے تھے اور جس وقت جنابت کی حالت میں کھائے پیے کا
 ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھ دھو ڈالتے یہ کہاتے بیٹے تھے۔ آنحضرت صلعم جس وقت
 جنابت کی حالت میں ہونے کے لئے ارادہ کرتے تو ہر گاہ کو دھو ڈالتے اور وضو
 کر کے سوتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی چستان مبارک سوتی تھیں اور آپ کا قلب مبارک سین
 سوتا تھا۔ آنحضرت صلعم خزانے لیکر سوتے تھے ہر اوٹھ کر پڑھتے تھے۔

باب پانچواں

آنحضرت صلعم کے خلق اور علم اور ازواج و مطہرات کے ساتھ معاشرت کرنے اور امانت
 اور صدق اور حیا اور خوش طبعی اور تواضع اور بیٹھے اور کھڑے اور جماعت کی صفات میں اس باب میں
 چھ فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق اور علم کی صفت میں
 قاضی عیاض نے تعاین کہا ہے کہ وہ ایک بنی منبہ نے کہا کہ میں نے اگستہ
 کتابیں پڑھیں تو تمام کتابوں میں سطور سے پایا کہ یہی صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیوں پر عقل میں
 غالب اور امی میں افضل تھا اور دوسری روایت میں ہے کہ تمام کتابوں میں میں نے
 پایا کہ اللہ تعالیٰ جلتانہ نے ابتدائی نبی سے اسکی استہانگ آنحضرت صلعم کی عقل کے
 مقابل میں تمام مخلوق کو عقل نہیں دی گئی مگر دنیا کی یگوں سے ایک ایک کے واسطے کی مقدار

میں دیکھی قسطلانی نے مولوی میں عوارف المعارف سے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں عقل اور لب کے ساتھ جبر و ید کے اور ایک حرو و لکات تمام
 مومنین میں تقسیم کیا قسطلانی نے کہا ہے کہ جس شخص نے آپ کے حسن تدبیر میں تامل کیا ہو
 آپ نے اہل عرب کے لئے کی اور وہ لوگ طبع ناموس سے نامد خوشی کے ہمارے لئے تھے اور
 حیر سے دور تھے آپ سے کس طور سے او کو دور کیا اور او کی جفاؤں کو اوٹھایا اور اوں کی
 ایذاؤں کو صبر کیا یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کے تابع رہ سوتے اور آپ کے پاس جمع ہوئے اور آپ کی
 طرف سے ہر ایک کو لوگوں اور بابا و رستوں سے اس وقتوں سے مقابلہ کیا اور آپ کو اپنی حالتوں سے
 عریض سمجھا اور آپ کی خوشنودی کے واسطے آپ سے وطنوں اور دوستوں اور قبیلوں کو چھوڑ دیا
 آپ کی حسن تدبیر غیر تجربہ کے جو پہلے ہو چکا ہو اور بلا مطالعہ کتابوں کے کہ اسے گزرے
 ہوئے لوگوں کی سیرت کی تعلیم پاتے تھے اس سے مستحق ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب مخلوق سے
 زیادہ ترعا قلم تھے اور حکمت آپ کی عقل شریف تمام عقلموں سے زیادہ وسیع تھی تو ضرور کہ
 آپ کے نفس کریمہ کا اخلاق وسعت میں زیادہ تھا تمام چہرین آپ کے خلق وسیع میں سما تے تھے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن شریف تھا امام غزالی نے احیائیں کہا ہے کہ سعد بن
 ہشام نے کہا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رحمہاں کے پاس حاضر ہوا اور اس میں سے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو دیکھا اور انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن شریف میں پڑھتے ہو میں نے کہا
 ہاں پڑھتا ہوں حضرت عائشہ رحمہاں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن
 شریف تھا اور آپ کو قرآن شریف نے ادب سکھایا تھا مثل قول خدا تعالیٰ
 جلتاہ کے حُذِّ الْعَفْوَ وَأْمُرٌ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ اور قول خدا
 تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَيَنْهٰی عَنِ الْقُرْبٰی النَّہٰی

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ اور قولِ خدا سے تعالیٰ عروجِ جیل کا و اَصْبِرْ عَلَىٰ مَا
 اَصَابَكَ اِنَّ دَلِيكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ اور قولِ خداوندِ جلیل کا و لَمْ يَكُنْ صَدْرُ
 عَمْرٍ اِنَّ دَلِيكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ اور قولِ خدا سے تعالیٰ کا و اَعْفُ عَنْهُمْ
 وَاَصْفَحْ اِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الْمُحْسِنِينَ اور قولِ خداوندِ تبارک تعالیٰ کا اِحْتَسِبُوا كَيْدًا
 مِنَ الظَّالِمِينَ اِنَّ نَعَصَ لَطْمًا اَنْتُمْ وَلَا تَحْسَبُوهُوَ وَلَا يَحْتَبُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
 اِذَا هُمْ فِي شِقَاقٍ اسی قسم کی ادب کی باتیں قرآن شریف میں ہیں جو مخصوص نہیں ہو سکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اور تہذیب میں امدتِ تعالیٰ کے نزدیک اول مقصود تھے یہ آپ سے پورا کارِ تہذیب و تمدن
 پہنچا اسلئے کہ آپ نے قرآن شریف سے ادب پایا اور قرآن شریف کے ساتھ خلق
 کو ادب سکھایا اسوجہ سے آئیے فرمایا کہ میں مکارمِ اخلاق پورا کر سکے لئے مبعوث کیا گیا
 ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اخلاق کو کامل کیا تو آپ کی تعریف و ثناء اِذَا لَكَ لَعَلَّاهُ
 حُلُقٍ عَظِيمَةٍ یہ امامِ غزالی نے کہا کہ معاویہ بن جہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وایت
 کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مکارمِ اخلاق اور محاسنِ اعمال سے ڈھاپا ہے اور نہیں
 محاسن سے حسنِ معاشرت اور بزرگیِ اعمال اور نرمیِ عادت اور بدل سکی اور کہانا نگلانا اور خوش
 طور سے سلام علیک کرنا اور مسلمان ہمارے عبادت کرنا نیک ہو یا بدکار ہو اور مسلمان کے جنازہ کے
 ساتھ جانا اور ہم سایہ کے ساتھ پہلانی کرنا ہم سایہ مسلمان ہو یا کافر اور بوڑھے مسلمان کی
 عزت کرنا اور کہانے کی دعوت قبول کرنا اور کہانے پر دعا مانگنا اور عقوبتِ قصیر کرنا اور آدمیوں
 کے درمیان اصلاح فساد کرنا اور جو داؤد کریم و رحمت کرنا اور اسلام میں ابتداء کرنا اور غصہ
 کہانا اور آدمیوں کے قصود کو معاف کرنا ہے اور جس جہ کو اسلام نے حرام کر دیا ہے
 جیسے لہو و لعب اور باطل امور اور راگ و رنگ اور تمام ظلم و زیادتی اور کلمہ اور عداوت اور

لوگوں کو بھیچے پڑا کھانا اور جو سٹ بولنا اور بھل اور تنگی اور لوگوں کو ستانا اور انکی ساتھ مکر کرنا اور ایک کی بات دوسرے سے کہنا اور درمیان دو جھگڑے والوں کے بدی کرنا اور قطع اہام کرنا اور بد اخلاقی اور تکبر اور فخر اور حیلہ کرنا اور ایسے آپ کو بڑا جانا اور گرد مستی کرنا اور فحش اور یہودہ کہنا اور کینہ اور حسد اور شبکی اور بغاوت اور حد سے گزرنا اور ظلم کرنا ایسے بھی اہم کام اخلاق سے ہے۔

انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پسندیدہ نصیحت نہیں چھوڑی تھی پسندیدہ نصیحت کی طرف ہلکوبلایا اور اس کے ساتھ ہلکا فرمایا اور کسی بات میں آنکھوں کی چوڑی یا انس رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کی جالے عیب کا لفظ کہا ہے یا لفظ تین کہا ہے ہلکا اوس سے خوف دلایا اور اوس سے روکا ان تمام باتوں سے یہ تیر فیضہ کافی ہے
 اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ اٰخِرَآيَةٍ تَحْكُمُ

معاذ اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت کی اور فرمایا اسی معاذ میں تمکو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے لئے وصیت کرتا ہوں اور سچ کہنا اور عہد کی وفا کرنا اہم کو ادا کرنا حیات نہ کرنا ہمسایہ کے حقوق کی حفاظت کرنا یتیم کے ساتھ رحمت کرنا اور زہم بات کہنا اور سلام کی کثرت کرنا اچھے کام کرنا اور دنیا کی اہل کو کم کرنا اور ایمان کو لازم کرنا اور قرآن شریف میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا اور آخرت کی محبت اور حساب قیامت سے خوف کرنا اور عاجزی کرنا اسی معاذ میں اہل باتوں سے ممانعت کرتا ہوں کہ تم دشمن آدمی کو گالی دو اور سچے کی تکذیب کرو اور گنہگار کی اعانت اور اہم عادل کی ملامتی اور زمین میں فساد کرو اور تمکو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اگر تیرا دوزخ یا دوزخ کے پاس ہو اللہ تعالیٰ سے خوف کرو جو گناہ محمی ہو اسکی تیرے بھی کرنا اور جو گناہ علامت طور سے ہو اسکی

توبہ علانیہ طور سے کروندگان خدا کا ادب ایسا ہی ہے اور آپؐ بدگمانِ فحاکم کا رمِ اخلاق اور محاسنِ آداب کی طرف بلایا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے ماموں ہندانی ہالہ سے پوچھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا بہت وصف کیا کرتے تھے میری خواہش تھی کہ آپ کے حلیہ مبارک سے کچھ میرے لباس میں بیان کریں پس ہندابی ہالہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحما مہمما مہمما لہم وجہہ ملا لہم القمیر کلیلۃ البدر اور اس حدیث کو طول کے ساتھ بیان کیا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس حلیہ کو ایک ماہ دراز تک حسینؑ سے چھپایا پھر میں نے اپنے اونکے سامنے بیان کیا تو میں نے ان کو پاپا کہ مجھ سے پہلے اس حلیہ پر اطلاع یا چکے ہیں وہ ہوں ہند سے وہ بات پوچھی تھی جس بات کو میں نے اوسے پوچھا تھا اور میں نے حسینؑ کو پایا کہ انہوں نے اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرکات و سکنات اور آپ کی شکل مبارک کو پوچھا تھا اور ان کے اوصاف سے کوئی شبہ نہیں جوڑی تھی حسینؑ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے اس شخص سے صلعم کے رکال میں جانے کا احوال پوچھا میرے باپ نے کہا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں داخل ہوتے تو آپ اوقات شریف کے تین حصے کرتے تھے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور دوسرا حصہ اپنے اہل کے لئے اور تیسرا حصہ اسی ذات کے کاموں کے لئے بٹھارتے تھے پھر آپ ذاتی حصہ کو دو حصوں پر تقسیم فرماتے تھے ایک حصہ اپنے واسطے اور دوسرا حصہ اہل کیواسطے جو خاص خیرین ہوتیں ان کو آدمیوں کو دیتے اور اوسے بغل نہیں کرتے تھا وہ ان کی سیرت سے یہ بات تھی کہ آپ کے وقت سے امت میں جو حصہ صرف ہوتا تو اوس میں

آپ کے حکم سے اہل محصل کے ساتھ تیار مقدم ہوتا تھا اور اہل فسل میں میں جو بمقدار اصل
 کی رکھتے تھے اوسکے موافق تقسیم ہوتی تھی اور میں سے کوئی شخص ایک حاجت والا اور
 کوئی دو حاجتوں والا اور کوئی بہت حاجتوں والا ہوتا آپ اوسکے ساتھ مشغول ہوتے ہر ایک
 اور کو بمصالح میں مشغول رکھتے تھے اور آپ کی اُمرت آپ کے ساتھ سوالات میں مشغول ہوتی تھی اور امت کی
 جو باتیں سے جو حیر ہوتی آپ اوسکو دیتے تھے اور اوسے فرماتے کہ حاضر حالت کو اطلاع کر دے اور جو
 شخص اسے حاجت میرے پاس ہو چکا ہے اس کی طاقت میں کہتا ہے تم لوگ اس کی حاجت کو میری پاس
 پہنچاؤ تحقیق شخص عاجز آدمی کی حاجت کو سلطان کو یا میں پہنچاتا ہوں اللہ تعالیٰ قیامت کو دے گا اوسکو قدموں کو
 قائم کرے گا اوسکو اہل محصلوں میں سوا ایسی باتوں کے اور ذکر نہیں ہوتا تھا اور سوا ایسی باتوں کے کسی
 شخص سے آپ اور کوئی بات پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ کے پاس مطلب چاہنے والے
 لوگ آتے تو آپ سے کچھ فائدہ اوٹھا کر جاتے تھے اور آپ کی برکت سے جو جسم جاتی تھے
 حسین بن مہ نے کہا کہ میں نے اسے باپ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر غلے
 کے بعد کیا کرتے تھے کہا کہ اپنی رباں مبارک کو روک کے رکھتے تھے مگر جس معاملہ میں وارد ہوتی
 تو کلام کرتے تھے اور لوگوں کی تالیف قلوب فرماتے تھے اور اوروں کو شکر نہیں کرتے اور
 جو شخص اسے قوم میں برگ ہوتا اوسکا اکرام کرتے اور اوسکو مردار بدلتے تھے اور آدمیوں کو دروازے
 اور آپ کو ہیرا سکے کہ ایسی تیوری کو بدلتے اور غلے نہ کرنے اور اسے سچاتے تھے اور اپنے
 اصحاب کی لگائی جاتے اور آدمیوں میں جو بات ہوتی اوسے پہنچتے تھے اور اسے آدمی کو دیا سمجھتے
 اور اوسکو قوت دیتے اور قبیح کو قبیح سمجھتے تھے آپ کے سب کاموں میں اعتدال تھا اور کسی میں
 اختلاف نہیں تھا اور اس خوف سے کہ لوگ آپ سے عاجل ہو جائیں یا آپ کے ساتھ میل
 نہ کریں اوسکے حال سے عاجل نہیں ہوتے تھے ہر حال کیونکہ آپ کے پاس ایک شے نہیں

تھی اور حق سے تجاوز نہیں کرتے اور آپ کے پاس جو لوگ تھے وہ ہی حق سے تجاوز نہیں کرتے
 تھے ایسے لوگ آپ کے نزدیک فصل تھے اور وہ بصیحت میں عام تھے اور سب سے مرتبہ عظیم
 تھے اور غنچاری اور مدوویہ میں حسن تھے حسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا کہ میں نے
 اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا حال بوجھا کہا کہ آپ کھڑے ہوتے اور بیٹھتے وقت ذکر الہی
 کرتے تھے اور جب وقت کسی گروہ تک پہنچتا جس جا مجلس کی انتہی ہوتی وہیں پر بیٹھ جاتے
 اور فرماتے تھے کہ مجلس کا بیٹھنے والا ہر ایک اپنی جگہ سے حصہ دیا گیا ہے جو شخص جس جگہ بیٹھا
 بیٹھا رہا وہاں ہی اس کا حصہ ہے نہ گنا نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی شخص مجھ سے ہی سرگ مرتبہ والا ہے
 جو شخص آپ کے پاس بیٹھا یا اسی ضرورت کو آپ کے سپرد کیا آپ کو کو صبر لایا یہاں تک کہ
 وہ آدمی آپ کے پاس سے کامیاب پہرا اور جس شخص نے اپنی حاجت چاہی آپ نے
 اس کو نہیں لوٹا یا اگر کسی حاجت کے ساتھ یا آسان بات دیا کر اس کو واپس کیا یا کسی شکستہ فی
 اور خلق تمام لوگوں کو گوارا دیتا تھا آپ لوگوں کے واسطے محبت اور غنچاری میں باب ہو گئے تھے
 اور وہ لوگ آپ کے نزدیک حقوق میں برابر تھے آپ کی مجلس حیا اور حلم اور صبر اور امانت
 کی مجلس تھی آپ کی مجلس میں آواز بلند نہیں ہوتی تھی اور حرام چیزوں کا عیب اور وصف
 بیان نہیں کیا جاتا اور کسی شخص سے اس مجلس میں خطا اور تعزیر نہ سنیں نہ ہوتی تھی بلکہ
 سب لوگ اعتدالی حالت میں رہتے تھے آپس میں لوگ اپنی فضیلت کو اندر دے دے تقویٰ سے
 بڑا طہر کرتے اور باہم تواضع کے ساتھ رہتے تھے بزرگ آدمی کی توقیر اور چوٹے کے
 حال پر رحم کرتے تھے اور حاجت مند آدمی کو پسند اور سام کی حفاظت کرتے تھے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت مبارک مواظبہ و مدغورجل کے کام کے نہیں گذرتا تھا یا جس کام
 میں آپ کی نفس کی صلاح ناگزیر ہوتی آپ کا وقت ان میں صرف ہوتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

خلق میں تمام مخلوق سے نیک تر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمت شکنفہ روا اور نرم اخلاق تھے
 آپ نے مخلوق کو گونے لے اس بات سے پہچانا تھا کہ آپ آدمیوں کے ساتھ ایسے طور کے
 کر رہے تھے اور شکستہ روئی اور نرمی کے ساتھ مخالفت فرماتے اور آدمیوں کی تکالیف
 کو ادا فرماتے اور ان کے واسطے خوف کرتے اور تحمل اور صبر اختیار فرماتے اور ان کے طبیعت
 سے ڈھونڈتے اور ان کے ساتھ نیک برز کرتے اور اوپر سختی اور عرصہ نہ بکڑھتے اور ان کے دوا
 کا مواخذہ نہ فرماتے تھے آپ کی ذات مقدس ان صفات کے لئے منظر تھی۔

حضرت علی کریم اللہ وجہ سے دایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ہاتھ کے وجود الناس اور ان کے واسطے فراخی سینہ کے اوسع الناس اور صدق کچھ میں صدق
 الناس اور عہد کے وفا کرنے میں سب سے بڑھ کر تھے اور تمام مخلوق سے زیادہ طبعیت
 تھے اور معاشرت میں سب سے اکرہ تھے جو شخص آپ کو اجاں نہ کہتا اور اسکے دل میں ان کی
 ہیبت ہوتی اور جو شخص ابروی معرفت کے آپ سے مخالفت کرتا تو آپ کیسے اخلاق کی
 وجہ سے زیادہ دست رکھتا آپ کا وصف کرنا یا انھیں دیکھنا کہ میں نے آپ سے پہلے اور
 آپ سے بعد ان کی مثل نہیں دیکھا انسان سے دایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس
 اور اروع الناس اور ازہد الناس اور اعدل الناس اور احسن الناس اور احسن الناس تھے آپ کے دست مبارک
 نے کسی ایسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا کہ ان کی ملکوت یا ان کی قرابت دار ہوتی اور
 یہی انسان نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس اور ازہد الناس اور
 اروع الناس تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کے ساتھ آدمیوں سے اہل بیت میں زیادہ تھے اور ان کے
 سے آدمیوں کو زیادہ نفع پہونچاتے تھے اور آدمیوں سے آدمیوں کے لئے زیادہ نفع پہونچاتے

آنحضرت صلعم آدمیوں کی بلیدی پر یا وہ صبر کرتے تھے خار چہ بن رید بن
 ثابتؓ نے روایت کی ہے کہ ایک گروہ زید بن ثابتؓ کے پاس آیا اور ان سے کہہ
 کہ رسول اللہ صلعم کی باتیں ہم سے بیان کر و زیدؓ نے کہا کہ میں کس بات کو کہوں میں نے
 کے پڑوس میں تھا جسوقت آپؐ پر وحی نازل ہوئی تو میرے پاس آپؐ کسی آدمی کو کہتے ہیں
 آپؐ کے واسطے وحی کو لکھتا ہوں کہ آپؐ کے ساتھ ایسی دیکھی تھی کہ جسوقت آپؐ بھگا کر
 کرتے تو ہمارے ساتھ اور سکا ذکر فرماتے تھے اور جسوقت آخرت کا ذکر کرتے تو ہمارے
 ساتھ اور سکا ذکر کرتے تھے اور جسوقت کہانے کا ذکر کرتے تو ہمارے ساتھ اور سکا ذکر کرتے
 تھے **آنحضرت** صلعم کی تعلیم باتیں ہیں جو ہمارے سامنے ہیں سنا کر یا ہوں **آنحضرت** صلعم
 کے اصحاب آپؐ میں کہی کہی آپؐ کے سامنے استعارہ پڑھا کرتے تھے اور یا م جاہلیت کے گمراہ
 بہت چیزوں کا ذکر کیا کرتے تھے اور آپؐ میں ہستے تھے جسوقت اصحاب منہ سے تو ان کے ساتھ
 آپؐ یہی بسم فرماتے اور ان کو زجر نہیں کرتے مگر حرام چیزوں نے جبر فرماتے تھے۔
آنحضرت صلعم اولوگوں کی نسبت اپنے اصحاب کے و بر و یا وہ بسم فرماتے تھے
 اصحاب آپؐ کے سامنے جن چیزوں کا ذکر کرتے اور ان کی باتوں پر آپؐ کو زیادہ تعجب ہوتا اور
 اصحاب کے ساتھ اپنی ذات سے یا وہ مخالفت رکھتے اور اکثر اوقات آپؐ بطور سے بسم
 فرماتے کہ آپؐ کے مندان ہمارے ظاہر ہو جاتے آپؐ کے حضور میں ان کی ماقدا اور ان کی توقیر
 ستان کے باعث اصحاب کا ہنسنا مشکل آتا تھا۔

راویوں نے کہا ہے کہ ایک دن ایک اعرابی آیا ان کا رنگ اسوقت متغیر تھا تھا
 آپؐ کو اسوقت ملتفت نہیں یا تھے تھے اوس اعرابی نے آپؐ کو سوال کر کے لئے ارادہ
 کیا اصحاب نے کہا اسی اعرابی سوال کر رہے ہیں رسول اللہ صلعم کے چہرہ ایک کو متغیر دیکھتے ہیں۔

اعمرانی نے کہا مجھ کو چوڑو و حد کی قسم ہے کہ اس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی
 مبعوت کیا ہے جب تک آپ تسخیر مانگیں گے میں آپ کو چوڑو و نگا اعرابی سے آنحضرت صلعم
 سے کہا یا رسول اللہ ہم کو خیر پہنچی ہے کہ مسیح و جال آدمیوں کو خرید دینگا اور ایسا حال ہوگا کہ
 آدمی بیونک سے ہلاک ہو گئے میرے ماں باپ پر قذا ہوں آپ کیا بہتر دیکھتے ہیں جال
 کے خرید کو اوروں سے عفت اور یا کفرنگی کے چوڑووں یہاں تک کہ لاعری سے ہلاک ہوں
 یا اسکا خرید کیا دن یہاں تک کہ میری بیٹی اسے طور سے بہرائے اور میں اللہ تعالیٰ
 کے ساتھ ایمان لاؤں اور دجال سے مسکرہ ہوں آنحضرت صلعم نے اوس اعرابی
 کی گفتگو سے ایسا تبسم فرمایا کہ آپ کے دندان مبارک طاہر ہو گئے پہر آپ نے اوس اعرابی سے
 فرمایا کہ وہ کمانا نہ کمانا اللہ تعالیٰ تجھ کو اوس چیز کے ساتھ عنی کر دینگا جس چیز سے مومنین
 کو عنی کرتا ہے۔

آنحضرت صلعم اصحاب کے ساتھ خاطر داری سے نطق فرماتے تھے اور اصحاب
 سے جو شخص آپ کی مجلس میں نہ آتا تو اس کی کیفیت دریافت فرماتے اور اکثر ایسی حالت میں نہ آنے
 والے سے فرماتے تھے تو نے اسی بہائی مجھ سے بہائیوں سے کوئی بات خلا
 پائی ہے جو تو نہیں آیا آنحضرت صلعم کے اخوان یعنی اصحاب سے جب وقت کوئی شخص
 تین دن تک نہیں آتا تو آپ اس کے احوال کو دریافت فرماتے اگر وہ مریض ہو یا تو اس کے
 لئے دعا کرتے اور اگر کسی جابی پر موجود ہو یا تو اس کے دیکھنے کو جاتے اور اگر بیمار ہو یا تو اس کی
 عیادت کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ ایسی کتاوہ دینی سے
 ملتے تھے کہ ہر ایک شخص اصحاب سے یہاں کرتا تھا کہ تمام اصحاب سے میں ہی آپ کے
 نزدیک زیادہ معزز ہوں۔ آنحضرت صلعم ہر ایک شخص کو جو آپ کے نزدیک بیٹھا ہوتا یا

سے اسطورہ حصہ دیتے تھے کہ وہ شخص یہ گمان کرتا کہ آپ کے نزدیک میں ہی اکرم الناس ہوں۔ عمر و ابن العاصؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ صلعم ایک اشرف قوم کے ساتھ باتوں میں متوجہ تھے اور ایک تالیف قلوب فرما رہے تھے اور میری طرف منہ کر کے باتوں سے ایسے متوجہ ہو رہے تھے کہ میں نے یہ گمان کیا کہ میں ہی خیر القوم ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اچھا ہوں یا حضرت ابوبکر صدیق رحمہم آپ نے فرمایا ابوبکر رحمہم پہر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اچھا ہوں یا حضرت عمر فاروق رحمہم آپ نے فرمایا عمر رحمہم پہر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اچھا ہوں یا حضرت عثمان غنی اپنے فرمایا عثمان رحمہم جسوقت رسول اللہ صلعم سے میں نے سوال کیا آپ نے فرمایا اسوقت میں اس بات کو دوست کہا کہ آپ سے سوال کرتا۔ آنحضرت ﷺ صلعم جو شخص آپ کے پاس بیٹھا تو اپنی التفات سے اس کو حصہ دیتے تھے یہاں تک کہ ایک بیٹھا اور آپ کی سماعت اور آپ کی گفتگو اور محاسن لطیف اور آپ کی دروندی و سی کے لئے ہوتی تھی اور آپ کی مجلس بصفت ایسی التفات اور توجہ کے حیا اور تواضع اور امانت کی مجلس تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿فَمَا دَحَمَاهُ مِمَّا لَدَىٰكَ لَئِنْ كُنْتُمْ لَهُمْ لَؤُوكُمْ كُنْتُمْ فَمَا عَلَيْهِمُ الْغُلْبُ لَا تَعْصُوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ آنحضرت ﷺ صلعم مکروہ بات میں کسی کا سامنا نہیں کرتے تھے النبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد آپ کے نزدیک تھا اور اس کے لباس میں دردمی تھی اور آپ کی عادت تھی کہ کسی مکروہ بات میں کسی کا سامنا نہیں کرتے تھے جسوقت ہر دم کھڑا ہوا تو اس نے لوگوں سے فرمایا کہ اگر تم لوگ اس شخص سے کہہ دیتے تو ہر دم ہوتا کہ وہ لباس نہ پہنے باجوہری نے کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ صلعم مکروہ نام میں کسی کا سامنا نہیں کرتے تھے تو یہ اسکے منافی نہیں ہر خود راہ میں عمر و ابن العاصؓ سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میرے

[illegible]

حسم پر دو کپڑے معصوم دیکھے اور فرمایا کہ یہ دونوں کپڑے کھار کے لباس سے میں ایک تو تم بہت
 اور ایک روایت میں ہے من نے نعص کیا کیا ان دونوں کپڑوں کو میں نہ ہو ڈالوں
 آنحضرت صلعم نے فرمایا بلکہ ان دونوں کو جلا دو تا یہ جلائے کا لفظ جریر مجہول ہے
 یہاں وسیع دلیل ہے کہ علما تحریر معصوم میں اور جمہور کے نزدیک معصوم مکروہ ہے آنحضرت
 صلعم مکروہات کی واسطے کسی شخص کا سامنا نہیں کرتے اور نصیحت کرتے وقت کسی میں
 شخص کے ساتھ تعرض نہیں دیتے تھے بلکہ عام طور سے خطاب کر کے کلام کرتے تھے
 آنحضرت صلعم کو جب کسی آدمی کی کوئی بات ہو بچتی تو آپ نہیں کہتے کہ فلاں
 شخص کا کیا حال ہے کہ فلاں شخص اسکی نسبت کچھ کہتا ہے بلکہ آپ یوں فرماتے کہ اس
 قوم کا کیا حال ہے کہ ایسا ایسا کہتی ہے آنحضرت صلعم کا عتاب کرنا تعریض کے طور
 پر تھا کہ اس قوم کا کیا حال ہے کہ ایسی ایسی تمہیں متروط کرتے ہیں کہ کتاب مدین میں
 ہیں اور اسی قسم کے فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی انسان کو دیکھتے کہ وہ ایسا فعل کرتا ہے
 کہ لائق نہیں ہے آپ نے کہ یہ کورہ چوڑا کہ اس کے انکار کی طرف مبادرت کرے
 آپ اسکو نرمی کے ساتھ ادب سکھلاتے تھے یہاں تک کہ وہ آدمی اپنے امر میں ثابت
 ہو جاتا۔ آنحضرت صلعم کسی آدمی پر تہمت نہیں پکڑتے اور کسی کی بات کسی کی نسبت
 قبول نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم اکثر فرماتے تھے کہ میرے صحاب سے
 میرے پاس سوانیکی کے کوئی بات نہ ہو یا داسلئے کہ میں اس بات کو دوست کہتا ہوں کہ
 جب انکی طرف نگاہ تو میں سلیم الصبر ہوں۔ آنحضرت صلعم اپنے صحاب سے محبت
 کسی شخص کو آپ بعض کام کی واسطے بھیجتے تو یوں فرماتے تھے کہ اگتا دہ وئی سے ملو

اور لوگوں کو نفرت نہ دلاؤ اور معاملہ میں آسانی کرو اور دستواری نہ کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اصحاب سے ملتے تو اسے پہلے سلام علیک فرماتے اور اس کے بعد مصافحہ کرتے تھے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت اپنے اصحاب میں کسی شخص سے ملاقات کرے تو مصافحہ کرتے
 یہ لوگ ہاتھ پکڑ کے اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنے ہاتھ کی انگلیوں ڈال دیتے اور وہ اس کے
 کو اپنے ہاتھ سے مضبوط پکڑ لیتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت اصحاب سے کوئی شخص دیکھتا تو آپ اس کے ساتھ کھڑے
 ہو جاتے اور اس کی نزدیک سے ہیں جاتے یہاں تک کہ وہ شخص خود چلا جاتا اور جو وقت
 اصحاب میں سے کوئی شخص آپ سے ملاقات کرتا اور اپنے ہاتھ میں آپ کے ہاتھ کو
 لینا چاہتا تو آپ ہاتھ اٹھاؤ یہی تھے اور حد تک وہ آدمی اسے ہاتھ کو آپ کے ہاتھ سے
 نہ نکالتا آپ اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ سے نہیں نکالتے تھے۔ اور جو وقت آپ اپنے
 اصحاب میں کسی شخص سے ملتے اور وہ شخص اپنی محمی بات کہنے کے لئے چاہتا کہ آپ اپنا
 کان میری طرف جھکا دیں آپ اپنا گوش مبارک اس کی طرف کر دیتے اور اس کے منہ کے نزدیک
 سے کابل جدا نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ شخص خود علیحدہ ہو جاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اصحاب میں سے کوئی شخص آپ سے ملتا آپ محبت سے اس پر ہاتھ پیرتے تھے اور اس کے لئے
 دعا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اصحاب یا غیر لوگوں سے کوئی شخص بکارتا
 تو آپ لہیک فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی کسبت مقرر کرتے اور ان کو
 کنیت کے ساتھ بلاتے تھے اور ان کو اپنے ناموں سے اور مکمل کلام کرنے اور سنات
 قلوب کی فہم سے پکارتے تھے اور جس شخص کی کنیت ہوتی اس کی کنیت ٹھہرتے تھے اور
 جس بی بیوں کی اولاد ہوتی اس کی کنیت ٹھہرتے اور جس بی بیوں کی اولاد نہ ہوتی اس کی کنیت

کی ابتدا فرماتے اور لڑکوں کی کسیت مقرر کرتے اور اس کسیت سے لڑکوں کے دلون کو نرم
کرتے تھے آنحضرت صلیحہ صوفت لڑکوں کی طرف گدرتے تو او سے سلام علیک کرتے
یہ او کے ساتھ مسرت انگیز باتیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلیحہ صوفت سفر سے تشریف
لائے تو آپ اہل بیت کے بچوں سے ملتے تھے۔ آنحضرت صلیحہ صوفت اور عیال
کے ساتھ رحمہ اللہ اس تھے۔

آنحضرت معلوم کے پاس چھوٹے بچے لائے جانے آپ رُہے کو دیا اور ان کے
 تالو سے ملتے اور ان کے لئے دعا مانگتے اور ان کے دل سے بیکت جانتے تھے۔ آنحضرت
 مع انصار کے دیکھے کو جانتے تھے اور ان کے بچوں سے سلام علیک کرتے اور ان کے
 سرور میرا تہہ پیرتے تھے۔

یوسف بن سلام بن عبد العزیز روایت کی ہے کہ میرا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوسف کہا اور مجھ کو ایسی گو دینیں سنلایا اور میرے سر پر پناہ دست مبارک پھیرا تھا۔
اس شخص نے حضرت صلح غزینہ بتام سلمہؓ کو کہلائے اور اکثر رویہ کہتے تھے۔

آنحضرت صلعم حضرت حسن اور حضرت حسینؑ کو ایسی ہیبت مبارک پر مبتلا تھے اور آپ
دو لون باتون اور دونوں بایوں سے ملتے اور فرماتے تھے لَعَلَّ الْحُلَّ حَمَلُکُمْ وَ لَعَلَّ
الْعَدْلَ لَآئِ اُنْتُمَا اور اکثر آئینے دونوں صاحبزادوں کے ساتھ لیا گیا ہے اور دونوں
صاحبزادے میں پرہیز تھے۔

حضرت حسنؑ ایک بار آئے آنحضرت صلعومجدہ میں تھے حضرت حسنؑ آپ کی
استیت مبارک پر بیٹھ گئے آنحضرت صلعومجدہ میں یہاں تک دیر کی کہ حضرت حسنؑ
فیت مبارک سے اتر آئے جسوقت آپ نماز کے فارغ ہوئے بعض صحابہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ آپ نے اپنے مجدد کو بیت دار کیا آپ نے فرمایا میرے بیٹے نے مجھ کو سوار
 ساباتنا اور میری بیٹی پر وار تھا اس لئے میں نے جلدی سے اوٹھنے کو کہہ دیا۔
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھتے ہوئے اور حضرت حسن اور
 حضرت حسین رضی اللہ عنہما کیلئے اور ان کی میت مبارک پر بیٹھتے سے ابومہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا
 ہاتھ پکڑا اور ان کے دونوں پاؤں گنتوں پر رکھے اور یہ الفاظ فرماتے تھے تَرْقِ تَرْقِ
 عَيْنُكَ حَقَّ حَقِّهِ لِسَانُ الْعَرَبِ مِثْلُ كَلِمَةٍ مِّنْ حَدِيثِ مَوْلَىٰ
 صلعم حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو رقص کرتے تھے اور حرق حرق ترق
 عین لقمہ فرماتے تھے حرق وہ شخص ہے کہ ضعف کے باعث اپنے پاؤں پر
 رکھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ چڑھ کر اپنے قدم آب کے میدانہ مبارک پر رکھ دیتے تھے ابن اشیر
 نے کہا ہے کہ آپ نے ان الفاظ کو مزاج اور صاحبزادے کے انش پکڑنے کے واسطے
 کہا ہے ترق کے معنی چڑھنا اور عین بقیہ ہوئی انکہہ سے کیا ہے۔
 جو لوگ اہل فضل سے خلیق ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام کرتے تھے اور جو
 لوگ اہل مرتب سے ہوئے تو او کی تالیف قلوب احسان سے فرماتے تھے اور بنی ہاشم کا
 اکرام کرتے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اسطور سے فرماتے کہ جو آدمی او سے مرتبہ میں اہل ہوتا
 ہو سکے اور او کو برتری میں ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام کرتے تھے۔ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہایت و رحمہ لطف فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 عباس کی بزرگی اسطور سے کرتے تھے جس طور سے میا باب کا اجلال کرتا ہے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شخص کو دیکھتے پہلے سلام علیک کرتے اور جو بوقت کسی شخص نے

اس کا دست بارک پکڑ لیا آپ کو وہ وہاں تک لے گیا کہ درہی ایس ہوا۔ حضرت صلعم
 حسوۃ کسی آدمی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس کو بیچ چھوڑتے یہاں تک
 کہ وہ آدمی خود ایک درہ مار چھوڑتا اور وقت آپ دواتے سے اسکو دے اللہ بیک
 واما کما تکت وحوالتکم عملک احسن صلعم کے پاس اگر کوئی آدمی گھر بیٹا اور وقت
 آپ کا ریڑھ پٹے ہوتے تو مار میں کچھ یہ کر کے اس کے پاس اتار بیٹھاتے اور دریافت فرماتے
 کیا تم کو کوئی حاجت ہے جس وقت اس کی حاجت سے فارغ ہوتے یہ نسا کی طرف
 متوجہ ہوتے تھے۔

آنحضرت صلعم جو شخص آپ کے پاس آتا اس کا اکرام کرتے یہاں تک کہ آپ نے
 اس شخص کو واسطے کہ اس کے اور آپ کے درمیان قرابت اور دودھ کی شرکت تک نہ تھی ایسا
 کیرا بھیا کے اس کو بٹھلایا ہے آنحضرت صلعم کے پاس جو شخص آتا آپ اسے وسادہ
 کو جو آپ کے پیچے ہوتا اس کو دیدیتے تھے اگر اسے وسادہ لیے سے انکار کیا تو آپ اس کی
 طرف وسادہ دیے کے واسطے ہرم فرماتے یہاں تک کہ وہ شخص وسادہ کو قبول کر لیتا
 انس ۴۷ سے روایت کی ہے کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ صلعم کی خدمت کی تھی
 مجھ کو ہرگز آفت کا کلمہ میں نہ پایا اور جو کام میں لے گیا آپ نے اس کی سبب یہ نہ کہا کہ تو نے
 یہ کام کس واسطے کیا اور جس کام کو میں نے نہیں کیا اس کے لئے آپ نے ہرگز نہ فرمایا کہ تو
 کیوں نہیں کیا اور یہی انس ۴۷ سے روایت کی ہے کہ جس وقت میں نے رسول اللہ صلعم کی
 خدمت کی میری عمر آٹھ برس کی تھی میں نے دس سال تک آپ کی خدمت کی آپ نے کسی چیز پر مجھ کو
 ہرگز ملامت نہیں کی اگر آپ کے اہل سے کسی نے مجھ کو برا کہا تو آپ نے فرمایا اس کو چھوڑو
 اگر اس سے کسی چیز کو چھوڑ دیا اس کو ملامت نہ کرو صحابہ میں ہی انس ۴۷ سے روایت

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق کے حسن الناس سے ایک دن آپسے مجھ کو
ایک حاجت کیلئے بھیجا میں نے طاہرین کہا و اللہ میں سے جاؤنگا اور میرے دل میں بتایا
کہ میں جاؤنگا اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا تھا میں ہر کجا سے ماہر نکلا اور رکروں
کی طرف گزرا وہ مارا میں کیل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکایک آگے میری گردن
پکڑ لی میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ تسم فرما رہے تھے ہر ایک نے مجھ سے دریافت
فرمایا اسی آئیس جہان تکو حاسیک واسطے میں نے کہا تھا تم گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں جاتا ہوں۔ اور یہی الشہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا
تھا آپ ایک سحرانی چادر اوڑھے تھے جسکے پلو موٹے تھے آپ سے ایک اعرابی ملا اور
اوسے چادر کے ساتھ آپ کو اتارے روڑ سے کہیچا کہ آپ اوسکے سینہ تک آگئے میں نے
آپ کے کاندھے کو دیکھا کہ چادر زور سے کہیچے کے باعث آپ کے کاندھوں پر چادر
کے پلوؤں کے نتاں پڑ گئے تھے کہیچنے کے بعد اوس اعرابی نے کہا اسی محمد اللہ تعالیٰ
کا حوال آپ کے پاس ہے اوسکے یہ کہ واسطے حکم کر کہ مجھ کو دیا جائے آپ نے اعرابی
کی طرف دیکھ کر تسم فرمایا ہر آپ نے اوسکو ال دیے کے واسطے حکم دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اسا کی کرے واسلے اور ہر طبیعت تھے اور ہر عادت والے اور سخت کہے واسلے نہ تھے
حضرت عائشہ ام المومنین رہے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحش اور شفیق
نہ تھے اور نہ مارا میں پکار کے باتیں کرتے تھے اور بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں کرتے تھے
بلکہ عفو کرتے تھے اور بُرائی سے درگزر کرتے تھے۔

احیاء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمانے سے پہلے
آپ کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا مہارسدہ ہے اور ہر عادت والا اور سخت

کہے والا ہیں ہے اور مارا روں میں لٹا کر کے بات کرنا لائیں ہے اور بُرائی کا بدلہ
 بُرائی سے ہیں دیگا عفو کر لگا اور بُرائی سے درگزر کر لگا اوسکی یہ الیش کی جگہ یکہ و نہ ہجرت
 کی حلقہ طاب میں ہوگی اور اوسکا ملک تمام میں ہوگا اور کمرِ شہادت مالدیگا وہ اور اوسکے
 ساتھ جو شخص ہوگا قرآن شریف اور علم کی دعوت کر لگا اور وہی اسے ہاتھ یاؤں دے ہوگا
 یعنی پاکیزہ رہے گا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی تعریفِ اہلِ مین ہی کی ہے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص پر جہا نہیں کرتے اگرچہ اوس شخص نے آہ،
 ساتھ ایسا کام کیا ہو تا کہ حسیہ و حب ہو۔ آنحضرت صلعم سے جو شخص معذرت کرتا
 آپ اوسکی معذرت کو قبول کرتے تھے اگرچہ اوسے کچھ ہی کیا ہوتا۔ آنحضرت صلعم کو
 جسوقت کوئی شخص ایدا دیتا تو اوس سے آپ اعراض فرماتے اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ ہوسے
 علیہ السلام پر رحم کرے کہ وہ مجھ سے زیادہ ایدا دے گئے اور اوسوں نے صبر کیا۔
 آنحضرت صلعم کماح کیل کو دیکھتے اور اوس سے انکار میں کرتے اور تکلیف دیتے
 والے کلام سے آپ کے اوپر آوارہ بلدے کہتے تھے آپ تحمل فرماتے اور اوسکا مواخذہ
 نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم سے جب کسی شخص پر بددعا کر نیکی لئے کہا جاتا تو
 آپ دعائی بدستِ عرض کرتے اور اوسکے لئے نیک دعاواتے تھے۔ اور آپ نے ایسے
 دستِ مبارک سے کسی عورت اور کسی خادم کو ہرگز نہیں مارا اور نہ کسی اور کو مارا مگر جبکہ حرام
 میں ہوتے تو کھار کے ساتھ رد و ضرب آپ سے صدور پاتا تھا اللہ نے نیتِ وایت کی
 ہے کہ جسوقت خادم آپ کو خستہ نکرتا تو اسطور سے فرماتے کہ اگر قیامت کے دن بدلہ
 کا خوف نہ ہوتا تو میں اس مسواک سے تمکو تکلیف دے دیتا اور جسوقت اہلِ مین آپ کے سامنے
 کے دست لڑے اور انکا چہرہ مبارک حمی ہوا یہ امر اصحاب پر نہایت متان گزارا اصحاب

آپ سے عرض کیا کاش آپ اعلانِ بدعا کرتے تو بہتر ہوتا آپ سارے اہل دنیا کے بددعا کرنے کے لئے بیعت میں ہیں جو اللہ میں حق کی طرف بلائے اور رحمت کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں آپ نے اس طور سے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِهْدِ قَوْمِيْ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اسی سے اللہ تعالیٰ نے قومی ہدایت کرو مجھ کو نہین بیچا نہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ بے شک جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور لگا ہتک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی غلطی سے متضرر نہیں کیا۔ آپ کہ محارمِ الہی کا کچھ بھی ہتک ہوتا اس بات میں آپ سے زیادہ عصداک ہوتا اور دوام میں آپ کو اختیار نہیں دیا گیا اور جب تک اس امر میں کوئی گناہ نہ ہوتا آپ اس امر کو اختیار کر لیا اور اگر اس امر میں کوئی گناہ ہوتا تو آپ اس سے نہایت دور رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس مبارک کے لئے عصبِ ہین کرتے اور کسی سے اپنے نفسِ شریف کی واسطے انتقام نہیں لیتے تھے جو موتِ حرمتِ الہی کا ہتک ہوتا تو آپ اس طور سے عصداک ہوتے کہ آپ کے عصب کو کوئی چیز نہیں روک سکتی تھی یہاں تک کہ آپ حق کی مائید و ماتے اور جو وقت غضب کرتے تو اعراس فرماتے تھے اور رشتہ بھی لیتے تھے اور امرِ حق میں آپ کے نزدیک قرابت و اراور بگاہ اور دوی اور صعیف برابر تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے آپ کے لئے اجارت چاہی میں اس وقت آپ کے پاس تھی آپ نے فرمایا مَشْ اس العتایۃ یا فرمایا مَشْ اس العتایۃ پہر آپ نے اس مرد کو آپ کے واسطے اجارت میں جس وقت آپ کے پاس وہ مرد آیا آپ نے اس کے ساتھ نرم باتیں کیں جب وہ مرد چلا گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جو کچھ کہا وہ کہا یہ آپ نے اس کے ساتھ کلام میں نرمی کی آنحضرت

صلعم نے فرمایا اسی عائشہؓ کا وہ شخص ہے کہ آدمیوں نے اس کے محنت سے
 بچنے کے لئے اس کو ترک کر دیا ہو یا چھوڑ دیا ہو۔ مولاہب میں کہا ہے یہ تو عیسیٰ
 بن جصین الفارسی تھا اس کو لوگ احمق مطاع کہتے تھے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات
 میں اور وفات کے بعد ایسے امور واقع ہوئے تھے کہ اس کے ضعف ایمان پر دلالت
 کرتے ہیں آپ نے جس بات کے ساتھ اس کا وصف کیا ہے اسی کی ہوت کی علامات سے
 ہے لیکن اس کے آنے کے بعد آپ بات میں جو برمی کی یہ امر سیدیل مالیف قلوب اور مدرا
 تھا اور ایسے موقع پر امتلاف اور مدارات مباح ہے بخلاف مذہب کے اکثر مستحسن سمجھا گیا ہے
 مدارات اور مدہنت میں یہ فرق ہے کہ مدارات میں بدل دیا کا دیا کی صلاح ماس کی صلاح
 کیواسطے یا دنیا اور دین دونوں کی صلاح کیواسطے ہے اور مدہنت میں کا تک دیا کی صلاح
 کیواسطے ہے نہ صلعم نے اس کو کیواسطے ایسے حسن عشرت کو اس کی دیا کے لئے بدل
 کیا اور کلام کرے میں برمی اختیار کی باوجود اسکے آپ اس کی طرح قول میں سین کی میں آپ کا
 قول اس کی شان میں آپ کے فعل کے متناقض ہیں ہوا اس لئے کہ آپ کا قول اس کی شان میں
 دل حق تھا اور آپ کا فعل اس کے ساتھ حسن عشرت تھا اور عیسیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کے عہد خلافت میں مرتد ہو گیا تھا اور اس سے لڑائی کی تھی پھر اس نے ارتداد سے رجوع کیا اور
 اسلام لایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں بعض فتوحات میں حاضر
 ہوا ابن اشیر نے اس عہد میں آخر عمر محمد بن نوفل میں کہا ہے کہ حضرت بنی ہاشم نے اس وقت
 کی ہے کہ ہم سے ان کا حرازہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ محمد بن نوفل آیا نبی صلعم نے حسن وقت اس کی آواز
 سنی آپ نے مَلَّسَ أَحْوَ الْعَتَاوَرُہ مریا حسو قات آپ کے پاس داخل ہوا آپ اس کو آج

نزدیک بٹلایا حضرت ام المومنین نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آئیے جو کچھ دے دیا یا وہ
 دے دیا یا یہ آئیے مجھ سے کہ ساتھ کلام میں نہی کی آئے دے دیا یا ہی عادتہ ملاؤ میوں سے وہ جس
 ہے کہ اس کے محنت سے بھیجے کے لئے آدموں نے اس کو چھوڑ دیا ہو اس میں اشیر نے کہا ہے
 کہ یہ مخرمہ اول لوگوں سے ہے جن کی تالیف قلوب کی گئی تھی اور اس کی بان میں بری باتیں
 تھیں اور بد خوہتا اور نہی صلعم اس کی بان کو بڑا کسے سے روکتے تھے طاہر اس واقعہ کا یہ معلوم
 ہوتا ہے کہ ابن اثیر نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صاحب اس قصہ کا
 محمد بن نوفل ہے اور وہی قول صحیح ہے با واقعہ ذکر بیاں کیا گیا ہے حضرت حسن بن علی
 امیر تقی علی ہما نے حضرت حسین سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ
 نبی صلعم کی سیرت اپنے حلیوں کے ساتھ کیسی تھی میرے باپ نے کہا کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ
 کشادہ پیشانی اور نرم اخلاق تھے اور بد کو سحت گو نہیں تھے اور بازاروں میں بیکار کے
 بات نہیں کرتے تھے اور محنت نہیں کرتے اور کسی کا عیب نہیں کرتے اور محل و خصوصت میں
 کرتے تھے اور جس بات میں آپ کی جو باتیں ہوتی اس سے تعافل فرماتے تھے اور آپ
 سے امید رکھنے والا شخص مایوس نہیں ہوتا تھا اور آپ اس کو مایوسی کے ساتھ جواب نہیں دیتے
 تھے ریا اور زیادہ باتیں کرنا اور بیکار گفتگوں میں باتوں کو آپ کے نفس سے ترک کر دیتا تھا
 اور آدمیوں کو تین باتوں سے ہیور ڈیا تھا کسی کی مدد میں کرتے اور کسی کا عیب نہیں کرتے
 اور کسی کی سنگ عمار کی بات کو نہیں ڈھونڈتے تھے جس بات میں ثواب کی امید ہوتی تو کلام
 کرتے تھے اور جو وقت آپ کلام کرتے تو آپ کے یاس کے بیٹھے والے اس طور سے
 سر کو ہچکاک کے بیٹھے تھے گویا دیکھے سروں پر طائر بیٹھے ہیں اور جب آپ کلام سے سکوت
 فرماتے تو وقت لگ کلام کرتے اور لوگ آپ کے حضور میں باتوں میں سارعت نہیں کرتے

تھے اور جو شخص آپ سے کلام کرتا اوسکی باتوں کیواسطے دوسرے لوگ چپ ہو جاتے یہاں تک کہ وہ شخص اپنی باتوں سے فارغ ہو جاتا آپ کے حضور میں اول بات کرنیوالا اول بات کرتا جس بات سے اصحاب تبسم کرتے آپ تبسم فرماتے اور جس چیز سے اصحاب تعجب کرتے آپ بھی تعجب کرتے تھے اور کسی غریب پر اگر ظلم ہوتا اور وہ آپ کے پاس آتا تو آپ اوسکی باتوں اور خواہش کے سننے کیواسطے اپنے گوش مبارک کو اوسکی طرف جھکا دیتے اگر اسوقت اصحاب آپ کے قریب ہوتے تو دور بہٹ جاتے تھے اور آپ اصحاب سے فرماتے تھے کہ جسوقت تم لوگ طالب حاجت کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت چاہ رہا ہے تو اوسکی مدد کرو اور جو کوئی شخص آپکی تعریف کرتا آپ اوسکو قبول نہیں کرتے مگر بدلا کر نیا لے شخص سے تعریف کو قبول کرتے تھے آپ کسی کی بات کو قطع نہیں کرتے اگر بات کرنیوالا اجازت دیدیتا تو اوسکی بات کو قطع کر دیتے یا کھڑے ہو جاتے تھے۔

آنحضرت صلعم کے حکم کی یہ شان تھی کہ آپ احل الناس تھے اور باوجود قدرت کے تمام مخلوق سے عفو میں زیادہ رغبت رکھتے تھے ایک بار سونے اور چاندی کا ہار لگایا آنحضرت صلعم نے اوسکو تقسیم فرمادیا ایک اعرابی نے کہا میں آپکو عدل کرتے ہوئے نہیں دیکھتا یعنی آپنے برابر تقسیم نہیں کی آپنے اعرابی سے فرمایا تیرا بھلا ہو میرے بعد تیرے ساتھ کون عدل کرے گا جسوقت اہ اعرابی بیٹھیا پہر کے چلا آپنے ارشاد فرمایا کہ اوسکو آسانی سے میرے پاس لوٹا کے لے آؤ خمیر کے دن آنحضرت صلعم نے آدمیوں کے تقسیم کرنے کیلئے بلال کے کپڑے میں چاندی دی تھی ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ برابر تقسیم کر دیجئے اوس شخص سے فرمایا تیرا بھلا ہو جسوقت تقسیم میں میں عدل نہ کروں گا تو کون شخص عدل کرے گا تحقیق تو توڑے اور نقصان میں ہی لگے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو سنکے کھڑے ہو گئے اور آپ سے

عرض کیا کیا اس مرد کی گردن نہیں ماروں یہ سافق ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا معاذا صد یہ بات نچا ہیئے اسلئے کہ لوگ اس بات کا تذکرہ کریں گے کہ میں آپے اصحاب کو قتل کیا کرتا ہوں ایک مار آتے کوئی تہ تقسیم فرمائی اتنا سے ایک مرد نے کہا کہ یہ تقسیم اسد لقائے کے واسطے نہیں ہوئی انصاری کی یہ بات آنحضرت صلعم کے سر رک کر کی گئی اس کے سننے سے آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے برائی موسیٰ علیہ السلام برحکم کرے کہ وہ اس سے زیادہ ایذا دئے گئے اور انہوں نے صبر کیا۔

ایک بار ایک اعرابی نے مسجد میں بیٹیاب کر دیا آپ اس وقت تشریف رکھتے تھے اصحاب نے آواز دیا کہ اس کو بیٹیاب کرنے سے روکن آپ اصحاب سے فرمایا اس کا بیٹیاب قطع نہ کرو پھر آپ نے اعرابی سے فرمایا کہ یہ ساجد بیٹیاب اور پاخانہ اور پلیدی کی صلاحیت ہیں کہ تی ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا اس اعرابی کو میرے نزدیک لاؤ نہرت نہ دلاؤ ایک دن ایک اعرابی آپ سے کوئی شے مانگنے کے لئے آیا آپ نے وہ شے اس کو دیدی اور فرمایا کہ میں نے تیرے ساتھ نیکی کی اعرابی نے کہا میں آپ سے اچھا معاملہ نہیں کیا راوی کہا کہ مسلمان اور غیر غضبناک ہو کے اس کی طرف اسٹے آنحضرت صلعم نے اس کو اشارہ فرمایا ٹھہر جاو پھر آپ کے پاس سے ہوئے اور مکان میں تشریف لے گئے اور اعرابی کے پاس کہہ چکا اور جو دیا تھا اس کو سیر کجیہ ایدہ کیا یہ آپ سے اعرابی سے کہا میں نے تیرے ساتھ نیکی کی اعرابی نے کہا ہاں آپ نیکی کی اور کہا فخر اک اللہ من اھل و عشیۃ قحیۃ آپ سے اعرابی سے کہا جو کچھ تو رکھا وہ کہا تیری باتوں سے اصحاب کے دل میں غلش ہے اگر تو اس بات کو دوست کہتا ہو تو جو بات تو نے میرے لئے دیکھی ہے اصحاب کے دوبرو ہی وہاں کہہ دے یعنی حرک اللہ من اھل و عشیۃ اصحاب کے سامنے کہہ دے تاکہ ان کے سینوں میں تیری حاسے

یہ روایت صحیح ہے

جو بات ہے وہ جاتی رہے اعرابی نے کہا بہت ہرے حکم دوسرے دل ہوایا عتسا کا وقت آیا
 تو وہ اعرابی آیا نہی صلعم نے فرمایا کہ اس اعرابی نے جو کچھ کہا وہ کہا ہے او سکوا و زباید دیا
 یہ کھاں ہے کہ اعرابی رصاصہ ہو گیا اسی اعلیٰ یہ بات ایسی ہی ہے جیسے ہم کہتے ہیں یعنی تو جوتا
 ہو گیا اعرابی نے کہا نعم فحواک اللہ من اھل وَعَشَائِرِ حَیْرَا اسکے بعد آنحضرت صلعم
 نے فرمایا کہ میری اور اس اعرابی کی مثل اس آدمی کی مثل ہے کہ او سکوا میں ایک اوٹھی تھی اس نے
 سرکشی کی اور ساگی اس کے پیچھے آدمی گئے اوٹیوں نے اس کے پیچھے چلے اس کے
 سہاگنے کو او زیادہ کیا مادہ کے مالک نے اوٹیوں کو آوردی کہ میرا اور میرے غلام کا دریا
 تم لوگ چھوڑ دو سلطنت تمہارے اسے مادہ کے واسطے میں زیادہ نرمی اختیار کرنا ہوں
 اور اس کی طبیعت کو زیادہ ترجیسا ہوں پس اس نے زمین پر جو کچھ کچرا کھڑا تھا مادہ کی واسطے اٹھاتا
 اور او سکوا اپنے طرف متوجہ کر لیا اور او سکوا آہستہ آہستہ اسی طرف لوٹا یا یہاں تک کہ وہ اوٹھی
 اگئی اور او سکوا اس کے مالک نے بٹلایا اور او سپر کھا و کھلیجا اور سوار ہو کے میٹھ گیا ایسی ہی اگر
 میں تم لوگوں کو چھوڑ دیتا اور اعرابی نے مجھ کو جو کچھ کہا تھا اس کے کہنے کے بدلہ میں تم لوگ بیکو
 مار ڈالتے تو وہ دوزخ میں جاتا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ میں نے صلعم کے
 ہمراہ تھا اور آپ کے جسم مبارک پر ایک ایسی چادر تھی جس کے حاشیے مرنے تھے ایک اعرابی
 نے آنحضرت صلعم کو چادر کے ساتھ نہایت دور سے کہیچا یہاں تک کہ آپ کے دوش مبارک
 چادر کے حاشیے سے نکلتا پڑ گئے پھر اسے کہا اے محمد صلعم اللہ تعالیٰ کے مال سے جو مال
 آپ کے پاس ہے میرے ان دونوں اونٹوں پر میرے واسطے لا دو تو تم بیا اور اپنے
 باب کا مال نہیں دیتے ہو آنحضرت صلعم یہ بات سن کر حبی ہو رہے اور پھر فرمایا کہ مال اللہ تعالیٰ
 کا مال ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں پھر اپنے اس اعرابی سے کہا کہ تو نے میرے ساتھ

جو معاملہ کیا ہے اور کمالہ لیا جاوے لگا اعرابی نے کہا بدلہ نہیں لیا جائیگا آپ نے اس سے
پوچھا کہ سو اسطے بدلہ نہیں لیا جائیگا اور سنے کہا آپ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں کرتے ہیں
آنحضرت صلعم اعرابی کی یہ بات سکر میں نے پہر حکم دیا کہ اس اعرابی کے ایک اونٹ پر جو
اور دوسرے اونٹ پر تیرا درختے جاویں۔

طبرانی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے ریدین سعد سے روایت کی ہے اور ریضیہ کہ
امام نووی نے کہا ہے ان اہل حیار یہود سے توجہ اسلام لائے تھے رید نے کہا کہ نبوت
کی علامات سے کوئی علامت باقی نہیں رہی تھی کہ میں نے آنحضرت صلعم کے چہرہ مبارک پر
طر کر کے اوسکو پہچانا ہوتا مگر دو باتیں آپ کے چہرہ مبارک سے نہیں پاتا تھا ایک یہ کہ آنکا
حکم آپ کی جہل پر بیعت لیا جائیگا اور دوسرے یہ کہ دوسرے کی جہل کی شدت آپ کے علم
کو زیادہ کر گئی میں آپ کے ساتھ محالطت کر نیکی لئے تطف کڑتا تھا تاکہ آپ کے علم و جہل کو
یہچاؤں میں نے آپ سے ترمول لئے اور خرید کا ایک وقت ٹھہرایا اور قیمت اٹکو دے دی
جبکہ دو دن یا تین دن مقررہ وقت کے گئے میں آپ کے پاس آیا اور آپ کی فیصلہ اور جا
کو چاروں طرف سے پکڑ لیا اور ایک طرف عصہ سے منہ باندھ دیا پھر میں نے کہا اسی محمد میرا
حق تم کیوں نہیں دیتے اسی ہی مطلب تم لوگ معاملہ میں ٹھہل کر بیٹے لوگ ہو عمر میں نے کہا اے
اللہ تعالیٰ کے شہس تو رسول اللہ صلعم کو ایسی بات کہتا ہے جسکو میں نہنتا ہوں قسم ہے اللہ جل شانہ
کی مجھ کو رسول اللہ صلعم سے جو ڈر ہے اگر وہ ڈر نہوتا تو اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا اور رسول اللہ
صلعم حضرت عمرؓ کی طرف سکون اور نرمی اور نرمی کی حالت میں نہیکہ ہے تھے پھر آپ نے فرمایا ہی
عمرؓ میں اور وہ اس بات کے سوا تم سے حاجتمند تھے اگر تم مجھ سے کہتے ہو کہ اچھا حکم دوں اور اس
سے کہتے ہو کہ اچھے طور سے تقاضا کرے تو تم اوس شخص کو لیجاؤ اور اوسکا حق دے دو اور تم سے

خود ایسا ہے اسکی عموں میں جس صلح اور زیادہ جو طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 حسرت عمر نہ ویسا ہی کیا زید کی کہ میں نے حضرت عمرؓ کو کہا کہ میں نے جو سوت ایک چہرہ مبارک پر نظر کی
 تو سوت کی تمام علامتوں کو آپ کے چہرہ مبارک میں پہچان لیا تھا مگر وہ باتوں کو نہیں آتا یا
 تھا ایک یہ کہ آپ کا علم آپ کی جبلت پر پختہ کر دیا دوسرے یہ کہ دوسرے کی جبلت کی یاد دہانی
 آپ کے علم کو بڑھا دی گئی میں نے ان دونوں باتوں کو تحقیق آزمایا یہ کہ مکہ زیدؓ کا
 اَشْهَدُكَ اَلْحَقَّ قَدْ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَنَبِيًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَبِيًّا قَاضِي عِيَاظُ نَبِيَّاتِهَا ہے کہ مصغات ثابتہ اور صحیحین
 جو متواتر کے طور پر یقین کی حد کو پہنچا ہے اور پہنچنے اور سکون کر گیا ہے اسی مخاطب تیرے
 واسطے کفایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی سختیوں اور ایامِ حالیت کی انہوں
 اور نہایت شدائد میں صبر اختیار کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کو پھر فرمایا یہی مکہ
 معطمہ فتح ہوا اور آپ کو اہل مکہ پر حاکم کیا اور انکی جماعتوں کا جو ہستیصال ہوا اور انکی
 سرسبز مقامات تباہ اور ویران ہوئے ایسی حالت میں ہی ان لوگوں نے آپ کی شکایت نہیں
 کی آپ نے انہیں اور کچھ نہ یاد دہانی میں انکی قصوں کو معاف کیا اور ان سے درگزر
 ایسے برتاؤ کے بعد آپ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ میں تمہارے ساتھ جو معاملہ کرتا ہوں
 تم لوگ کیا کہتے ہو اور ہوں نے کہا خیر آج کہیم و اس آج کہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ان لوگوں سے ایسا قول سننے کے بعد فرمایا اِدْهَبُوا فَاَنْتُمْ اَلطَّلَقَاءُ تَمَّ حَمَانُ جَاہِلِیَّہِ
 چلے جاؤ تم آزاد ہو انہیں نے کہا کہ تنہا کے اتنی آدمی صبح کی عمارت کے وقت اس بارہ سے
 اوتارے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کریں وہ لوگ گرفتار کر لئے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آزاد
 کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ

آخر آیت تک۔ اور آنحضرت صلعم نے الوُصَیَّاء سے اسکے بعد کہ آپ یروج کشتی کی تھی اور آپ کے چچا اور اصحاب تہید ہوئے تھے اور ابوسفیاء سب لوگوں کے ساتھ آپ کے سامنے کھڑے تھے انکے قصور کو معاف کیا اور باتوں میں انکے ساتھ نرمی کی اور دیا کہ ای ابوسفیاء تیرا بہلا ہوا یادہ وقت قریب نہیں آیا کہ تو کلمہ لا الہ الا اللہ سکے ابوسفیاء نے کہا میرے مان باب آپ پر فدا ہوں کس حیرے لگاؤ ایسا حلیہ نہ پایا اور ایسے مرتبہ پر غلپا اور آپ کو ایسی نرگی دی ہے امام نووی نے تہذیب میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ذات مبارک میں کمالِ خلاق اور محاسنِ عبادت جمع کئے تھے اور آپ کو اولیں اور آخرین کا علم دیا تھا اور وہ چہرہ دی تھی کہ جسمیں نجات اور مقصود یہ ہو چکا تھا اور آپ اُمی تھے نہ پڑھتے تھے نہ لکھتے تھے اور آپ کا کوئی معلم نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ چیز دی تھی کہ مخلوق سے کسی کو وہ چہرہ نہیں دی تھی اور آپ کو اولیں اور آخرین پر گزیدہ کیا تھا اور رہین کے تمام خزانوں کی کھنٹیں آپ کو دی تھیں آپ نے اس کے لیے سے انکار فرمایا اور دیا یہ آخرت کو اختیار کیا اور آپ کی مبارک ذات ایسی تھی جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزَّيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ۔

فصل دوسری

آنحضرت صلعم ازواجِ مطہرات کے ساتھ جو معاشرت رکھتے تھے اس کی صفت میں آنحضرت صلعم جمہورِ صوفت ایسی بی بیوں کے ساتھ تہائی کرتے تو انہیں 'ناسِ او' اکرم الناس ہوتے تھے اور بہت ہنستے اور نہایت تبسم فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم بی بیوں کے ساتھ نہایت مزاح کرتے تھے امام مناوی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم

حسوت اپنے اہل کے ساتھ نہائی کرتے تو ان کے ساتھ ہایت مزاج کر سکتے تھے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ باتیں کیں آپ کی بی بیوں میں سے ایک بی بی نے کہا کہ یہ حدیث گویا حدیث خراوہ ہے آپ فرمایا کیا تم جانتی ہو خراوہ کیا شے ہے خراوہ سی عدہ سے یا م حاتم میں ایک مرد تھا جس نے اوسکو پکڑ لیا تھا خراوہ جنات میں ایک مدت تک ٹھہرا ہوا چہرہ جات نے خراوہ کو انساہوں کی طرف لوٹا دیا خراوہ نے جنات میں جو کچھ عجیب حیرین دیکھی تھیں آدمیوں سے بیان کیا کرتا تھا آدمیوں نے اوسکی باتیں سنکر اوسکو حدیث خراوہ کہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سر پر گارہن پر پیار کرتے تھے اور اکثر آپ کا طہرہ کے منہ کو بوسہ دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب اور ازواج کے ساتھ ایسے بے تکلف تھے گویا دونوں میں سے کسی کو بھی معلوم نہ ہوتے تھے اور ان کے ساتھ ایک معاشرت رکھتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تین دن کی جہیز کسی حیر کے لیے کے لئے میں جھکتی تو میرے ساتھ آپ اوس حیر کی طرف جھک جاتے تھے اور جہیز کو میں کسی برتن سے پانی وغیرہ پیتی آپ اوس برتن کو لیکر جس جگہ پر کہ میں نے اپنا منہ رکھتا ایسا وہیں مبارک کہہ کر بیٹھتے تھے۔ اور میرے کہنے کے بعد بڑی پر جو کچھ گوشت بچ جاتا آپ اپنے داموں سے اوسکو کاٹ کر کھاتے تھے۔ اور آپ میری بغل سے نکیہ لگا کر فرما کر تشریف پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ام سے کی باتوں سے بیان کیا ام زرع کا قصہ اسطور پر ہے کہ گیارہ عورتوں نے آپہیں اس کا عہد کیا کہ ایک دوسری سے ایسے اپنے شوہر کے حالات کو چھپا دے پس ہر ایک عورت نے اپنے شوہر کا وصف بیاں کیا ان سب عورتوں میں اپنے شوہر کی

ابھی تعریف کر رہے والی اور شوہر نے جو نعمتیں اس کو دی تھیں ان کی زیادہ تعداد بیان کرنے والی
 ابی زرع کی بی بی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اسے
 واسطے میں ایسا ہوں جیسا ابی زرع ام زرع کی واسطے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی انگلیوں
 کی جماعت کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھینچ کر بیٹھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ
 کو حبشیوں کو دکھلاتے اور حبشی لوگ مسجد میں کھیل تماشا کرتے ہوتے تھے اور حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے دو شہ مبارک پر ٹھیک لگائے ہوتی تھیں۔

اور روایت کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ملکر دوڑے دوڑے
 میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ سے آگے نکل گئیں آپ ان کے ساتھ ہر دوڑے پر وہ آگے نکل
 گئیں اس کے بعد پھر آپ ان کے ساتھ دوڑے اور ان سے آگے نکل گئے اور وقت آپ نے
 فرمایا یہ تہ تک یعنی میرے آگے بڑھ جانا تم اسے آگے بڑھ جا سیکے برابر ہو گیا۔ ان سے روایت
 کی ہے کہ ایک بار ہم رسول اللہ کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے ایک طبق
 گوشت اور روٹی کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان سے لایا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
 رکھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ انا کھاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے کھا لیں
 ہاتھ دالے اور کھا کھایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کھانا پکارا ہی نہیں اس کو جلدی سے پکایا
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے کھانے کا طبق جو لایا گیا تھا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا
 تھا صاحب اپنا کھانا لکھائے سے فارغ ہوئیں اور لیکر آئیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے طبق کو توڑ
 ڈال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ کھاؤ عاترہ انکم یعنی تمہاری ان عائشہ نے غیرت
 کی بہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کا طبق حضرت ام سلمہ کو دے دیا اور فرمایا کہ کھانے
 کی جگہ کھانا اور برتن کی جگہ برتن اس حدیث کو طبرانی نے صغیرین روایت کیا ہے اور

امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث اس طور سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ارجوح
 مطہرات کو بایں تھے ائمہات مومنین سے ایک بی بی نے ایک طبق بھیجا اور اس میں کہا تھا
 جن بی بی کے مکان میں آپ تھے اور ہونے خادم کے ہاتھ میں مارا طبق اس کے ہاتھ
 سے گر پڑا اور ٹکڑے ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طبق کے ٹکڑے جمع کئے یہ جو کہنا طبق میں تھا
 آپ اور ٹکڑوں میں جمع کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے غَارَتْ اُنْکُمُ بِہِ رَبِّیْ عَادِمُ کو
 ٹھہرایا اور جن بی بی کے مکان میں آپ تھے اور ان سے طبق منگایا جن بی بی کا طبق ٹوٹ
 گیا تھا وہ طبق اس کے پاس بھیج دیا اور جن بی بی نے طبق توڑ ڈالا تھا تو ہوا طبق اس کے
 مکان میں رہے دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی ہے کہ میں نے حریرہ لپکایا
 تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئی اس وقت آپ میرے اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے
 عنہا کے درمیان تھے میں نے حضرت سودہ سے کہا کہ حریرہ تم کہاؤ اور ہونے نے
 کہانے سے انکار کیا میں نے ان سے کہا تم کو صبر کرنا ہو گا ورنہ حریرہ سے تمہارے منہ کو تھپڑ
 دوں گی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے پہرا انکار کیا میں نے ایسا ہاتھ حریرہ میں ڈالا اور اس سے حضرت
 سودہ رضی اللہ عنہا کے چہرہ کو تھپڑ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لگے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے
 باکے اور سپر بہت سا پانی دالتے ہیں جس وقت وہ پک جاتا ہے تو اسیر آٹا ڈالا جاتا ہے
 اس کو حریرہ کہتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو غصہ بنا کہ ہوتیں تو ان کی ناک پر لکھ
 فرماتے اِی عَیْشَہُ کَہُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ مُحَمَّدٌ اَعْمَرُ لِيْ دِیْنِیْ وَاَدْبَابُ عَیْطِ قَلْبِیْ وَ
 اَحْرَنِيْ مِنْ مَّضَلَّاتِ الْفِتَنِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب یہ لایا جاتا تو آپ فرماتے کہ اس پر یہ کوغلاں لی بی کے

گہریا تو اسلئے کہ وہ بی بی حضرت خدیجہ صلی اللہ تعالیٰ علیہا وسلم کی دوست تھی اور حضرت خدیجہ
 کو دوست کہتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی ہے کہ میں نے کسی عورت پر ایسی
 عیبت نہیں کی جیسی عیبت حضرت خدیجہ صلی اللہ علیہا وسلم کی اسلئے کہ حضرت صلعم جو احوال و لحاظ ذکر کیا کرتے
 تھے میں سنا کرتی تھی اگر آپ بکری بھی کھ کرتے اور جو بی بیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست
 تھیں ان کے پاس وہ بھی ہر پہنچا کرتے تھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمیشہ وہ آپ کے پاس
 آنے کے لئے اجازت چاہی آپ اوکلی طرف گئے اور آپ کے پاس ایک عورت آئی آپ
 اوکے واسطے خوش ہوئے اور اس سے آپ نے اچھی باتیں کہیں تبوقت وہ عورت آپ
 کے پاس سے نکلی آپ نے فرمایا کہ یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ماہ میں ہمارے پاس آیا کرتی تھی
 اور اچھے طور سے ایمان لائی ہے قسط لانی نے کہا ہے کہ اسی طور پر آنحضرت علیہ السلام
 والسلام کے حالات ازواج مطہرات کے ساتھ تھے ان کے ساتھ کسی قسم کی سختی
 نہیں کرتے تھے اور ان سے عذر چاہتے تھے اور اگر کسی مہین ان کے ساتھ انصاف کرتے
 موقع ہوتا تو آپ بلا قلع اور عصہ کے انصاف فرماتے تھے حاصل کلام یہ ہے کہ جس
 شخص نے آنحضرت صلعم کی سیرت جوار واج مطہرات اور اصحاب اور دوسری لوگوں میں قضا و تقسیم
 اور مظلوم محتاج اور مہمان اور مساکین کے ساتھ تھی اور حسین باطل کیا تو اس بات کو جہاں لیا
 کہ آپ سرم دلی اور لینت سے اس میں متنی کو پہنچے تھے کہ وہ اس کے مخلوق کو کہ فی انہی
 ہیں ہے اور آپ احکام اور حدود الہی اور حقوق خدا اور خدا کے دین میں نہایت سختی فرما کر
 تھے یہاں تک کہ چوری کرنے سے چور کے ہاتھ تک قطع کر دئے اور اس کے سوا جو شرعی حد
 تھے ان میں آپ نے نہایت شدت کی۔

فصل تیسری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت اور صدق کی صفت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے اسنو و مایا پاتا تھا تب ہی سے نہایت امارت دار اور باوہ صادق القول کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی نسبت فرمایا ہے **صَاحِبُ الْاَمْنِ** اکثر مفسرین نے اتفاق کیا ہے کہ قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے کہ قبل میں بتاتے تھے جبکہ کبہ کی بنائے وقت لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا کہ حجر الاسود کو کون شخص ایسے ہاتھ سے رکھے آخر ہم یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو شخص اول آوے وہ حجر الاسود کو رکھے ناگاہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے آپ کو دیکھ کر کہا ہذا محمد ہذا میں ہم انکے ہاتھ سے رکھتے پڑا ہی ہیں یہ واقعہ نبوت سے پہلے واقع ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے **ہَا اِیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اَمِّنٌ بِرَبِّیْ** میں ہوں اور میں یمنوں میں امین ہوں۔

حدیث "ن" وارد ہے کہ ابوہریرہ نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم آپ کو جو بڑا نہیں جانتے اور آپ ہمارے بیچ میں چوڑے ہیں مگر جو چیز آپ لائی ہیں ہم اسکی تکذیب کرتے ہیں کہا گیا ہے کہ **اَخْفَسُ رَجُلٍ بَشَرٍ** بارے دل ابوہریرہ سے ظاہر ابوہریرہ سے کہا اے ابوہریرہ یہاں پر میرے اور تیرے سوا کہ فی غیر آدمی نہیں ہے جو میری اور تیری باتیں سنے مجھ کو اس بات کی خبر دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا کہ ابوبہریرہ نے خفس سے کہا واعداء محمد الصادق اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز جو نہ نہیں بولا ہر قل نے ابوسفیان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات دریافت کئے اور کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس کے وہ نبوت کا دعویٰ کریں کہ آپ کے ساتھ متہم کرتے تھے ابوسفیان نے کہا نہیں۔

نضر بن حارث نے قریش سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں چوڑے لڑکے تھے

اور بسے یادہ رضا سدا اور باتوں میں صادق تر اور ماست میں عظیم تھے یا تک کہ تم نے
آنحضرت کی کس ٹہنی میں بنفید بال بھی دیکھے اور بہتاری بایں جو حیر کہ لائے وہ لائے تم نے
آنحضرت صلعم کو جادوگر کہا خدا کی قسم آپ ہا حرمین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث
میں آپ کے وصف میں ہے اَصْدَقُ النَّاسِ لِحُجَّتِهِ یعنی گفتگو میں آپ مخلوق سے صادق ہے

فصل پونہتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا اور مزاج کی صنعت میں
ابوسعید الخدری نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم حیا میں اس نا کرہ عورت سے
حوا سے پردہ میں رہتی ہے اشد تہ جب کہ بی آپ کسی شے کو لکروہ سمجھتے تو آپ کے چہرہ
مبارک سے اوس سے کی کرہت پہچانی جاتی تھی۔ آنحضرت صلعم حیا میں آپ بیون سے
اشد تہ اپنی نگاہ مبارک کسی آدمی کے منہ پر نہیں پھرتی تھی آنحضرت صلعم کو جس لکروہ پیزی
گھنگو مصطر کرتی تو آپ کسایہ کے طور پر او سرکا دکر کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم مسوقت حاجت
بستری کے لئے ارادہ کرتے تو بہت دور چلے جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جب وقت حاجت
شرعی کیلئے ارادہ کرتے تو اپنے اطراف سے کپڑے کو استفادہ رکھا دیے تھے کہ زمین کے
روزیک ہو جاتا تھا۔ آنحضرت صلعم مسوقت حمام عیہ میں اہل ہوتے تو جوتیں بیدتے اور سر کو
چسپا لیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کی شرمگاہ
ہرگز نہیں دیکھی۔

آنحضرت صلعم کا مزاج ایسا تھا کہ آپ بی بیوں اور بچوں وغیرہ سے مزاج کرتے تھے مگر مزاج
میں ہی ہوا حق کے نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم بچوں کے ساتھ یادہ خوش طبعی
فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم مزاج کی وقت لگاہ کو چا لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی ذات مبارک

میں خوش طبعی قلیل تھی انس نے روایت کیا، سب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو والدین
 کہا یعنی دو کاتوں والے فرمایا اور یہی انس نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
 ساتھ محالطت کرتے تھے اور میرے سہانی سے فرماتے تھے یا ابا عجمیہ ما فعل
 الدُعایا ای ابو عمیر نے فرمایا کہ میں نے اس حدیث کو تو فہم دیکھا حضرت صلعم کے
 مزاج کے باب میں کہا ہے کہ آپ نے چھوٹے بچے کو کنیت کے ساتھ پکارتے تھے کہ ابو عمیر
 کہا کچھ یاد دیتے ہیں ہے کہ یہ دعا اور بچے کو کیلے کے لئے دیا ماوسے کو اسکے ساتھ کیلے
 اور اسکے کیلے میں عذاب ہیں ہے ورنہ آنحضرت صلعم نے جاوڑے کو کڑے کر کے کھرام
 فرمایا ہے اور اسکے عذاب دینے سے ہی کی ہے اور نبی صلعم نے بچے کے ساتھ یا ابا
 عجمیہ ما فعل الدُعایا اس لئے فرمایا کہ اسکے پاس ایک بیعت تھی وہ اسکے ساتھ کھڑا کرتا تھا
 اسکے مرنے سے پہلے بچہ بچہ آنحضرت صلعم نے بچے سے مزاج کے طور پر یا ابا عجمیہ ما
 فعل الدُعایا فرمایا یعنی ایک طائر بیٹھ گیا کی مانند ہے اور اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے ابو ہریرہ
 نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ مزاج کرتے ہیں
 آپ نے فرمایا ہاں مزاج کرتا ہوں مگر مزاج میں سواری حق کے اور کوئی بات نہیں کرتا ہوں
 انس نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص سواری طلب کی آپ سے
 اوس سے فرمایا اِنِّی حَامِلٌ عَلٰی وَلَدٍ مَّاقِدَہِ یعنی بچہ کو اوٹنی کے بچہ پر سوار کرو دنگاؤں
 مردے کہا یا رسول اللہ میں اوٹنی کے بچہ کو کیا کروں گا آپ سے فرمایا وَهَلْ تُؤَلِّدُ
 الْاِبِلَ اِلَّا الْاَلُوْفَ اوٹ کو ہمیں جستن مگر اوٹیں جتنی ہیں اور یہی حضرت انس سے
 روایت ہے کہ ایک مرد اہل باد یہ سے تھا جس کا نام مہر تھا وہ مرد آئیکے پاس باد یہ سے یہ
 بیجا کرتا تھا اس وقت بہر شہر سے نکلنے کے واسطے راہ کو کرتا تو آنحضرت صلعم اوس کے لئے نماز

تیا کرانت تے آنحضرت صلعم نے فرمایا اِنَّ رَهِيْرًا مَّا دِيْنَتَاوَحَسَّ حَاصِرَتُهُ اس ارشاد میں یہ کیا ہے کہ رہیر بادبہ کار ہے والا تھا اورادی عائب شخص کو کہتے ہیں آنحضرت صلعم کا آپ کو حاضر اور رہیر کو بادبی فرمایا ایک نوع لطف کلام ہے آنحضرت صلعم نہ رہیر کو دوست کہتی تھے اور نہ رہیر بد صورت آدمی تھا ایک دن آپ اس کے پاس تشریف لے گئے وہ اپنا سامان مروحت کر رہا تھا آپ نے اس کو پیچھے سے اپنی بیل میں لے لیا اس سے آپ کو نہیں دیکھا تھا رہیر نے کہا کون شخص ہے مجھ کو چوڑے پہر اس سے بٹ کے دیکھا تو یہی صلعم کو بیچنا جسدِ حصہ اور سکی تیب کا ہی صلعم کے سینہ سے لگا تھا اس نے اپنی ایشٹ کے اوپر حصہ کو آپ کے سینہ مبارک سے ملے میں کمی نہیں کی آنحضرت صلعم نے اس وقت : انا کہ اس عبد کو کون بول لیتا ہے اس سے کہا یا رسول اللہ تم خدا آپ مجھ کو کھوٹا پاؤں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کہ یہ ردیکہ کو کھوٹا نہیں ہے اور فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہایت قیمتی ہے۔

زید بن اسلم رضی عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک مرد گلی اور شہد کا آٹھ حضرت صلعم کے پاس ہدیہ بھیجا کرتا تھا سوقت گئی اور شہد کا مالک آکر اس سے تقاضا کرتا تو وہ ہر دو اسکے مالک کو آنحضرت صلعم کے پاس لے آتا اور یہ کہتا کہ اسکے مال کا حق دیتے آنحضرت صلعم اس وقت یہیں دیتے اور مال کی قیمت دیے کے واسطے حکم کرتے پس مال کی قیمت دے دیجانی۔ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ وہ مرد یہ سورہ میں کسی طرف کو نہیں آتا کہ کوئی سے نہیں خرید لیا اور رہیر ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے گریوں کہتا کہ یہ تے آپ کے واسطے ہدیہ ہے پس سوقت شہد کا مالک آئے قیمت طلب کرتا تو اس کو رسول اللہ صلعم کے پاس لے آتا اور کہتا کہ قیمت دیتے مجھے رسول اللہ صلعم اس سے فرمائے کیا تو نے وہ تے مجھ کو ہدیہ کے طور پر نہیں بھیجی تھی وہ جواب دیتا کہ میرے پاس کہاں تھی آپ میں دیکھتے ہستے اور تے کے مالک کو اس کی قیمت

دیے کہ واسطے حکم دہاتے تھے۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک بڑھیا سی صلعم کے پاس
آئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں تاکہ اللہ تعالیٰ
مجھ کو جنت میں داخل کرے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا اسی ام جانجہ تین کوئی بڑھیا
ہو گی حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ بڑھیا لوٹ کر روتی ہوئی کہی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ لو
صحیفہ کو خیر کر دو کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل ہو گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا
اَدْنٰا مَا هُنَّ اِنْتَاۗءَ اَفْجَحَلَمَا هُنَّ اَدْحَاۗءُ اَعْرَبَا اَتْرَاۗءَا ہے یہ کیا ہے عورت کو ایک طرح کا
پیدا کرنا پس ہے او کو کواری شہاگ والی ہم عمر کیا ہے۔

فصل پانچویں

آنحضرت صلعم کی تواضع اور بیٹھے اور کھانے کی صحبت میں۔
رسول اللہ صلعم تواضع میں استدائمناس تھے اور سکوت میں آدمیوں سے ملا تکیہ
کرنے کے زیادہ تر تھے اور بلا طول کلام کو کام کرنے میں تمام آدمیوں سے طبع تر تھے
اور راز روی شگفتہ روتی کے سب سے احسن تھے وہاں کے امر سے کوئی سے آپ کو مضطر
ہیں کرتی تھی۔ آنحضرت عیمر ملت کے تواضع تھے حضرت عمرؓ ابن الخطابؓ کی روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میری تعریف میں حد سے زیادہ ایسا مبالغہ نہ کرو جیسا انصاری
نے ابن مریم علیہما السلام کو واسطے حد سے زیادہ مبالغہ کیا ہے میں خدا کا ایک بندہ ہوں تم
لوگ محمد کو عبد اللہ اور خدا کا رسول کہو۔ آنحضرت صلعم کے پاس سے آدمیوں کو نہیں ہٹاتے
تھے اور آدمی آپ کے پاس سے اچھوڑ کر نہیں جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے پاس
جو کوئی شخص آرا دیا غلام یا بایا یا سکیں آتا تو آپ اس کی حاجت کی واسطے دیکھتا کہ

ہو جلد تہہ نصرت صلعم لودھی اور سکین کی بات قبول کرے سے مکسر ہیں کرتے تھے
 اٹھ ب صلعم و کر کی کثرت کرتے تھے اور یہاں بات کم کہتے تھے اور مار ریت تک پڑھتے تھے
 اور خطبہ مختصر پڑھتے تھے اور محتاج اور سکین اور سلام کی حاجت کو حد تک یوں نہیں کرتے تو
 ان کے ہمراہ رہتے تھے اور ان کی ہمراہی سے عاری ہیں فرماتے تھے اور ان کے ساتھ تکبر
 نہیں کرتے تھے۔

انس رہے روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کی لودھیوں سے ایک لودھی تھی کہ
 وہ رسول اللہ صلعم کا دست مبارک پکڑ لیتی اور حجاز جا بیتی آپ کو لیجائی۔ اور یہی انس
 سے روایت ہے کہ ایک عورت ہی صلعم کے یاں آئی اور آپ سے کہا محکم کو فی حاجت
 ہے آپ نے اس سے فرمایا کہ مدینہ کے حسن اہل میں تو چاہے بیٹھ جائیں ہی تیرے
 ساتھ بیٹھا ہوں۔ آنحضرت صلعم جس وقت صبح کی نماز آدمیوں کے ساتھ پڑھتے ویسی ہی
 ان کی طرف متوجہ ہو جاتے اور دریافت فرماتے کیا تم لوگوں میں کوئی بیمار ہے میں ان کی
 عیادت کروں اگر لوگوں نے کہا کوئی بیمار نہیں ہے تو آپ نے یونہی کہہ دیا کہ میں کس کا
 بیمار ہے تاکہ اسکے ساتھ چلوں اگر ان لوگوں نے کہا کوئی بیمار نہیں ہے تو آپ فرماتے
 کہ تم لوگوں سے جس شخص نے خواب دیکھا ہو وہ ہمارے سامنے بیاں کرے۔

آنحضرت صلعم میں بیٹھتے تھے اور میں یہ کہنا کہاتے تھے اور بکری کو جو دبا دہتے
 تھے اگر علامت خود کی روٹی کی واسطے دعوت کرتا تو آپ اس کو قبول فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم
 ان بیمار سائین کی عیادت فرماتے جن کی کوئی پروا نہیں کرتا تھا اور اپنی ذات سے ان کی
 خدمت کرتے تھے آنحضرت صلعم کو جو شخص عی یا فقیر یا تریف بلاتا آپ اس کی دعوت کو قبول
 فرماتے اور کسی کو حقیر نہیں سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلعم طعام لیمہ کی دعوت کو قبول فرماتے

اور جباروں پر تشریف لیجاتے تھے۔ آنحضرت صلعم مسلمان ضعیفوں کے پاس تشریف فرما ہوتے اور انکی یارت کرتے تھے اور انکی بیماریوں کی عیادت کرتے اور انکی بنساروں پر موجود ہوتے تھے۔

انس رم نے روایت کی ہے کہ رسول صلعم ساریوں کی عیادت کرتے اور جبارین پر تشریف لے جاتے اور گدھے پر سواری کرتے اور سلام کی دعوت قبول کرتے تھے یوم شہر منظر میں انکی سواری میں ایک گھوڑا لگاؤسکی لگام کھجور کے پوست کی سی کی تھی اور انکی این ہی کھجور کے پوست کی تھی۔ اور یہی انس رم نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم کو اگر جو کئی وٹی اور مدرد سالن کی دعوت دیجانی تو آپ انکو قبول فرما لیتے تھے۔ اور انکی ایک رہ ایک ہوئی کے پاس ہیں تھی آپ نے وفات پائی مگر وجہ ہوئے رر کے اور سکا فک رہن نہیں کر سکے۔ اور یہی انس رم نے روایت کی ہے کہ رسول صلعم فرمایا اگر میرے پاس ایک کراٹھ ہدیہ کیا جائے تو لبتہ میں انکو قبول کروں اور اگر دوسکے لئے مجھ کو دعوت بجاوے تو میں بدیرا کروں۔ اور یہی انس رم نے روایت کی ہے کہ رسول صلعم نے یزید کے کجاوہ میں حج کیا اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے کہ جسکی قیمت چار درہم سی ہوگی آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اسی میرے اللہ تو اس حج کو قبول کر اس حج میں آیا اور شہرت نہو یہ حالت آپ کی اس وقت میں تھی کہ آپ کی واسطے ملک فتح ہوئے تھے اور آپ اس حج میں سواوٹ قربانی کے واسطے بھیجے تھے۔ اور اس وقت مکہ معظمہ فتح ہوا اور آپ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے آپ نے اپنے سر مبارک کو اللہ تعالیٰ کی تو اس حج کی واسطے کجاوہ سواوٹ سے جھکا دیا قریب تھا کہ کجاوہ کے سامنے کا حصہ آپ کے سر مبارک پر لگ جاتا۔ آنحضرت صلعم جو سواری ممکن ہوتی اور سیر فرما ہوتے کسی گھوڑے پر کسی اوٹ پر کسی چیر پر اور کسی ہی

پر سواری کرتے تھے اور کبھی پیادہ برہنہ پایا پاؤں اور پیٹنے کے بیابانوں کی عبادت کیواسطے
 انتہی مدینہ کی طرف جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کی نیکی پٹری پر سواری کرتے تھے اور سپر
 کوئی شے نہیں ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی کھنیزے ہوئے گھوڑے پر سواری ہوتے اور
 کبھی یازین کے اور بعض وقت گھوڑا دوڑاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گاہ کی طرف پیادہ
 پا تشریف لیجاتے اور پیادہ واپس آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے چار پرہیز
 روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تھے سپر سواری تھے اور بڑوں پر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے اپنے غلام یا دوسرے آدمی کو سوار کرتے تھے اور کبھی ایک شخص کو
 اپنے پیچھے اور ایک کو اپنے سامنے بٹلاتے اور آپادان و نون کے درمیان رہتے تھے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ معظمہ میں تشریف لائے اور وقت بنی عبدالمطلب کے انکار کے
 آپ کا استقبال کیا آپ نے ایک لڑکے کو اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کیا
 قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ ملاقات کی
 جس وقت آپ نے لوٹے کیواسطے ارادہ کیا تو آپ کے سوار ہونے کے واسطے گدھا لائے
 اور اوپر ایک پرانی چادر ڈالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے سعد بن قیس سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے جاؤ قیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سوار ہونے کے واسطے فرمایا میں نے انکار کیا آپ نے
 یا تو سوار ہو لو یا واپس چلے جاؤ قیس نے کہا کہ میں لوٹ آیا۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے بیٹھ جاؤ اسلئے کہ چار پیادہ کا مالک اوسکے
 سامنے بیٹھنے کے واسطے اولیٰ ہے ہواہب میں مجب طبری سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے پر سواری کی اوپر کچھ نچوگیر وغیرہ نہ تھا اور قبا کو تشریف لے گئے اور ابوہریرہ
 رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے آپ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم کو سوار کروں ابوہریرہ نے کہا

صحیح بخاری
 جلد ۱۰
 صفحہ ۱۵۲

یا رسول اللہ صلی آپ کی مرضی آپ سے فرمایا سوار ہو جاؤ ابو ہریرہؓ نے سوار ہونے کے لئے
جست کی مگر سوار نہ ہو سکے اور آنحضرت صلی علیہ وسلم کو بکڑ لیا ابو ہریرہؓ اور آنحضرت صلی علیہ وسلم دونوں
گرہ پڑے پھر آنحضرت صلی علیہ وسلم گدھے پر بیٹھ گئے اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ابو ہریرہؓ سے دریافت
فرمایا کیا تم کو سوار کروں ابو ہریرہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم اپنی مرضی ہو آپ نے
فرمایا سوار ہو جاؤ ابو ہریرہؓ نے سوار ہونے پر قدرت میںن بانی اور آنحضرت صلی علیہ وسلم کو بکڑ لیا
پھر آنحضرت صلی علیہ وسلم اور ابو ہریرہؓ ساتھ گرہ پڑے پھر آپ ابو ہریرہؓ سے فرمایا کیا تم کو سوار
کروں ابو ہریرہؓ نے انکار کیا اور کہا قسم خدا کہ اسے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے
اگر میں سوار ہوں گا تو آپ کو تیسری بار ہی گرا دوں گا طبری نے اور بھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی علیہ وسلم سہر میں تھے اور آپ اصحاب کو بکڑی طرح کر کے ارادہ کے ناسے دیکھو اسطے ارشاد
فرمایا ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ او سکا دج کر یا میرے ذمہ ہے دوسرے مرد نے
کہا کہ او سکا صاف کر یا میرے ذمہ ہے اور تیسرے مرد نے کہا کہ او سکا کچا یا میرے ذمہ ہے
رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے بکڑے کیواسطے لکڑی جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے اصحاب
نے عرض کیا کہ آپ کے کام کریں گے واسطے ہم لوگ کافی ہیں آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں
کہ تم لوگ میرے واسطے کافی ہو لیکن اس بات کو میں مکروہ جانتا ہوں کہ تمہارے بیچ میں
میں آپ کو برا سمجھوں اور اللہ تعالیٰ آپ سے بندہ سے اس بات کو مکروہ جانتا ہے کہ وہ اپنے
آپ کو ایسے دوستوں میں بڑا گمان کرے۔

شفایابی قتادہ رضی عنہ روایت سے کہ نخاشی کی طرف سے قاصد آیا آنحضرت
صلی علیہ وسلم نباشی کے آدمیوں کی خدمت کیواسطے کھڑے ہوئے اصحاب نے آپ سے عرض کیا
کہ ان لوگوں کی خدمت کے واسطے ہم لوگ کافی ہیں آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ہمارے

اصحاب کا اکرام کیا تھا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ لوگوں کا بدکردانوں جیسے ہواؤں کے
 قیدیوں میں آنحضرت صلعم کی دودھ شریک ہیں شیالائی گئیں اور اوہوں نے اسے آپ کو
 پہنچوایا آپ نے اوکیواسلے ایسی چادر مبارک بچھا دی اور اسے کہا اگر تم سید کرتی ہو تو میرے پاس
 اکرام و محبت سے ٹھہرو یا تم کو مال و اسباب وں تم ایسی قوم کی طرف ہیر جاؤ شیارہ نے ایسی قوم
 کی طرف جانا اختیار کیا آنحضرت صلعم نے اوکو مال و اسباب دیکر رخصت کیا۔

ابو طفیل نے کہا ہے کہ جب میں لڑکا تھا میں نے سی صلعم کو دیکھا کہ آپ کے پاس
 ایک عورت آئی یہاں تک کہ آپ کے نزدیک ہو گئی اسے اس کے واسطے ایسی چادر مبارک
 بچھا دی عورت چادر پر بیٹھ گئی میں نے یو بچھا یہ کون عورت ہے لوگوں نے کہا کہ اس عورت
 نے آپ کو دودھ پلایا ہے آپ کی رضاعی ماں ہے ابن عمر و ابن اسائب نے روایت
 کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلعم بیٹھے تھے آپ کے رضاعی باپ آئے آپ نے اس کے
 واسطے ایسا بعض کپڑا بچھا دیا وہ کو سپر بیٹھ گئے پھر کئی رضاعی ماں آئیں آپ نے اس کے لئے
 اپنے کپڑے کا دو سر حصہ بچھا دیا وہ اوپر بیٹھ گئیں پھر ایک رضاعی بہائی آئے آنحضرت
 صلعم کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنے سامنے بٹھالیا۔ آنحضرت صلعم تو یہ بالوں کی لڑھی
 کو جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا نقد اور لباس پہنایا کرتے تھے جس وقت تو یہ بچے کے ساتھ
 کیا آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا کہ تو یہ کے قرابتداروں سے کون شخص باقی رہا ہے آپ نے
 کہا گیا کہ تو یہ کا کوئی قرابتدار نہیں رہا۔ آنحضرت صلعم مسلمان غیروں کو عطا کرتے اور
 ان کی مدد فرماتے تھے آنحضرت صلعم کے سلام و روضہ تین تہین کہانے اور لباس میں آپ
 اس سے نوں چیزیں جلیبتے تھے آنحضرت صلعم اپنے قادم کے ساتھ کھانا کھاتے تھے
 آنحضرت صلعم غیروں کے ساتھ بیٹھتے تھے آنحضرت صلعم فقر اور مساکین کو کھانا کھلاتے

اور انکے کپڑوں میں جوئین دیکھتے تھے۔ آنحضرت صلعوم ایسے کپڑے اور ایسی جوتی آپ سیتے اور جس طرح آدمی اپنے ایسے گہروں میں اپنا اپنا کام کرتے ہیں آپ بھی اپنے مکاں میں اپنا کام کرتے تھے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اونہے یونہی لگا کر رسول اللہ صلعوم اپنے مکان میں کیا کام کرتے تھے اونہوں نے کہا آپ ایک بستر تہہ اپنے کپڑوں میں جوئین دیکھتے اور ایسی بکری کو دوہتے اور اپنے ذاتی کام آپ کرتے تھے۔

النس روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعوم اذروے اخلاق کے اوسع الناس تھے اور جسوقت آپ مکاں میں داخل ہوتے تو اکثر کام آپ کا اپنے کپڑے سیاتہا اور بطور سے آدمی کام کرتے ہیں آپ بھی اوسط طور سے کام کرتے تھے ایک حیر کو بٹلاتے اور ایک حیر کو رکھتے تھے اور مکان میں حمار ڈرتے اور گوشت کے پارچے بٹاتے اور کام میں خادم کی اعانت کرتے تھے۔ آنحضرت صلعوم گدھے پر سواری فرماتے تھے اور اپنی جوتی آپ سیتے اور اپنے قمیص میں پیوند لگاتے اور صفوں پہنتے اور اوسط طور سے فرماتے کہ میری سنت سے جو شخص برابر ہو گا وہ مجھ سے ہمیں ہے۔ آنحضرت صلعوم اپنے اونٹ کو آپ باندھتے اور اپنے اونٹ کو آپ چارہ ڈالتے اور اپنے خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے اور خادم کے ساتھ آٹا گوند پیتے اور اپنے سامان کو بازار سے آپ لاتے تھے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلعوم کے ساتھ بازار کو گیا آپ اپنے ایک مڑویل خریدائیں فرما دیں کہ اوٹھا مڑویل کو اور آپ نے فرمایا کہ حیر کا مالک چن کر لے آئے زیادہ حق ار ہے کہ اسکو اوٹھائے النس روایت کی ہے کہ اصحاب کو نزدیک کوئی شخص زیادہ دوست رسول اللہ صلعوم سے نہ تھا آنحضرت صلعوم کو اصحاب جسوقت دیکھتے

تو اس لئے کہ طے سین ہوتے تھے کہ رسول صلعم اوٹے کو مکروہ سمجھتے ہیں خارجہ بن
 زید رہے آنحضرت صلعم کے بیٹھنے کی حالت بیاں کی ہے کہ صلی صلعم نے مجلس میں
 اوقاف الناس تھے آپ کی توقیر کی وجہ سے کوئی سے ایک طرف ہو کر نہیں نکلتی تھی۔ آنحضرت
 صلعم کی مجلس صلعم حیا امانت صیانت صبر و وقار کی مجلس تھی کسی مجلس میں آوارہ بلند نہیں
 ہوتی تھی اور عورتوں کا ذکر برائی کے ساتھ نہیں کیا جاتا تھا آپ کی مجلس میں تقویٰ کے ساتھ
 ماہم عطاوت کرتے تھے اور تواضع کے ساتھ بیٹھتے آتے تھے اور رگوں کی عت اور جوٹوں پر
 رحم کرتے اور محتاحوں کو عزت جانتے اور ساد آدمی کی حفاظت کرتے اور سبکی پر دیکھیں لگتے
 تھے۔ آنحضرت صلعم اصحاب کے درمیان اس طور سے بیٹھتے گویا دامن سے ایک شخص ہیں
 اگر مسافر آدمی آتا تو یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ اصحاب میں سولہ کون سے ہیں یہاں تک
 کہ مسافر آدمی آپ کو دریافت کرتا اس باعث اصحاب نے یہ جایا کہ آپ ایک اور بھی جانی یہ
 بیٹھا کریں تاکہ عرب شخص اگر آپ کو پہچان لے آپ سے اصحاب سے فرمایا جو مکمل مناسب معلوم
 ہوتا ہے وہ کرو اصحاب نے آپ کے واسطے ایک چوترہ ٹی سے بایا پھر حضرت صلعم
 اوس چوترہ پر بیٹھا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم حرم حرم بیٹھتے تو آپ کے اصحاب ایک
 اطراف حلقہ باندہ کے بیٹھتے تھے۔ آنحضرت صلعم رینٹ یا تھوک کو نہیں سہکتے مگر یہ کہ
 کوئی آدمی اسکو اپنے ہاتھ میں لے لیتا اور اسکو اپنے چہرہ اور جسم پر مل لیتا تھا۔ آنحضرت
 صلعم حرم حرم و ضو کرتے تو آپ کے وضو کے مانی کے لیے کیواسطے قریب ہوتا کہ لوگ
 اپنے میں لڑائی لڑیں آنحضرت صلعم کو روئیک اصحاب حرم حرم کرتے تو اتنی آواز دیکھتے کہ اگر حرم حرم
 اصحاب کی طرف دیکھتے تو آپ کی تعظیم کو یہ سب ایک طرف تیرنگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔
 آنحضرت صلعم صیحت کے ساتھ اصحاب کی عجماری کرتے تھے ابو سعید الخدریٰ فرمادیتا کہ ہے

کہ آنحضرت صلعم جسوقت سجد میں بیٹھے تو احتیاب کی حالت میں بیٹھے تھے احتیاب اور حیوۃ
نشرت کی وضع اسطور سے ہے کہ اپنے پاؤں کو کھرا کر کے چوڑوں پر کوئی شخص بیٹھے
اور ایک کپڑے کو کمر اور پاؤں پر شملہ کے طور پر لپیٹ لے یا شملہ کی جاسی اپنے دونوں
ہاتوں کو پاؤں کے اطراف میں ڈال کے ملا لے۔ رسول اللہ صلعم کا اکثر بیٹھنا اسطور سے
تھا کہ اپنی دونوں ہڈیوں کو کھرا کر کے دونوں ہاتوں سے پکڑ لیتے تھے جیسے حیوۃ کی
حالت ہوتی ہے آپ کے بیٹھنے کی جگہ آپ کے صحاب کی جگہ سے نہیں بچانی جاتی تھی
اسلئے کہ مجلس میں آپ جس جگہ ہو پختہ وہیں بیٹھ جاتے تھے۔ اور آنحضرت صلعم ہر گز کسی
حالت میں نہیں دیکھے گئے جو بیٹھنے میں اپنا زانو بدل لیتے جس سے صحاب پر جاسی تنگ ہو جاتی
مگر جسوقت جگہ فراخ ہوتی تو آپ زانو بدل لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم اکثر روئے قبلہ بیٹھے
تھے قبیلہ بنی مخرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ
سجد میں قرفصا کی حالت میں بیٹھے تھے میں نے جسوقت دیکھا آپ ایسے خشوع کی حالت
میں تھے کہ میں آپ کو دیکھ کے کانپ گئی قرفصا حیوۃ کی حالت سے بیٹھنے کو کہتے ہیں۔
انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک مرد کو لائے وہ مرد آپ کی
ہمیت سے کانپنے لگا آپ نے اوس مرد سے فرمایا تو خوف نہ کر میں بادشاہ نہیں ہوں جو تو
مجھ سے خوف کرتا ہے میں قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں کہ وہ خشک گوشت کھاتی
تھی اوس مرد نے اپنی حاجت کو بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا
اسی لوگو تحقیق میں ہوں کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ تو اضع کروا گاہ ہو جاؤ
تم لوگ بیان تک تو اضع کرو کہ کوئی شخص کسی پر فوقیت نہ دے ہو ٹکڑے اور کوئی شخص کسی پر
اور تم لوگ خدا کے بندے باہم بہانی ہو جاؤ۔

عبداللہ ابن مسعود نے روایت کی ہے کہ میں نے ہی صلعم کو مسجد میں چپ لیٹے
 دیکھا آپے ایسا ایک یاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا تھا۔ ابو داؤد نے سند صحیح کے ساتھ
 روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم جو وقت صبح کی مار پڑھتے تو نماز کے بعد اپنی مجلس میں یا لہتی سے
 اور سوقت تک بیٹھتے تھے کہ آفتاب ٹھک کر صاف طور سے نظر آتا۔ آنحضرت صلعم مجلس سے
 سہیں اڑھٹے مگر سنحامل اللہم و محمدک لا الہ الا انت استعصرک و انو
 الیک و ماتے تھے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجلس سے اڑھٹے اور اڑ
 کلمات کو کہے تو جو گناہ مجلس میں اوس سے ہوا ہے بھٹا جائیگا۔ آنحضرت صلعم جو وقت
 مجلس میں بیٹھتے اور اڑھٹے کی واسطے ارادہ کرتے تو دنش باب سے پندرہ بار تک استغفار
 یہ پڑھتے اور ابن مسعود نے روایت کی ہے کہ میں مار پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلعم جو وقت
 مجلس سے پھرتے تو ایسی طرف کو لیٹ جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جو وقت کہ پڑھتے
 تو ایک ہاتھ کو زمین پر ٹینک کے کھڑے ہوتے تھے۔

رسول اللہ صلعم کے تکیہ لگائے کی نسبت جابر بن سمہ رضی نے روایت کی ہے کہ میں نے
 رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ آپ بائیں ہاتھ سے تکیہ پڑھکا دتے ہوئے تھے۔ ابی بکر رضی
 نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تم کو کون کے ساتھ کہ کبریا کر کو نہ کہوں
 اصحاب نے کہا ہاں فرمائیے آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شریک ٹھہرنا مان باپ سے عقوبت
 اختیار کرنا اگر کبریا سے ہے ابی بکر رضی نے کہا کہ رسول اللہ صلعم فرما کر بیٹھ گئے اور اوست
 آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر کبریا جو نئی شہادت ہے یا آپ نے
 قول نہ فرمایا دیتا یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ آپ چپ ہو جائے
 تو بہتر ہوتا۔

فصل چہٹی

آنحضرت صلعم کے کرم اور سجاوٹ کی صفت میں

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم سے ہرگز کسی شے کا سوال نہیں کیا گیا جو آپ سے اس سے انکار کیا ہوتا۔ آنحضرت صلعم کسی شے سے سوال نہیں کئے جاتے مگر اس شے کو عطا فرما دیتے تھے اور دیدیے کے بعد سال بہر کا قوت جو اچکا ہوتا تو اس کی طرف اعادہ فرماتے اور اس قوت سے دیدیتے تھے اگر قتل سال کے گزرنے کے کوئی شے نہیں آتی تو آپ کو اکثر احتیاج ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شے کے واسطے سوال نہیں کیا گیا مگر یہ کہ اپنے اس کو کیا۔ آنحضرت صلعم کسی شے کے واسطے نہیں فرماتے جسوقت آپ سے کسی شے کی واسطے سوال کیا جاتا اور اچکا ارادہ اس کے کر لیا ہوتا تو آپ نعم فرماتے تھے اور جسوقت آپ اس کے کرنے کا ارادہ نہ کرتے تو آپ خاموش ہو جاتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم خیر کے ساتھ خود لباس تھے اور رمضان شریف کے مہینہ میں نہایت جود کرتے تھے یہاں تک کہ سلج ہو جاتا جس جہل علیہ السلام آپ کے پاس آتے اور کلام اللہ شریف پڑھتے تھے جس وقت جہل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ حیر میں آند ہی سے زیادہ ہوتے تھے۔

عمر ابن الخطابؓ نے روایت کی ہے کہ ایک مرد آپ کے پاس آیا اور اس نے سوال کیا کہ کوئی کچھ عطا کریں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس کوئی شے نہیں ہے لیکن تو میرے پاس آتا رہو جس وقت میرے پاس کوئی شے آئے گی تو تیری حاجت کو پورا کروں گا مگر میں نے کہا یا رسول اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس حیر کی تکلیف نہیں دی ہے جس پر آپ قدر

نہیں رکستے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ کی اس بات کو ناپسند جانا۔ ایک مرد نے انھوں
سے کہا یا رسول اللہ آپ خرچ کرو اور اللہ تعالیٰ سے کمی کا خوف نہ کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ بات سنکر تبسم فرمایا اور انھارسی کی اس بات سے آپ کے چہرہ مسرور ہو گیا اور ہر
ہوئی پر آپ سے یہ فرمایا کہ مجھ کو یہ حکم ہے کہ لوگوں کی حاجت کو پورا کرنا کروں آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے یاس حبیب ال آقا تورات میں ایسے یاس کو نہیں کہتے یا دں میں قیلولہ کے وقت تک
اوسکو نہیں رکستے تھے تقسیم فرما دیتے تھے یعنی اگر آٹھ دن میں مال آیا تو اسکو رات تک اس
روکا اور اول دن میں مال آیا تو اسکو قیلولہ کے وقت تک نہیں رکھا بلکہ اوسکی بقیہ تم
میں تقسیم کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسخی الناس تھے آپ کے یاس کوئی دیا اور کوئی درہم شہید نہیں
ٹھہرتا تھا اگر تقسیم کے بعد کوئی شے ماقیہ حاتی اور اوسکے دینے کے لئے کوئی شخص
سہیں ملتا اور رات ہو حاتی تو آٹھ اسے مکاں میں جتا کر آٹھ نہیں فرماتے تھے کہ آٹھ
کو دے کر اوس سے برات حاصل کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یاس ایک مرد آیا اور آٹھ سے
سوال کیا ایسے اوسکو اسقدر بکرین عطا فرمائیں کہ وہ ہاروں کے درمیان ایک دیوار کے
طور پر ہو گئیں وہ مرد ایسی قوم کی طرف لوٹ کر گیا اور اوسے کہا کہ تم لوگ اسلام قبول کر لو
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عطا کرتے ہیں کہ کوئی شخص فقر کا خوف نہیں کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اکثر سوا و نٹ عطا کر دیئے ہیں اور آٹھ صفواں کو سوا و نٹ دے پھر سوا و نٹ دے
پھر سوا و نٹ دے یہ حالت آپ کی بعیت سے پہلے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ور قہ بن نوفل نے
کہا کہ تحقیق آپ محتو کی روشت کرتے ہیں اور جو چیز موجود نہیں ہے اوسکو گب کرتے ہیں
اور آپ سے حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ آپ کو بشارت ہو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ

اب کو بھی نہیں کر لگا اسلئے کہ آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں اور جو حیر موجود نہیں ہے
 اور سکو آپ کس کرتے ہیں اور محنت اور مٹاتے ہیں اور مہمان کی ضیافت کرتے ہیں اور
 جس شخص کو امرار حق میں مصیبت پہنچتی ہے اور سکی آپ احاطت کرتے ہیں۔ آنحضرت صلعم
 نے حضرت عباس کو اس قدر سونا دیا تھا کہ وہ اس کو بڑا مٹھا سکتے تھے اور آنحضرت صلعم کے
 پاس نو دہزر درم آئے اور ایک بور یہ پر رکھ دینے گئے آٹھ زبھون کی طرف کھڑے
 ہوئے اور اس کو تقسیم کر دیا کسی سائل کو، دہنیں کیا ہوا تک کہ اس کی تقسیم سے فارغ ہو گئے
 اور سوقت آنحضرت صلعم جس کے سفر سے واپس آئے اعراب نے اس سے سوال کیا
 آپ کو یہاں تک مصطر کیا کہ آپ ایک درخت کے پاس پہن گئے اور لوگ آپ کی چار کو ادھیک کے
 لئے گئے آنحضرت صلعم ٹھہر گئے اور فرمایا کہ میری چار دسے دو اگر میرے پاس اس عشاء
 کے درختوں کی تعداد میں اور بڑے ہوئے لوہے اور کو تم لوگوں کے درمیاں تقسیم کر دیتا
 پہر تم مجھ کو نہ نخیل پاتے اور نہ جھوٹا اور نہ برول۔ آپ کی عطا سے یہ ہے کہ آپ نے ہوارن
 کے قبیلے کے چہ ہزار قیدیوں کو اس کے قبیلہ کی طرف واپس کر دیا تھا۔

اس صلہ رحمی سے جو عشاء
 عطا کر دی گئی تھی اس سے
 ہزاروں آدمی بچ گئے

مواہب میں ہے کہ ابن فارس نے ایسی کتاب میں ہی صلعم کے اسما کے بیان
 میں ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس نو مہین ہیں ایک عورت آئی اور اسے ایک شعر پڑھا
 جس میں آپ کی ایام شہر جوارگی کو ہوارن میں لکھا گیا تھا اور اس کو حوال لیا گیا تھا آپ نے اس کو دیا
 اور اس کے ساتھ ست کچھ عطا کی یہاں تک کہ آپ سے اس کو جو کچھ اس دل عطا فرمایا تھا اس کا
 امدارہ کیا گیا تو یا سچ لک کی مقدار میں تھا اس وجہ سے کہ اس نے نہایت درجہ کی یہ جو
 ہے اور وہ جو ہے کہ مثل اس کے وجود میں نہیں رہی گئی حضرت عائشہ ام المومنین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم یہ کہ قول فرماتے اور اس کا دل کرتے

آنحضرت صلعم کے پاس ایک عورت ایک چادر لائی اور آپ سے کہا کہ یہ چادر میں آپ کو
 اوڑھاتی ہوں آپ بے وہ چادر لے لی آپ کو اس وقت چادر کی احتیاج تھی اس کو اوڑھ لیا صحابہ
 سے ایک شخص نے وہ چادر آپ کے حیم مبارک پر دیکھی اور کہا یا رسول اللہ یہ چادر کتنی اچھی ہے
 مجھ کو اوڑھ دیجیئے اس نے فرمایا بہت بہتر جس وقت آپ اوٹھے صحابہ نے اس شخص کو ملامت
 کی اور کہا کہ تو نے یہ کام چہا نہیں کیا اس لئے کہ تو نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا تھا کہ ان کو چادر کی
 احتیاج تھی ہر تو نے اس چادر کو مانگا تو تحقیق یہ بات جانتا ہے کہ آنحضرت صلعم سے کوئی تہ
 حسین باگلی حاتی جواب اس سے انکار کریں اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔
 آنحضرت صلعم رحیم تھے آپ کے پاس کوئی شخص نہیں آتا مگر یہ کہ آپ اس سے وعدہ کرتے
 اور وفا فرماتے تھے اگر کوئی حیر آپ کے پاس ہوتی۔

آنحضرت صلعم کی شجاعت کی پتیاں تھیں کہ آپ اجدالہاس اور اتحہ الہاس تھے حضرت
 علیؓ نے کہا ہے کہ بدر کے دن میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہم ہی صلعم کے پاس جیتے تھے
 اور آپ ہماری بہت دشمن سے ردیکہ تھے اور لائی میں تمام آدمیوں سے آپ اس دن
 شدید تھے اور حضرت علیؓ نے کہا ہے کہ جس وقت جنگ کی شدت ہوئی اور ایک قوم دوسری
 قوم سے جنگ کی واسطے ملی ہم لوگ رسول اللہ صلعم کے ساتھ آیا سچا ذکر کرتے تھے کوئی شخص
 آپ سے زیادہ دشمن کے ردیکہ نہیں تھا کہا گیا ہے کہ رسول صلعم قلیل الکلام قلیل الخ
 تھے جس وقت آدمیوں کو جنگ کی واسطے حکم دیتے تو خود مستعد ہو جاتے تھے اور از روئے
 قوت کے اشدالہاس تھے اور آپ تنہا تھے جنگ میں دشمن سے قریب رہتے تھے۔

عمر ابن حصینؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کسی لشکر سے نہیں ملے مگر یہ
 کہ پہلے آپ ہی اس لشکر کو مارے تھے صحابہ نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم دعویٰ جملہ

حسوت مشرکین نے آپ کو گیر لیا آپ خچر پر بسا اور تڑپے اور سہلور سے دہلتے تھے
 انا الدبی لاکہ ب اما ابن عبد المطلب اوس دن کوئی شخص آپ سے اشتد
 نہیں دیکھا گیا۔ ایک شخص نے پر ارباب عاربہ سے پوچھا کیا تم لوگ حسین کی لڑائی
 میں رسول اللہ صلیعہ کے پاس سے بہاگ گئے اوہوں نے کہا ہاں ہم لوگ بہاگ گئے لیکن
 رسول اللہ صلیعہ ہمیں بہاگے حالت یہ تھی کہ ہمارے لوگ تیر مار رہے تھے ہم حسوت اور تیر حملہ
 کیا وہ لوگ بہٹ گئے اور اوہوں نے حکمہ جوڑ دی ہم لوگ سمیت برگڑے پس ہوازن
 کے لوگ تیروں کے ساتھ ہمارے مقابل آئے میں نے رسول اللہ صلیعہ کو دیکھا کہ سعید
 حجریوار تھے اور ابوسفیان ابن ابی عمار شاوکی لگام بکڑے ہوئے تھے اور ہی صلیعہ و مارے
 تھے انا الدبی لاکہ ب اما ابن عبد المطلب اوس دن کوئی شخص آنحضرت صلیعہ
 سے اشتد نہیں دیکھا گیا۔

عباس رحمہ روایت کی ہے کہ سوقت سلمان اور کھار جنگ میں باہم ملے
 مسلمانوں نے بیٹھیم پیر دی آنحضرت صلیعہ ارادہ فرما کر اپنے چکر کو ایڑہ مار رہے تھے اور اوکو
 کھار کی جانب بڑھا رہے تھے اور سوقت میں آپ کی حجر کی لگام بکڑے ہوئے تھا اور حجر کو روک
 رہا تھا کہ سرعت نہ کرے اور اپنی سفیاں آپ کی رکاب بکڑے ہوئے تھے۔ اُبی بن
 خلف جنگ بدر میں جبکہ عدیہ دیکر چوٹا سی صلیعہ سے کستا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑی
 ہے ہر روز اوکو ایک فرق حوار کھاتا ہوں جسکی مقدار کو میں رطل ہوتی ہے اوس گھوڑی پر
 آپ کو قتل کرونگا نہی صلیعہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میں تجھ کو قتل کرونگا حسوت جنگ احد
 میں اُبی نے آنحضرت صلیعہ کو دیکھا ایسی گھوڑی ریسوار ہو کے رسول اللہ صلیعہ پر چڑھ گیا
 نے اوسکے سامنے اگر روکنا چاہا رسول اللہ صلیعہ نے فرمایا جس طرح وہ آ رہا ہے اوکو آئے دو

اوس کا رستہ چوڑا و آپ سے عمارت بن صمد سے حربہ لیا اور اوس کو اس طور پر حرکت دی کہ جو لوگ
اوس کے ساتھ تھے ایسے اوڑ گئے جیسے سرخ مکھن اونٹ کی پیٹھ سے اوڑھاتی ہیں پہر ہی صلعم
آئی اب اس حلف کے سامنے آئے اور اوس کی گردن میں اتنے زور سے نیزہ مارا کہ آئی ٹکٹا ہوا
اُسے گھوڑے پر سے گڑبڑا گیا ہے لکڑی کی پسیوں سے ایک سیلی ٹوٹ گئی آئی قریش کیٹ
یوں کتا ہوا لوٹ کے گیا کہ محکمہ صلعم نے مار ڈالا قریش آئی سے کہتی تھے کہ تجھ کو کچھ خوف ہیں
یہ روانہ کر آئی ہے کہا حوصلہ نہ خیر ہے اگر وہ صدرہ تمام دیوں پر ہوتا تو سب کو ہلاک کر دالتا کہ
محکمہ صلعم نے کیا یوں نہیں کہا تھا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا قسم ہے اللہ کی اگر محکمہ صلعم مجھ پر ہوک دیتے
تو تھی مار ڈالے تبکہ قریش کہہ کی طرف واپس آئے آئی اب اس حلف مقام سرت میں مر گیا۔

افسوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم وجود اللہ اس اور احسن الناس اور تھیں اس
تھے ایک بات ایک جاب سے 'یہی آواز ہولناک آئی کہ اہل مدینہ اوس کو سکے مقرر ہو گئے اور
آدھی آوار کی جاب گئے ہی صلعم سب لوگوں سے پہلے آوار کی جاب جا چکے تھے اب سب لوگوں
انگٹے اوسے آئے فرمایا تم لوگ ہر گز خون نہ رو تم لوگ ہر گز نہ مارو آبی طلحہ کی گھوڑی کی سکی پیٹھ
سوار تھے زین نہیں تھی اور انکی گردن سے تلوار لٹک رہی تھی آپ نے اوس مس کی نسبت
فرمایا کہ میں نے اکو بھرا پایا اس گھوڑے کا نام سدوب تھا بخاری کی ایک حدیث میں یوں
وارد ہے کہ اہل مدینہ ایک بار مقرر ہوئے نئی صلعم ابی طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور وہ
گھوڑا است نزدیک قدم ڈالتا اور سست رفتار تھا جس وقت آنحضرت صلعم واپس تشریف لائے
اسی نے فرمایا ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو بھرا پایا اسکے بعد کسی گھوڑے نے گھر دوڑ میں
اوس کا مقابلہ نہیں کیا نہایت تیز رفتار ہو گیا تھا بھر اوس گھوڑے کہہ سکتے ہیں کہ دوڑنے
میں لاسبہ قدم ڈالتا ہے۔

باب چہاٹا

بی صلعم کی عبادت اور نماز اور روزہ اور قرأت کی صفت میں اس باب میں تین فصلیں ہیں

فصل پہلی

بی صلعم کی عبادت اور نماز کی صفت میں

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے میں تم لوگوں سے زیادہ تقویٰ اور خوف رکھنے والا ہوں اور صحیح بخاری میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تم سے میں زیادہ عالم اور زیادہ تر خوف رکھنے والا ہوں اور بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو بات میں جانتا ہوں اگر تم لوگ اسکو جانتے تو تم لوگ اللہ سے بڑا ہوتے اور صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اوس بات کی کہ محمد کی چال اوسکے ہاتھ میں ہے جو حیرت میں دیکھی ہے اگر تم لوگ دیکھتے تو الکتبہ تہوڑا ہوتے اور بہت روکے اصحاب نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے مغیرہ بن شعبہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بی صلعم نے یہاں تک نماز پڑھی کہ آپ کے دونوں پاؤں سوخ گئے آپ سے کہا گیا کہ آپ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دئے آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار مدہ ہوؤں یا جو رمی نے کہا ہے کہ گناہ قدیم اور حدیث کی نسبت اسکا دل وار دہوتا ہے اسلئے کہ سب معصوم ہوئے کے آنحضرت صلعم پر کوئی گناہ نہیں ہے بہتر وہ بات ہے جس مقام پہنچی گئی ہے کہ یہ سب فضیل حسنات الابرار ستیاں المقبول سے ہے اوسلئے کہ اسان سب صفت عبودیت اور عطمت اوسیت الہی کے تقصیر سے خالی نہیں ہے اگرچہ آنحضرت

صلعم علیہ السلام ہی طاعات اور عبادت میں اعلیٰ مقامات اور ارفع درجات رکھے مگر تحقیق آنحضرت
صلعم علیہ السلام کے دریا میں نہایت کثرت سے عبادتِ حق عبادتِ تک لا اُسعیٰ تک علیک ایت کما انکب
علیٰ القسب اسلئے کہا گیا ہے کہ معرفت و معرفت دو قسم ہے ایک معرفتِ خواص کے واسطے ہے وہ
عام مخلوق کے دلوں سے مسامت ہے دوسری معرفتِ خواص کے واسطے ہے وہ کلی اعمال
سے مسامت ہے اسو وین مزید رمے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو ہمارے بیٹے تھے اسکی سبب دریافت کیا حضرت ام المومنین نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب میں سو رہتے تھے پھر اٹھتے تھے اگر صبح ہو جاتی تو وتر پڑھ لیتے پھر ایک
ستر پر تشریف لائے اگر آپ کو حاجت ہوتی تو ایسے اہل کی طرف متوجہ ہوتے جسوقت اذان سننے
کھڑے ہو جاتے اگر آپ کو غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل کرتے و درود صبح کر لیتے تھے اور نماز
کے واسطے نکلتے تھے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں اسی حالہ حضرت میمونہ
ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا میں نے با او بیستر کے عرص میں لیٹا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے طول میں لیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات تک سوئے آدھی رات کا یہاں حصہ کم ہو گا
یا آخر کا حصہ کم ہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید رہے اور خواب سے ایسی بختیں ملین اور سورہ آل عمران
سے دس آیتیں جو آج میں ہیں اور اوکے اول یہ آیت تشریف ہے اِنَّا فِیْ حُلُوِّ السَّمٰوٰتِ
وَاَلْاَرْضِ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ
ہوئے اور اس سے وضو کیا اور اچھے طور سے وضو کیا پھر آپ کھڑے ہوئے کھڑے ہوئے کھڑے ہوئے
لگے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا کہ میں آپ کے پہلو کی طرف کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس سے اٹھتے
میرے سر پر کہا پھر میرا سید ہا کاں پکڑا اور اوکو ٹھوڑا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میرا
پکڑا اور سید ہی جاں سے مجھ کو میرا پیر آپ سے دو دو رکعت کر کے مارہ کو عتین پڑھیں پھر وتر پڑھا

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اس قدر قرب حاصل کیا کہ وہ میری ہر بات کو سنتا ہے

اور لیٹ گئے یہاں تک کہ مودوں نے آگے ادا ان کی آنحضرتؐ کمرے ہو گئے اور دو کعتیں
 حنیف پڑھیں ہر رکعتوں سے ماہر نکالے اور صبح کی ماہر پڑھی۔ صحیح میں اس ص سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے واسطے وضو کرتے تھے۔ اور یہی ابن عباس ص سے روایت ہے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تیر بار کعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ ام المومنین ص سے روایت ہے
 کہ حنوف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شب میں نماز میں پڑھی اور آپ کو جواب دیا میں بھی ایسا کرتی
 انکھیں سدھو گئیں تو وہ میں بارہ کعتیں پڑھتے تھے ابو ہریرہ ص سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تم لوگوں سے جو صحیح رات میں نماز کیوں اے کہ اگر اہواؤ کو سکوا جائے کہ ایسی نماز
 دو رکعت خفیہ کے ساتھ شروع کرے یہیں خالدا بھیجتی ص سے روایت کی ہے کہ
 میں دینار بن خیمہ سے نکلیہ لگا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھتا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کعتیں
 حنیف پڑھیں ہر دو کعتیں ہر ایک طویل پڑھیں ہر دو کعتیں ان طویل کعتوں سے کم پڑھیں ہر دو
 رکعتیں ان مودوں کے کم پڑھیں ہر دو کعتیں ان مودوں کے کم پڑھیں ہر دو کعتیں
 ان مودوں کے کم پڑھیں اور ایک رکعت تنہا پڑھی حماد بن ابی رافع پڑھیں۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمان ص سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ ام المومنین
 ص سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہر کس طور سے پڑھتے تھے حضرت
 عائشہ ص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہر کس طور سے پڑھتے تھے حضرت
 پڑھتے تھے چار کعتیں آپ ایسی حنفی اور ایسی طویل کے ساتھ پڑھتے تھے کہ وہ کی حنفی اور
 طویل کو نہ بوجھو ہر آپ چار کعتیں ایسی حنفی اور ایسی طویل کے ساتھ پڑھتے تھے کہ وہ کی حنفی
 اور طویل کو نہ بوجھو ہر آپ تین کعتیں پڑھتے تھے حضرت عائشہ ام المومنین ص نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ قبل از تر پڑھنے کے سو جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا

اسی حالت میں سوئی ہوئی ہیں اور میرا دل سہل ہوتا اور یہی حصر کا فتنہ نہ سہلے وایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمار سے گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور انہیں گیارہ رکعات سے ایک رکعت تھما دیتے تھے جس وقت نماز سے فارغ ہوتے تو سیدھے پہلو پر لیٹ جاتے تھے۔ اور یہی حصر کا فتنہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب کی نماز سے نو رکعتیں پڑھتے تھے **حذیفہ بن یمان** سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شب کی نماز میں جب وقت آپ نماز میں داخل ہوئے اللہ اکبر و الملکوت و الحمد و الکبریا و العظمتہ فرمایا پھر آپ سورہ بقرہ پڑھی اور رکوع کیا آپ کا رکوع مثل قیام کے ہوا اور رکوع میں **سحان** بی اعظم **سحان** بی اعظم کہتے تھے پھر آپ نے سر کو اٹھایا اور قیام کیا آپ کا قیام مثل رکوع کے ہوا اور آپ **کرہی الحمد لہ فی الحمد** کہتے تھے پھر آپ سورہ کیا آپ کا سجدہ قیام کے مثل تھا اور **سحان** بی الاعلیٰ **سحان** بی الاعلیٰ کہتے تھے پھر آپ نے سر کو سجدہ سے اٹھایا اور بیان دو لون سجدہ کے مثل سجدہ کے دیرواقع ہوئی اور آپ رب اعمر لی رب اعفر لی کہتے تھے یہاں کہ آپ سورہ لقہ اور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور سورہ مائدہ یا سورہ النعام پڑھی یعنی سورہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں اول رکعت میں سورہ لقہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سورہ آل عمران اور تیسری رکعت میں سورہ نسا اور چوتھی رکعت میں سورہ مائدہ یا سورہ النعام پڑھی ان دونوں میں اس حدیث کے ماورے شعبہ ۳ سے شک واقع ہوا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب میں قرآن شریف کی ایک آیت کے ساتھ قیام کیا **عبد اللہ بن مسعود** و **ذو الرئیث** کی یہ کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ اتنی دیر تک کھڑے رہے کہ میں نے بڑی اصرار کا قصد کیا **عبد اللہ بن مسعود** نے فرمایا کہ تم نے کوئی بڑی امر کا قصد کیا اور سوئی کہا میں نے زیادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھو دوں۔

تھے اس عمر میں روایت کی ہے کہ من نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ رکعتیں معطل کی ہیں
 دو رکعتیں طہر کے قبل اور دو رکعتیں طہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد
 اس عمر میں کہا کہ صبح کی دو رکعتوں کی سنت حضرت حمزہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہے اور
 اون دنوں رکعتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گمان نہیں کرتا تھا معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی
 ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات کی غار میں تھے
 تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں حیات کی غار میں چار رکعتیں پڑھتے تھے اور جب قہار
 حیات چار رکعات بزرگ ہو کر دیتے تھے اس لئے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حیات کی
 غار میں رکعتیں پڑھتے تھے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار
 کی غار وہاں تک پڑھتے تھے کہ ہم لگ کہتے تھے کہ پڑھتے کو میں چوڑے لگے اور ایسا
 چوڑے دیتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ نہیں پڑھتے ابوالایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب کے نکلنے کے وقت یا رکعتیں پڑھتے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ
 روایت کیا کہ آپ ہمیشہ چار رکعتیں آفتاب کے نکلنے کے وقت پڑھتے ہیں آپ فرمایا کہ مول
 تھیں کہ وقت آسمانوں کے دروازے کو لے جاتے ہیں اور جب تک نظر کی مسار
 نہیں پڑھی جانی وہ دروازے بند نہیں کیے جاتے میں اس بات کو دوست کہتا ہوں
 کہ میری بیکلی اس گہری میں آسمان کی طرف صعود کرے میں نے دریافت کیا کیا چار رکعات
 میں قرائت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں قرائت ہے میں نے کہا کیا ان کو اتنا ہلکا
 ہے اور میں ہی پڑھوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو منع فرمایا اے مانی رضی اللہ عنہ روایت کی کہ
 کہ وہ معطلہ کی صبح کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان میں آئے اور آپ نے غسل فرمایا بابر شہ
 رکعتیں پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہی نہیں دیکھا جو آئینے اور اس ہمارے صحیفہ ہمارے ہی ہو

يَا دَيَّ الْحَلَا، وَالْكَرَامِ مَرَاتِي تَهْ -

فصل دوسری

رسول اللہ لعجب روزہ کی سنت میں

عبداللہ ابن یحییٰ را۔۔۔ روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 صلعم کے روزہ کی حدیث پوچھی، وہ نے کہا کہ وہ صلعم سہو سے روزہ رکھتے
 تھے کہ افطار نہ کر سکتے تھے ہم لوگ آپ کے افطار نہ کر سکتے تھے کہ آپ ہدیتہ
 روزہ رکھیں گے اور آپ اس طور سے افطار کرتے تھے کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ آپ ہمیشہ افطار کریں گے
 اور کسی روزہ میں رکھیں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے
 میں نے سوای میضاً مترقب کے مہینہ کے کسی مہینہ میں روزہ رکھتے تھے یہ صحیح ہے۔
 انس رضی اللہ عنہ سے آئندہ صلعم کے روزہ کا احوال پوچھا گیا اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مہینہ میں اس طور سے روزہ رکھتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ مہینہ میں افطار کا
 ارادہ نہیں کریں گے اور آپ اس طور سے افطار کرتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ
 مہینہ میں روزہ کا ارادہ نہیں کریں گے اگر تو یہ چاہتا کہ آپ کورات میں نماز پڑھتے دیکھیں مگر
 نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا اور تو یہ چاہتا کہ آپ کورات میں سوئے ہوئے دیکھیں مگر سوئے ہوئے دیکھتا
 اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مہینے تک متواتر روزہ
 رکھتے ہوئے دیکھا مگر شعبان اور رمضان میں متواتر روزہ رکھتے ہوئے دیکھا حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینے کے
 سو کسی مہینے میں زیادہ روزہ رکھتے ہوئے دیکھا شعبان میں قلیل روزہ رکھتے تھے
 بلکہ تمام مہینہ روزہ رکھتے تھے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

صلحہ مہینہ۔ کہ عہد ستیں دن تک روزہ رکھتے تھے اور سب کم اتفاق ہوتا کہ آپ جمعہ کو
روزہ نہیں رکھتے اور اظہار کرتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ اور پچیس کے روزہ کی جستجو میں رہتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ دو شنبہ اور پچیس کے دن مخلوق کے اعمال میں
کئے جاتے ہیں اس بات کو دوست کہتا ہوں کہ میرے اعمال عرصہ کئے جاتے ہیں اور
میں روزہ سے ہوں۔ اور یہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر شنبہ
اور پچیس کے دن روزہ رکھتے تھے آپ سے اس دنوں میں روزہ رکھنے کی وجہ پوچھی گئی
آپ نے فرمایا کہ دو شنبہ اور پچیس کے دن مخلوق کے اعمال عرصہ کئے جاتے ہیں اس
ہر مسلمان کی معفرت کی جاتی ہے مگر دو شخصوں کی بخشش نہیں ہوتی جنہوں نے آپس میں
صدائی اختیار کی ہو اور تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اعمال کو پیچھے بچاؤ حضرت اسلمہ رضی اللہ عنہ
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر شنبہ اور پچیس کے دن روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے
کہ شنبہ اور پچیس متکررین کی عید کے دن ہیں اس بات کو دوست کہتا ہوں کہ متکررین کے
حلاف کروں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع مہینہ
شنبہ یکشنبہ دو شنبہ کو روزہ رکھتے تھے اور دوسری مہینے میں شنبہ چار شنبہ یکشنبہ کو روزہ رکھتے تھے
معاذہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا کرتے تھے
ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے اوہوں نے فرمایا ہاں سورہ رکعت تھے میں نے دریافت کیا
مہینہ میں کون سے دنوں میں روزہ رکھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو کوئی
یروا میں نے تھے اول اور درمیان اور آخر مہینہ میں چار جاتے روزہ رکھتے تھے۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم میں کے سورہ سحر اور حضرت

انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے پاس سورہ افطار فرماتے
 تو بطور دعا دیتے تھے کہ تمہارے پاس سورہ دار لک افطار کریں اور تمہارا کما مارا
 کما میں اور تمہارے پاس ملائکہ مارل ہوں میں الریسیہ فرماتے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے نزدیک افطار کرتے تو اسطور سے دعا دیتے تھے تمہارے پاس سورہ دار
 افطار کریں اور ملائکہ تمہارے رحمت بھیجیں میں عمر رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم افطار کرتے تو اسطور سے فرماتے تھے اشی جاتی ہی اور عروق و تارہ ہو گئیں اگر اللہ تعالیٰ
 دیکھا تو اجزائے ہو گیا معاذین ہر روز دعا دیتے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سورہ افطار فرماتے تو اسطور سے فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رَأْسِكَ
 اَفْطَرْتُ معاذین دعا دیتے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار فرماتے
 تو اسطور سے کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعَايَنِيْ فَصُمْتُ كَرِهَ قَبِيْ وَاَفْطَرْتُ
 اِنْ عَمَّاسُ رَمَضَانَ رَوَاتُ كِيْ هَكَذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاتُ كِيْ هَكَذَا
 اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رَأْسِكَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ
 علقمہ دعا دیتے کہ ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کچھ دنوں کو مخصوص کر لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اور اسکے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ وقت رکھتے تھے کہ لوگوں سے کون شجس و سکی
 طاقت رکھتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم پاس آئے میرے پاس ایک عورت بیٹھی تھی آپ سے دریافت فرمایا یہ کون عورت ہے
 میں نے کہا فلاں عورت ہے جو رات میں نہیں سوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم لوگ حقیقہ
 طاقت رکھتے ہو سوال کرنا جیسا ہے قسم خدا اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے طول نہیں بیوتا

یہاں تک کہ تم خود ایسے اعمال سے ملو کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں دوست تھے جسکو آپ کا ہم صحبت ہوتا تھا ایسا بھی کرنا ہے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کونسا مل دوست تھے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عمل دوست تر تھا جو ہمیشہ کیا جاتا اگرچہ وہ عمل تو برا ہو یا بخیر میسر ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کادوہ کا نمونہ اور حسیار آپ کے ہمعصبت نے ملاومت کی ہو۔

فصل تفسیری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی گفت میں
 عوف ابن مالک نے روایت کی ہے کہ ایک اہل بیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے
 مسواک کی ہیر و صو کیا ہر اوٹھ کے نماز پڑھنے میں مشغول ہوئے میں آپ کے سامنے بیٹھا
 آپ نے نماز شروع کی اور سورہ بقرہ آغار کی آپ رحمت کی آیت پڑھیں گد رست مگر یہ
 کہ ٹھیر گئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ماکلی اور عذاب کی آیت پڑھیں گد رست مگر یہ کہ ٹھیر گئے
 اور اعود ڈیر ہی ہیر آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں قیام کی مقدار میں ٹھیر گئے اور رکوع میں
 سبحان دی بحرت و الملکوت والکبریا و اعظمہ فرماتے تھے ہیر آپ نے رکوع کی مقدار میں سجود کیا
 اور سجود میں سبحان دی بحرت و الملکوت والکبریا و اعظمہ کہتے تھے یہ آپ سورہ ال عمران
 پڑھ ہی ہیر سورت کے بعد سورت پڑھ ہی اور قیام اور رکوع اور و صیب پہلے کہا تا یسی کہ سورت
 حذیفہ ص نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوقت آیت بحوت پر گد رست تو اعود
 پڑھتے تھے اور سوقت آیت رحمت پر گد رستے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے اور سوقت
 اوس آیت پر گد رستے جس میں اللہ تعالیٰ کی تر یہ ہے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے ایلی لیلیٰ

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت اس آیت پر گزرتے جس میں آتش دوزخ کا ذکر ہو تو ویل لائل النار وعود بالمدین المار دیراے تھے یعنی بنی مملک سے روایت کی کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کو دریافت کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی قرات کی تعریف کرنا شروع فرمائی کہ ساتھ فرمائی قضا و رم سے روایت کی ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کس طور سے تھی اس سے فرمائی کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرات فرماتے تھے ادا کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر شیر باتے بہ الرحمن الرحیم پڑھ کر شیر جاتے بہ ربانک یوم الدین پڑھتے تھے عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کو دریافت کیا کیا آپ آہستہ پڑھتے تھے یا آواز سے پڑھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آہستہ اور آواز دونوں طور سے قرات کرتے تھے اکثر آہستہ پڑھتے اور اکثر آواز سے پڑھتے تھے۔ عبد اللہ بن قیس نے کہا کہ میں نے کہا الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر میں وسعت دی ہے اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت رات میں قرات کرتے کسی لٹکار کے اور کسی آہستہ پڑھتے تھے۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کو سنی تھی اور میں اپنے عیسیٰ پر ہوتی تھی معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن مغفل سے سنا ہے کہ وہ روایت کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کے دن دیکھا کہ اپنے ناقہ پر سوار تھے اور اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لَبِغَيْرِكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمُ مَرَدُّ بَيْتِكَ وَمَا تَأْخُذُ بِرُطْبَتِهِ تَنْتَ وَأَوْرَاسُكَ پڑھتے تھے بعد اس کے پڑھتے تھے اِنَّا لَنَرَاكَ اللَّهُ وَابَارَكَ لَكَ رَحْمَتُ اللَّهِ وَمَا تَأْخُذُ بِرُطْبَتِهِ تَنْتَ وَأَوْرَاسُكَ پڑھتے تھے کہ جمع ہوئے کا خوف نہوتا تو میں تم لوگوں کے سامنے

جس صوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوہ مذکور پڑھی تھی ٹیپنا یا صوت کی جیسے کچھ لفظ
 کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آیت اس طور تھی
 کہ جو شخص اپنے حجرہ میں ہوتا وہ اکثر سنتا تھا اور آپ پڑھتے وقت ایسے مکان میں ہوتا تو
 یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت اپنے مکان میں پڑھتے اور اہلیت سے جو شخص مکان کے حجرے
 میں ہوتا آپ کی قرأت کو سنتا تھا اور آپ کی آواز حجرہوں سے اوس پار پہن جاتی تھی ابوہریرہؓ
 نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت اس آیت کو پڑھتے اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ
 عَلٰی اَنْ يَّجِئَی الْمَوْتَ تَوَلَّی اُورماتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے
 کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَسْمَ رَبِّكَ اَلَا عَلٰی پڑھتے تو سبحان فی الارض کی تہو
 ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی اَلْاَعْصَابِ
 وَلَا الضَّالِّیْنَ تلاوت فرماتے تو لفظ آمین کہتے تھے صفت اول میں جو شخص آپ کے
 نزدیک ہوتا وہ لفظ آمین کو سنتا تھا۔

حضرت عائشہؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کو تین دن سے
 کم میں ختم نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کلام اللہ شریف ختم کرتے تو اپنے اہل کو
 جمع فرماتے اور دعا کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کلام اللہ شریف ختم کرے تو اول
 قرآن سے پانچ آیتیں پڑھتے تھے۔

باب اول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کے مختلف احبار اور بعض اہل انوار اور دعاوی
 بیان ہیں جبکہ آپ اوقات مخصوصہ میں پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین سو تیرا احادیث

جامع الکلم اس باب میں بیان کی گئی ہیں اس باب میں تین فصلیں ہیں

فصل پہلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کے مختلف اخباریں

قاضی عیاض کی شفا میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونے اور نمانے پر

پیدا ہونے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

ایک اور صاف جیسا مولود کے ساتھ لایا ہوتا ہے آپ کو ساتھ کسی قسم کی آلودگی نہیں تھی

اور عکرمہ کی حدیث میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے اور

آپ کے سونے کے خزانے سے جاتے تھے آپ نیند سے اوٹھ کے نماز پڑھ لیتے تھے

اور وضو نہیں کرتے تھے۔ عکرمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ تھے۔ آنحضرت جس وقت

حاجت لاشری کیو اسطے ارادہ فرماتے تو زمین میں تنہا ہو جاتی اور آپ کے فضلہ اور پیشاب کو

بھل جاتی تھی اور آپ کے فضلہ اور پیشاب سے پاکیزہ جوتو ہو سکتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ بیت الحرام میں جاتے ہیں ہم کوئی سے فضلہ کی

قسم سے نہیں دیکھتے آئینے فرمایا اسی عائنہ کیا تم کو علم نہیں ہے کہ انبیاء سے جوتو خارج ہوتی

زمین اور سکو بھل جاتی ہے اس فضلہ سے کوئی سے نہیں دیکھی جاتی۔

ایک گروہ نے اہل علم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلہ اور پیشاب کی نسبت کہا ہے کہ رسول

اس بات کی دلیل کہ آپ کا فضلہ اور پیشاب دونوں ظاہر تھے یہ ہے کہ انکی کوئی سے ایسی

نہ تھی کہ مکر وہ معلوم ہوتی اور سیر جوتو کے ہوتی اسی قبیل سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے

کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وفات کے غسل دیا اور میں نے چاہا کہ جو چیریت سے نکلتی ہے

اوسکو دیکھوں میں نے کوئی سے نہیں پایا میں نے کہا طہبت حیاً ونبیاً یعنی آپ زندہ گئی ہیں

اور مرنے کے بعد سی یا کیرہ رہے اور آپ سے ایسی جو تھوڑا ہر مونی کہ لوگوں نے دیکھی
 جو شبوہ گر نہیں باقی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مثل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی کہا ہے
 حذوقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وفات کے بوسہ دیا ہے اور انہیں شواہد سے یہ
 کہ مالک بن سنان نے یوم احد میں آپ کا خون پی لیا اور آپ کے خون کو میرے چہرے پر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن سنان کو منع نہیں کیا بلکہ اس خون کے گوارا ہونے کے لئے فرمایا
 اور یوں کہا کہ مالک بن سنان نے جو میرا خون پی لیا ہے اس کو ہرگز آتش و فحش نہیں پہنچ سکتی اور
 اسی کی مثل یہ واقعہ ہے کہ ایک چھاتی کا خون عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پی لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا **وَلِلَّهِ الْكَوْنُ كُلُّهُ** اور آپ نے
 خون کے پینے کو منع نہیں کیا اور اسی قبیل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ
 ایک عورت نے آپ کا پیشاب پی لیا تھا آپ نے اس عورت سے کہا تو اپنی پیٹ کو دھو کر
 عمر نہ کر لیگی جس لوگوں نے آپ کا خون یا پیشاب پی لیا ہے انکو مرنے یا کمرے کے واسطے میں دیا
 اور نہ اس کے اعادہ سے ممانعت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب بہن مبارک کی نشان دہی کہ اس رضی اللہ عنہ کے مکالمات میں ایک کنواں تھا
 ایسے اوہیں لعاب ڈالا اور اسکی برکت سے اس کو سے کا پانی اس قدر میٹھا ہو گیا کہ مدینہ منورہ
 اس سے زیادہ کوئی کنواں میٹھا نہ تھا اور آپ کے پاس ایک ڈول پانی کا لایا گیا ایسے اس
 ڈول سے پانی پیہر ڈول کا پانی کنوے میں ڈال دیا گیا اس کو سے سے مشک کی بو مل گئی
 احمد اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کے دن اپنے دودھ پینے والے بچوں اور حضرت فاطمہ زہرا
 رضی اللہ عنہا کے شیر خوار بچوں کو بلائے اور انکے منہ میں لعاب بہن مبارک ڈالتے اور ان

یہ جو مکی مالوؤں سے فرماتے تھے کہ رات تک ان بچوں کو دودھ نہ پلایا آپ کا لعاب دہن
 اوں بچوں کو دن بھر کیواسطے کفایت کرتا تھا اس حدیث کو بھیقی نے روایت کیا ہے
 عجمیرہ بنت مسعود رضی اللہ عنہا اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ یاسر
 اور یہہ بایع عورتیں تھیں اوسوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حشک گوشت کھاتے ہوئے پایا
 جسکو قید کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے واسطے گوشت کا ایک ٹکڑا چایا اور اوکو دیا
 اونیس سے ہر ایک عورت نے اپنے ٹمنہ میں چایا مرے کے وقت تک اوں عورتوں کے
 ٹمنہ میں مدد ہوئیں بانی گئی اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عتبہ رحمہ اللہ کے جسم پر پتی اوچلی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک پلوایا جن کو
 لگا کے ہونکا اور عتبہ کی پٹہ پر دست مبارک کو پیرا عتبہ کے جسم سے زیادہ خوشبو گشتی
 ہیں سو گشتی حاتی تھی اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ حضرت حسن رحمہ اللہ کو ہر ایت
 تکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی زبان مبارک اوکو دی حضرت حسن نے اپنی زبان مبارک کو چوسا
 اور میراب ہو گئے قاضی عیاض نے شعاب میں اپنی سند سے عذاردن بانی افسا
 سے روایت کی ہے کہ عت سے پہلے ہی صلعم کے ساتھ تین سچ کی اور باقی حیر کو میں نے آپ کے
 واسطے رکھ چھوڑا اور میں نے آپ سے کہا کہ مانی تھے کو لیکے انکی مگر پڑا ہوں میں بھول گیا
 اور تین دن بعد آکھو یاد کیا میں آیا تو میں نے آپ کو انکی حای پر پایا آپ نے فرمایا اسی جواں تھے
 محمد کو تکلیف دی ہیں ابجگہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت
 کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جھوٹا حص اچھا ہے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت
 اگر کوئی شخص جھوٹا لولتا اور آپ کو دیر مطلع ہوتے اوش شخص سے ٹمنہ پیر لیتے تھے یہاں تک
 کہ وہ شخص جھوٹ سے توبہ کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کے دروازے سے آتے تو دروازہ

سید ہے نہیں آتے بلکہ دروازہ کے سید ہے یا مائیں بارو سے آتے اور اسلام علیکم اسلام علیکم
فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حسوت صیت آتی آپ اسی ن اوسکو تقسیم فرمادیجیتے
تو حوص عیال دار ہوتا اوسکو دوسھے اور حوشخص محدود ہوتا اوسکو ایک حصہ دیتے تھے۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم حب قیدی لوگ آتے تو تمام اہل بیت کو دیتے قید لون کے درمیان تعریق ہونے لگتا تھا تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حب کوئی مرد آتا اور آپ اوسکے چہرہ سے لٹا شت دیکھتے تو اوسکا ہاتھ
پکڑ لیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسوت قبیح نام سنتے تو اوسکو اچھے نام سے بدل دیتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعاول فرماتے اور نظیر نہیں کرتے تھے اور اچھے نام کو دوست رکھتے تھے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی کو اور ہے مٹھ سوتے ہوئے دیکھتے اور اوس آدمی کے چوڑنیہ
کوئی ڈھابیے والی شے نہونی تو اوسکو پاؤں کے اشارہ سے آگاہ کر کے فرماتے تھے کہ اس
وضع پر سونا اند نقالے کے نزدیک بغض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ترویج کے لئے امر فرماتے
اور ترک ترویج سے نہی کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص مسلمان ہو جاتا اوسکو جتنہ کر سکے
واسطے امر فرماتے اگر چہ وہ شخص اسی برس کا ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے دوڑانے
واسطے تیار کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کی قسم سے شکال کو مکروہ سمجھتے تھے
شکال کی تفسیر امام غزینی نے امام مسلم کے طرق حدیث سے یوں کی ہے کہ گھوڑی کے
سید ہے یاؤں اور سید ہے ہاتھ میں سعیدی ہو یا اوسکے سید ہے ہاتھ اور اوٹے یا لون میں
سعیدی ہو یہ رنگ اسواسطے مکروہ سمجھا گیا ہے کہ گھوڑا اوسکی وجہ سے اسطور سے معلوم ہوتا
کہ اوسکے ہاتھ اور یاؤں پر رسی بندھی ہے چلنے کی طاقت نہیں رکھتا اور کہا گیا ہے کہ اس حدیث کا
گھوڑا آزما یا گیا ہو اور اوس میں سنجابت نہ ہو اور بعض علماء نے کہا ہے کہ شکل گھوڑا جسوقت
اسر ہو یعنی اوسکی میتیابی پر داع ہو تو اوسکی وجہ سے کراہت دور ہو جاتی ہے آنحضرت صلی

سب سے پہلے تو ابعد فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقوق خطیب پڑھتے تو چھوٹے عصا یا ریڑے
 عصا یا ریڑے کا لگاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبارکی عبادت تین دن کے بعد فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جب دو شخصوں میں مصوبہ ہوتی تو ایک حصہ کو ممان نہیں کرتے مگر اس کے ساتھ دوسرے
 حصہ کو بھی ممان کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر درمیان آدمیوں کے ہدیہ بھیجے
 واسطے امر فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاج کے قطع کر سیکے واسطے امر فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سورج اُسم بک لاء علی کو دوست رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو صدقہ دے پر مجبورت
 کرتے اور سوال کرنے سے ممانعت فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات میں حضرت ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے معاملہ میں باتیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجی آپ
 دیکھنے کو سید فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مصرع کو پڑھا کرتے تھے **وَمَنْ أَسْتَدْرَجْنِي أَرْتَدُّهُ**
مَدْرَجِي یعنی تدبیر ہو جا اسی سختی پس شدت کے بعد تھک کر کشاکش ہو جائیگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 خرید و فروخت کرتے تھے لیکن اکثر آپ خرید کیا کرتے تھے اور قبل نبوت کے آپ آپ
 نفس کو آخرت میں دیا ہے اور بکریتیں جرائی ہیں اور حضرت خدیجہ کے واسطے سفر تجارت میں
 آپ نے آپس نفس کو آخرت میں دیا تھا اور آپ ہن شیا اور بلارہس کے قرض لیتے تھے
 اور لوگوں سے عاریت کے طور پر شیا مانگتے تھے اور لوگوں کی صمانت کرتے تھے اور آپ نے
 اسی زمین کو وقف کر دیا تھا اور اسی مقام سے یادہ میں آپ نے حلف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ
 تین جگہوں میں حلف کیا ہے **قُلْ اِنِّي وَرَقِيّٰ** اور **قُلْ نَالِي وَرَقِيّٰ** اور
قُلْ نَالِي وَرَقِيّٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم میں کسی استنہا کرتے یعنی لفظ انتشار
 کہتے تھے اور کسی دوسرا کھارہ کرتے اور کسی قسم میں گدہ جاتے یعنی قسم کے موافق کرتے تھے
 بعض شاعروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی آپ نے اوکو مدح کا اجر دیا اور غیر کے حق میں آپ نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جس وقت غزا کا ارادہ کرتے تو تختہ کے دے جانے کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 حسرت کہ سکر کو رخصت کرتے تو اس طور سے فرماتے تھے میں تمہارے میں اور
 تمہاری امانت اور تمہارے مال کا حاتمہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
 سر پہ یا حش کو بیچتے تو اول دل میں بیچتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی سردار کو بیچتے تو
 اوس سے فرماتے تھے کہ خطبہ جو بٹا بیٹھا اور بائین کم کر یا فان میں الیہاں گسیٹا۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت عروہ کا ارادہ کرتے تو دوسری بات سے اوس کا قوریہ کرتے تھے یعنی
 عروہ کے جانے کو بھی رکھتے اطمینان میں کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن کے ساتھ والے وقت
 مقابلہ کرنا پسند نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی کے وقت شور کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن جس وقت ایک راستہ سے نکلتے تو دوسرے راستہ سے ایں آتے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت وحی نازل ہوتی تو آپ مبارک ٹھکانے لیتے اور آپ کے صحابہ ہی اس وقت
 سروں کو ٹھکانے لیتے تھے اور جس وقت وحی سے فارغ ہوتے تو سر مبارک کو اوڑھتے تھے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم مصلحان کا مہیہ آتا تو تمام قیدیوں کو چھوڑ دیتے اور ہر ایک سال کے ساتھ
 عطا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مصلحان کا مہیہ آتا تو ایسی آواز کو مصبوط کرتے اور صلح
 تک کسی بی بی کے پاس نہیں آتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کارگ جس وقت مصلحان آتا تو متغیر
 ہوا کرتا تھا اور آپ مبارک کی بیادنی کرتے تھے اور دعائیں نہایت عاجزی کرتے تھے اور ایک
 لک شل تھن کی ہوجاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مصلحان کو دس دن اجیز آتی تو اپنی آواز کو مصبوطا ہوتے اور شہ
 بیدار ہوتے اور ایسے گھر کو لوگوں کو نبیذری کیوں ملے جگاتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مقیم ہوتے تو مصلحان کے
 احقر دس میں عطا کرتے اور جس وقت مصلحان کو مہیہ میں سفرین ہوتے تو آئیدہ سالیں میں ان عطا فرماتے تھے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جمعہ کی بات ہوتی تو وہاں کو یہ بات دس ہزاروں روپیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونے کا جمعہ

کی بات میں مکالمہ میں تشریف لیا تو چونکہ گرمی کا موسم تھا تو جمعہ کی بات میں مکالمہ سے ماہر حالت تھے امام مری نے اس حدیث کی معنی میں کہا ہے کہ ماہر مری طلب ہے کہ آدمیوں کی عادت سے یہ بات ہے کہ حاروں میں اسے مکالموں میں چلے جائے ہیں اور گرمی سے دلوں میں مکالموں سے ماہر کل تھے ہیں۔

فصل دوسری

لغص اور کار اور اون دعاؤں کے بیان میں حکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حاصل اوقات میں پڑھا کرتے تھے

آنحضرت صلعم صوقت دعا مانگتے تو آپ دو لون ہاتھوں کا حج ایسی طرف رکھتے اور صوقت استعاذہ کرتے تو دو لون ہاتھوں کی بیٹھ کو ایسی طرف رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کو صوقت کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ ہاتھوں کو اس قدر اوٹھا کہ دعا مانگتے تھے کہ دو لون لعلوں کی سعیدی نکلتی تھی۔ آنحضرت صلعم صوقت دعا مانگنے کے واسطے ہاتھ اوٹھاتے جس تک ہاتھوں کو منہ پر نہیں پہنچتے تو ہاتھوں کو پیچھے نہیں لاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جس کسی کو یاد کرتے تو اس کے لئے دعا فرماتے تھے اور دعا یہ لغص کے ساتھ شروع کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جس کسی کے واسطے دعا مانگتے تو اس کی بیٹھ پوتی اور اس کی واسطے دعا مانگتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی اکثر دعا یا مَقْلَبُ الْقُلُوبِ تَدْنِي قَلْبِي عَلَى دِينِكَ تھی آپ سے اس دعا کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی نہیں ہے کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کی دعا و تکلیف کے درمیان ہلکا ہو جائے جس کے دل کو چاہتا ہے کہ وہ اس پر قائم رہتا ہے اور جس کے دل کو چاہتا ہے کہ وہ اس سے پیڑھ دیتا ہے آنحضرت صلعم کی اکثر دعا یون تھی رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ آنحضرت صلعم جب السلام اور درک تھا اور سبوتا تھا اور شہادت اعدائے استعاذہ فرماتے تھے آنحضرت صلعم پانچ چیروں سے استعاذہ کرتے تھے

نامردی اور بخل اور بُری عمر جو حواری کے ساتھ گزرے اور سینہ کی مساد کی باتوں اور عذاب قبر
 اور تیا طیں اور نظر السان سے اعود پڑھتے تھے یہاں تک کہ قل اعود بر اللق اور قل اعود
 رب الناس دون سورتیں مارل ہوئیں آپ نے ان دونوں کا پڑھنا اختیار کیا اور ماسو کو
 جھوڑ دیا۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم گناگمانی سے اعود پڑھتے تھے آنحضرت صلی علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے
 کہ مرے سے پہلے یہاں ہوں۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم صبح و شام یہ دعائیں پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 اَسْأَلُکَ مِنْ فُحَاةِ الْحَارِ وَ اَعُوذُ بِکَ مِنْ فُحَاةِ النَّارِ فَإِنَّ الْعَبْدَ لَا یَدْرِیْ مَا
 یُفْجَوُہُ اِذَا اَصْحَمَ وَاِذَا اَمْسَى آنحضرت صلی علیہ وسلم شام و صبح پڑھتے تھے اَصْحَمَ
 عَلٰی وَطْءِ الْاِسْلَامِ وَ کَلِمَةِ الْاِحْلَاصِ دِیْنِ سَلَامٍ وَ مِلَّةِ اَبِیْہِ الْاَرَامِ
 حَبِیْبًا مُّسْلِمًا وَ مَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم کو جس وقت عمر یا تکلیف پہنچتی
 تو یہ دعا پڑھتے تھے حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ وَ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ
 الْوَارِثُ مِنَ الْمَرْدُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الَّذِیْ هُوَ حَسْبِیَ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْکَافِیُّ حَسْبِیَ اللّٰهُ
 اِلَّا هُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ آنحضرت صلی علیہ وسلم فکر کے وقت آسمان کی طرف سر اٹھا کر
 فرماتے تھے سَمَاءُ السَّعَادِ الْعَظِیْمِ اَوْ حَسْبُکَ دَعَاءُ مَکْنَعِیْنِ کَوْشِیْ کَرْتِیْ تَوَاحِیْیَ یَا قَبُوْمَ کَسْبِیْ
 آنحضرت صلی علیہ وسلم کو جب کسی عمر اور فکر ہوتی تو یاحی یا قیوم رحمتک شعیبت پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم
 سختی کے وقت یون دعا لگتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
 الْعَزِیْزُ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّعٰوٰتِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ
 آنحضرت صلی علیہ وسلم کو جب کسی شے سے ڈر ہوتا تو اس دعا سے بی لا شریک کہتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم
 جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یون کہتے تھے اَللّٰهُمَّ جِرْنِیْ وَ اَحْتَرِکْنِیْ۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم
 جب کوئی کام درمیان آتا تو اسکو اللہ تعالیٰ کے عوذ مل کے تعویض کرتے اور حول و قوت

سیر ہو تو اللہ تعالیٰ سے ہدایت چاہتے اور ہدایت کی سیر وہی اختیار کرتے اور اگر چاہتے
 دوری چاہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو وقت کسی بات سے خوش ہوتے تو اللہ تعالیٰ کو شکر کے
 واسطے سجدہ میں گرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو وقت ایسے مکان سے باہر نکلتے تو بسم اللہ
 التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہتے تھے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو وقت ایسے مکان سے باہر نکلتے تو اسطور سے کہتے تو
 بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُزَلَّ أَوْ نَصِلَّ أَوْ نُظْلِمَ
 أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُجَرَلَ أَوْ يُجَرَلَ عَلَيْنَا اس حدیث کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت یوں پڑھتے تھے أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَآوِي
 إِلَيْهِ مِنَ الْكُرْهِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَوِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ آپ فرمایا ہے جو کہ فی اس مکان کو
 پڑھ لے گا تمام دن آفات سے محفوظ رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو وقت مسجد میں داخل ہوتے تو
 یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي دُونِي
 اِقْتَرَبْتُ إِلَى أَوَائِكَ رَحْمَتِكَ وَأُحْسِنْتَ لِي سَطُورَ فَرَمَاتِي تَو
 بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي دُونِي وَاقْتَرَبْتُ إِلَى أَوَائِكَ
 فَصَلِّ لَكَ اس حدیث کو حضرت فاطمہ ہزار رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے آنحضرت
 مسجد میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ صلی علی محمد و آلہ محمد پڑھتے تھے اس حدیث کو
 اس نے روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو وقت بار بار میں جلتے تو اسطور سے فرماتے
 بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا بِمَكْرٍ فَاجِرَةٍ أَوْ
 حَاسِدَةٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انخلا میں داخل ہوتے وقت یوں دعا کرتے تھے اللَّهُمَّ إِنِّي

[illegible]

جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اسطور سے فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ بِكَ اَحْوَلُ وَبِكَ
 اَصْوَلُ وَبِكَ اَسْيَرُ۔ آنحضرت صلعم جسوقت غزا کرتے تو اسطور فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ
 اَنْتَ عَصْدِيْ وَ اَنْتَ لِعَصِيْرِيْ بِكَ اَحْوَلُ وَبِكَ اَقْلَلُ آنحضرت صلعم جسوقت
 جہاد یا حج یا عمرے سے واپس ہوئے تو ہر بلد عامی پر تین تین تکبیریں کہتے اور اسطور سے
 فرماتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
 عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَيُّوْنَ نَائِيُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِدَيِّكَ اٰمِدُوْنَ
 صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدُهُ وَلَصَرَ عُنْدَهُ وَهَرَمَ الْاَحْوَابَ وَحْدَهُ۔ آنحضرت صلعم
 جب جب کا مہیا آتا تو اسطور سے دعا مانگتے تھے اللّٰهُمَّ اِنِّىْ رَجَبٌ شَعْبَانُ وَ
 بَلْعَنَارِ مَعَالٍ۔

آنحضرت صلعم جسوقت مُوَدَّن کی ادا ان سُنَّے میں طرح ہنودوں کستا وہی طرح آب بھی کھینچتے
 مُوَدَّن جسوقت جی علی الصلوٰۃ جی علی العلاج یہ پوچھتا تو آپ لا حول ولا قوۃ الا باللہ فرماتے تھے
 آنحضرت صلعم جسوقت سُنَّے کہ مُوَدَّن اسہد کہتا ہے تو آپ واما انا فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم
 جسوقت مُوَدَّن کی ادا ان سُنَّے کہ وہ جی علی العلاج کہتا ہے آپ اللّٰهُمَّ اَحْمِلْہَا مَعْلَمِیْنَ فرماتے تھے
 آنحضرت صلعم جسوقت بیت السد تشریف کو دیکھتے تو اسطور سے فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ صَدِّقْ بَلَدِکَ
 هٰذَا تَشْرِیْفًا وَ تَعْطِیْمًا وَ تَکْرِیْمًا وَ تَبَرَّأُوْہُ مَا بَادَہُ آنحضرت صلعم جس جبر کو دوست رکھتے اور کبھی
 جب دیکھتے تو اسطور سے فرماتے تھے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَہُمْ نَبِیُّ الصّٰلِحِیْنَ اَوْ
 جسوقت کسی مکروہ شے کو دیکھتے تو یوں کہتے تھے الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ رَّابِعٌ
 اَعُوْذُ بِکَ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ آنحضرت رعد اور بجلی کی آواز سننے وقت یوں فرماتے تھے
 اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا لِعَصَبِکَ وَلَا تَهْلِكْنَا بِعَذَابِکَ وَ عَافِ مَا قُلْنَا ذٰلِکَ آنحضرت صلعم

حسوتِ عد کی آوارہ رستے تو اسطورہ پر مارتے ہے سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ أَحْمَدُ
حسوتِ بارش کو دیکھتے تو یوں کہتے تَوَاللَّهِمْ صَلَاتَنَا مَا وَفَعَا۔ اَحْمَدُ صَلَاحِمْ حَکَمَ بَارِشْ کو بعد سیلاب جاری ہوتا
تو لوگوں سے دریافت کیا کہ جاری ہم ہر صحر کی طرف چلو اسد تعالیٰ کو صحر کو پاک کیا ہو ہم اس سے طہارت کریں اور تہ
کی اس حمت کا شکر ادا کریں اَحْمَدُ صَلَاحِمْ حَسُوتِ شَمَالِی ہوا زور سے چلتی تو یوں دعا کرتے تَوَاللَّهِمْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهَا اَحْمَدُ صَلَاحِمْ حَسُوتِ شَدَّتْ سے ہوا چلتی تو یوں دعا کرتے
تَوَاللَّهِمْ اَحْصَا لِقَا لَآ عَقِیْبًا جیسے اورٹ کے لقمہ میں دودھ ہوتا ہے ایسی ہی ہوا بھی
یا نبیؐ رسائے۔ اَحْمَدُ صَلَاحِمْ حَسُوتِ اُسہی چلتی تو مارتے تھے تَوَاللَّهِمْ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حَیْرَہَا
وَحَیْرَ مَا یُہَا وَحَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّہَا وَشَرِّ مَا یُہَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ
بہ۔ اس حدیث کو حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔

این عباس ص نے روایت کی ہے کہ حسوت ہوا کا غلبہ ہوتا اور جس جانب سے
ہوا آتی آنحضرت صلعم اوسکے سامنے آتے اور اسے دو یوں الوں پر بیٹھ جاتے اور دونوں
ہاتھ پٹائی اور اسطور سے دعا مانتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ حَیْرِ هَذِهِ الدَّیْمِیِّمْ وَحَیْرِ
مَا اُتْرِسْتُ بِہِمْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْہَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْہَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْہَا رِیَاحًا
وَلَا تَجْعَلْہَا رِیْجًا۔ آنحضرت صلعم حسوت ہلال کو دیکھتے تو یوں کہتے تھے ہلالِ حُرّ و
اَمْسَتْ بِالْیَدِیْ خَلْقُکَ پھر اسطور سے و مانتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ہَبَّ بِشَیْرِکَ زَاوِجًا تَسْکُرُ
آنحضرت صلعم حسوت ہلال کو دیکھتے تو یوں و مانتے تھے اَللّٰهُمَّ اِهْلَہٗ عَلَیْہَا بِالْیَمِیْنِ
وَالْاَیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ نَبِّیِّ وَرَبِّکَ اللّٰہُ اور ایک روایت میں احقرین
کی حامی لفظ اس واقع ہوا ہے۔ آنحضرت صلعم آخر کلام مبارک الصلوۃ الصلوۃ تقوۃ
فیما ملکت ایماکم تھا۔

الْحَسْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَيْءٍ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ مِنْ شَرِبَ مِنْ شَرِبَ مِنْ شَرِبَ
 الْأَحْوَرُ عَلَى قَدَرِ النَّصَبِ احْرَجَ اَوْ سَحَتِي كِي مَقْدَارِ بِرَبِّهِ اَحْمَلُوا فِي طَلَبِ اللَّهِ سَيَا
 فَإِنْ كَلَامٌ مَيَّسَرٌ لِمَا حُلُوْلُهُ لَمْ يَطْلُبْ دِيَا مِيْنِ اِجْمَالِ كَرُو اسَلَمَ كَمَا تَمَامُ سِيرَةِ اَوْ سَحَرِ كِي لَمْ
 كَمَا سَيَا كِيَا كِيَا هِيَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْنَى اللَّهُ كَا تَلَّ تَرَا اَوْ اَنْ كَمَا تَلَّ تَرَا اَوْ اَنْ
 يَدْرَا اِحْسَانِ يَدْرِي هِيَ كَمَا تَوَاسَلُ تَعَالَى اَلِي عِبَادَتِ اَسْطُورَتِ كَرُو يَا كَمَا تَوَاسَلُ دِي كَمَا هِيَ
 يَسْ اَلْاَوْاسُ كَوْنِيْنِ دِي كِي تَا هِيَ تَوَاسَلُ بِرَبِّ عِبَادَتِ كَرُو وَهُ تَحْمُودُ دِي كِي تَا هِيَ عَرَصُ سَا مِيْنِ حَصُوْبِي
 اِحْتِلَافُ اُمِّي رَحْمَةُ مِيْرِي اَتَتْ كَا اِحْتِلَافِ رَحْمَتِ هِيَ اَحْوَرُ لِسَا يَلْ اَلَا
 مِيْرُ حَيَاتِ اِي سِي رَمَا كُو رُو كِ مَكْرُ حَيْرَتِ سَهْ رُو كِ اَحْلِيصْ اَلْعَمَلُ يَحْرِيكُ مِيْنَهُ الْقَلِيلُ
 سَمَلُ كُو خَالِصُ كَرِ عَمَلِ سَهْ تَوَاسَلُ تَحْمُودُ كَعَالِيَتِ كَرُو اِذَا اَلْاَمَانَةُ اِلَى اَمِنْ اَتِيْمَتِكَ وَ
 لَا تَحْضُرُ مَسْ خَا تَلَّ جَسَ تَحْمُودَاتِ دِي تَوَاسَلُ دَا كَرُو جَسَ تِيْرَتِ سَا تَحْيَا تِ كِي
 تَوَاسَلُ حَيَاتِ كَرُو اَدْبِي رَنِي فَا حَسَنَ تَا دِي مِيْرِي بِي مَحْمُودِ اَوْ بِي كَلَمَا يَسْ
 مِيْرِي تَا دِي اَحْسَ كِي اِذَا اَرَادَ اللَّهُ لِعَبْدٍ حَيْرًا رَهْدًا فِي الدُّنْيَا وَنَصْرًا
 يَعْجُوبُ بِنَفْسِهِ وَفَقْرًا فِي الدُّنْيَا اَسَدُ تَعَالَى جَسُوتِ كِي سَهْ دِي سَا تَحْيَا تِ كِي اَرَادَ
 كَرُو تَا هِيَ تَوَاسَلُ مِيْنِ اَوْ سَكُو زَا دِي بِنَا تَا هِيَ اَوْ سَكُو سَكُو نَفْسِ كِي عِيُوْبُ پَرُو سَكُو مِيْنَا كَرُو تَا هِيَ اَوْ سَكُو
 اَمُوْرِيْنِ سَهْ دِي تَا هِيَ اِذَا اَسَاتَ فَا حَسَنَ جَسُوتِ تَوَاسَلُ رَنِي كِي يَسْ تَكِي كَرُو اِذَا
 كَمَا تَشْتَغِ فَا صُنْعُ مَا يَنْتَدُ جَسُوتِ تَوَاسَلُ مِيْنِ كِي يَسْ جُو تَوَاسَلُ هِيَ وَهُ كَرُو
 اِذَا اَمْرُ الْقَصَا عَمَّ الْبَصُوْرَ جَسُوتِ قَضَا وَتَرِي بَصَرُ دِي هُو كِي اِرْحَمُوْا
 تَرَحَّمُوْا رَحْمَةً رَحْمَتِ كَرُو اَرَادَ اَللَّهُ فِي الدُّنْيَا يَحْبُكُ اللَّهُ وَارْهَدُ فِيمَا
 اُنْدِي النَّاسُ يَحْبُكُ النَّاسُ دِيَا مِيْنِ اَوْ اَخْتِيَا رُو اَسَدُ تَعَالَى تَحْمُودُ دِي كَرُو سَكُو

اور جو یہ آدمیوں کے ہاتھ میں ہے اوس سے ہرگز آدمی تجھ کو دوست کہیگے استعیلو
 عَلَی الْحَاجَاتِ مَا لَكَ تَمَانٍ فَإِنَّ كُلَّ دِيٍّ رِعْمَةٍ مَحْسُودٍ اِیسی حاجتوں پر مخفی طور سے
 استعانت چاہو اس لئے کہ ہر ایک صاحب نعمت محسود ہوتا ہے استعیلو اعلیٰ کل
 صَبِیْعَةٍ بِأَهْلِهَا ہر کام پر اوس کے اہل سے استعانت چاہو استعنت قلبک وَاِنَّ
 اَقْنُوْكَ اِیْنِے دل سے موتی طلب کر اگرچہ لو کون نے تجھ کو موتی دیا ہو اَسْلِمْتَ
 اسلام قبول کر سلامت ہو اَسْلِمْتَ لَكَ بَخْشِشٌ کَرِیْمٌ ساتھ بخشش کی جائے
 اَصْحَابِیْ کَالْبَحْرِ مَبِیْءٌ لِّمَنْ اَقْدَمَ اَیْمٌ اِهْتَدِیْمٌ میرے اصحاب تاروں کی مانند ہیں
 پس تم جس کسی کے ساتھ اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے اَعْجَلْ لَاسْتِیْءِ عَقُوبَةٍ
 اَلْعَبْرُ زِیَادَةُ عَجَلَتِ کَرِیْوَالِی از روئے عقوبت کے بغاوت ہے اَعْدِیْ عَدُوْكَ
 نَفْسُكَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْكَ وِشْمَنٌ تَرَوْشْمَنٌ کَا تِرَاوَهُ بَعْسٌ ہے کہ تیری دیون پسلیو کے
 درمیان ہے اَعْظَمُ النَّاسِ خَطَا یَا اَکْثَرُهُمْ حَوْصًا بِالْكَاطِلِ حَطَاوُنٌ مِّنْ عَظَمِ النَّاسِ
 وہ شخص ہے جو آدمیوں سے زیادہ تراطل میں غرض کرتا ہے۔ اَعْظَمُ النَّاسِ
 خَطَا یَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ خَطَاوُنٌ مِّنْ عَظَمِ النَّاسِ جو بڑے بولے والی زبان ہے
 اَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰی زیادہ تیرا ہدایت ہو کہ گمراہی ہو کہ بعد ہدایت کو ہو
 اَعْمَلْ یَوْجُوْہٍ وَاحِدٍ یَّکْفِیْكَ الْوُجُوْہُ کُلُّهَا اِیکے جس کے ساتھ عمل کر کل وجہیں
 اوسکی تجھ کو کفایت کر نیگی اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ سُرُوْرٌ قَدْ حِلَّہٗ عَلٰی مُسْلِمٍ فِصْلٌ عَمَّا
 وہ چوتھی ہے کہ تو مسلمان کو وہ خوشی ہیونجائے اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لِعِلْمٍ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ تَعَالٰی کے
 ساتھ علم حاصل اعمال کا ہے۔ اَفْضَلُ الْجِمَادِ اَنْ تُحَآہِدَ نَفْسَکَ وَهَوَاکَ
 اَفْضَلُ جِیَادِ کَا یَہٗ ہے کہ تو اپنے نفس اور خواہش کے ساتھ جہاد کرے۔

۲۰ فصیحاً واصلیاً پیرا و مثل کے طور پر ہے یعنی رسوا ہو کر صلح کی فصل الدین
 التوراع فصل دین کا ورع ہے فصل الصدقة حمہ المقل وانہ عنہم قول
 فصل صدقہ کا نادر کی کوشش ہے میں اتنا اگر خیر میں اس کے ساتھ کہ نوا و سکی عیال داری
 کرتا ہے فصل الناس تقام لله واولئکم للرحم فصل آدمیوں کا وہ شخص ہے
 کہ اللہ تعالیٰ کی واسطے زیادہ تر تقویٰ والا ہے اور صلہ حمی میں آدمیوں سے زیادہ ہے اقلہ
 من رزقاً ملاحیت یا فی او شمس کے عقل و سکود و گیتی الا قنصاد و النقیۃ
 الصنف المعینۃ والتودد صنف العقل وحسن التول بصفا العلم احراجات میں
 سیارہ روی کرنا صنف محبت ہے اور باہم محبت کہا صنف عقل ہے اور اچھے طویب سے
 سؤل کرنا صنف العلم ہے اللہ فی عون العبد مادام العبد فی عون احیدہ
 اللہ تعالیٰ بدہ کی مدد کرتا ہے تنک کہ بدہ اسے مسماں بہائی کی مدد میں ہوتا ہے
 اہل بیت اہل بیت الاما حسنة الاسلام حالیت کے امر کو میں ذکر کیا
 مگر وہ تیر کہ اسلام نے اس کو پسندیدہ کیا ہے میں اس کو دور نہیں کرتا۔ امرنا ان تکلم
 الناس على قدر عقولهم ہم اس بات پر امر کئے گئے ہیں کہ آدمیوں سے اولیٰ
 موافق کلام کریں ان اللہ تعالیٰ رحمۃ ہذا اے نعمت برقع قوم و حص
 اجر میں تحقیق اللہ تعالیٰ نے محکوم بدیہ جنت کر کے سمعوت کیا ہے میں ایک قوم کے بدکردار
 اور دوسری قوم کے سیت کرنے والے سمعوت کیا گیا ہوں ان اللہ متجاوز لا مشی
 عن اللسیان وما اکرہوا علیہ اللہ تعالیٰ سے میری است کے سیاں کو معاف کیا ہے
 اور جس چیز سے وہ مجبور کئے گئے ہیں اور وہ اوست صادر ہوئی اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے
 معاف کیا ہے ان اللہ جعل الحق علی لسان نحمہ وقلیہ اللہ تعالیٰ نے محمد

ربان و دل پر حق کو گردانا ہے اِنَّ اللہَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْ اَجْسَامِکُمْ وَصُورِکُمْ وَلَکِنْ
 یَنْظُرُ اِلَیْ قُلُوبِکُمْ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے
 دلوں کی طرف دیکھتا ہے اِنَّ اللہَ یُحِبُّ مَعَآلِیَ الْاُمُورِ یُکْرَهُ سَفْسَافَہَا اِسْتَعِ
 ظِیْے کاموں کو دوست رکھتا ہے اور حقیر کاموں کو ناپسند کرتا ہے اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْاِیْمَانَ
 بِالْاَمْرِ کُلِّہِ اللہ تعالیٰ تمام میں حق کو دوست کہتا ہے اِنَّ اللہَ یَدْرِلُ الْوَرَفِ
 عَلَیْ فَاذْکُرِ الْمُؤْتِیَہِ اللہ تعالیٰ موت کے موافق رزق اوتارتا ہے اِنَّ اَحْسَرَ النَّاسِ
 صَعْفَۃً مِّنْ اَرْذَلِہِمْ اِحْرَۃً یُّدْیَا عِیْرَہُ تحقیق زیادہ ٹوٹے والا معاملہ میں آدمیوں
 وہ شخص ہے کہ اسکی آخرت کو عمر کی دسیالے لگے ہو اِنَّ الَّذِیْنَ یُسْرِوْنَ لَیْسَتْ اَنْفُسُہُمْ
 اَلَّذِیْنَ اَحَدٌ اِلَّا عَلَیْہِ دِیْنُ اَسَانِیْ ہے ہرگز شدت نہیں کی کسی سے دیں میں گریں
 او سب غالب ہو اِنَّ الصَّیْرَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولٰی تحقیق صبر پہلے صدمہ کے وقت
 ہے اِنَّکَ لَمَّا تَدْعُ اللہَ سُبْحًا لَا اَعُوْصَلُکَ اللہ حَیْرًا مِّنْہُ تحقیق تو نے نہیں چھوڑی
 کوئی شے اللہ تعالیٰ کیواسطے مگر اللہ تعالیٰ نے اسکا عوض تجھکو اس سے بہت زیادہ
 اَتٰکُمْ لَیْسَ تَسْعَوْنَ النَّاسَ بِاَمْوَالِکُمْ فَسَعَوْا اَھْمًا بِاَحْلَاقِکُمْ تم لوگ ہرگز نہ گھر
 اپنے مال سے آدمیوں کو وسعت میں دیکھو گے اپنے اخلاق سے آدمیوں کو وسعت دو
 اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا تحقیق صاحب حق کیواسطے مقال ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
 بِالنِّیَّاتِ سوائے نیت کے نہیں ہے کہ اعمال نیت کے ساتھ ہیں اِنَّمَا التَّجْعُ عَنْ تَرَافِ
 سوائے نیت کے نہیں ہے کہ سچ و صامندی سے ہے اِنَّمَا الْعِلْمُ بِاللِّتَعْلَمِ وَ اِنَّمَا الْاَمْرُ
 بِالْحُکْمِ سوائے حکم کے نہیں ہے کہ علم کیسے سے آتا ہے اور سوائے حکم کے نہیں ہے کہ حکم کیسے سے
 سے ہوتا ہے اِنَّمَا الْمَرْءُ مَحْكُومٌ عَلَیْہِ فَلَیْطَرِ الْمَرْءُ مِمَّنْ یُحَالِلُ سوائے حکم کے نہیں ہے کہ

ادنی ایسے دوست کے ساتھ ہوتا ہے جس آدمی کو چاہئے کہ دیکھے کس کو دوست کہتا ہے
 اِنَّ مِرَالِ سَيَا لِسِيْرًا تَحْقِيْقُ بَعْضُ بَايَ سَ الْبَتَّ حَادِدٌ هَ اَمَامَ مَدِيْنَةِ الْعِلْمِ
 وَ عَلٰی شَاهِدَاتِيْ عِلْمِ كَا سَتَرْهَوْنِ اَوْ عَلٰی خُا اَوْ س تَهْرَكَ اَوْ رَا هِيْ اَنْتَ وَمَا لَكَ لَوْ
 تَوَاوِيْرًا اَل تِيْرَ مَا يَكُوْنُ اَلِيْ اَنْ يَفْعَلَ اَلْحَيْرَ حَيْرَتِكَ اَلْاَوْ يَكِيْ كَرِيْكَ اَوْ تِيْرَ
 حِيْرَتِ اَمُوْلُوْا النَّاسَ مَسَاكِيْنًا اَمُوْلُوْا اَمُوْلُوْا اَمُوْلُوْا اَمُوْلُوْا اَمُوْلُوْا اَمُوْلُوْا اَمُوْلُوْا
 هُوَ حَسْبُكَ وَ مَا رُ لِيْ وَ كِيْهِ تَوِيْرًا مَرُوْتِيْرِيْ هَسْتِ اَوْ تِيْرِيْ مَرْجُحٌ هَ اَمَّا كَرِيْكَ
 وَقَالَ وَ كَثَرَتْ السُّوَالُ قِيْلَ اَوْ رَقَالَ اَوْ رَا يَدُ سَوَالٍ كِيْ سَ تَكُوْمُ مَسْ كَرَا هُوْنَ اَلْاِسْلَامُ
 حُسْنُ اَلْحَقِّ اِسْلَامٌ حِيَا اَعْلُوْا هَ اَلْاِسْلَامُ يَحْتُ مَا فَلَكَ وَ اَلْحَيْرَةُ يَحْتُ مَا
 قَبْلَهَا اِسْلَامٌ اَوْ س حِيْرَ كُوْطُوعِ كَرَا هَ اَلْاِسْلَامُ سَ سِيْلَتِيْ اَوْ رَهْجَرَتِ اَوْ س حِيْرَ كُوْطُوعِ كَرِيْكَ
 كَ سَجَرَتِ سَ سِيْلَتِيْ اَلَا اَلْاِطَاعَةُ لِمُحْلُوْا فِيْ مَعْصِيَةِ اَلْحَالِيْنَ اَكَا هُوَ كَ
 مَحْلُوْا كِيْ طَاعَتِ حَالَتِ كِيْ مَعْصِيَتِ مِيْنِ نِيْنِ هَ اَلْاِسْلَامُ يَعْلُوْا فَلَ يَعْلُوْا اِسْلَامُ
 عَالِبُ هُوَا هَ مَغْلُوْبُ هِيْنِ كِيَا مَا اَيَاكَ وَ دَعُوْا اَلْمَطْلُوْمُ مَطْلُوْمُ كِيْ عَا سَ وَ رَ
 اَيَاكَ وَ قَرِيْرَ السُّوْعِ فَاِنَّكَ مَ تَعْرِفُ مَدِيْمَ صَحْبَتِ سَ وَ رَا سَ كَ اَلْوَا مَكِ سَا تَهْ
 يَحِيَا جَا تَا هَ اَيَاكَ وَ اَلْحَيَاةُ فَاِنَّهَا لَسَتْ اَلْبِطَاةُ حَيَاةُ سَحِيْحُ اس لَكِ
 حَيَاةُ رُ رَا زُوَا رَ اَيَاكَ وَ مَا يَسُوْعُ الْاُدُنْ جَوَابَتِ كَالُوْا كُوْرِيْ مَعْلُوْمُ هُوْجِيْ
 اَوْ س سَحِيْحُ اَيَاكُمْ وَ خَصْرَاءُ اَلْمَنْ كُوْرُ سَ كِيْ سَبْرِيْ سَ سَحُوْبِيْ حُوْعُوْرَتِ ذُوْلُ
 اَوْ حَسِيْنِ اَوْ س سَحُوْبِيْ سَحُوْبِيْ سَحُوْبِيْ سَحُوْبِيْ سَحُوْبِيْ سَحُوْبِيْ
 فِي الشُّكْرِ وَ يَصْفُ فِي الصَّنَائِرِ اِيْمَانُ دُوْ حَصَّةُ هِيْنِ اَيَكِ حَصَّةُ شُكْرِ مِيْنِ هَ اَوْ اَيَكِ
 صَبْرِيْنِ هَ -

حرف التاء

[illegible]

حرف الثا

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَحَدَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ
 أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنَّ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنَّ يَكْرَهُ أَنْ
 يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَتَاهُ الْإِسْلَامُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُتْلَى فِي النَّارِ تِسْرِينَ بَابِينَ
 جس شخص میں وہ تین باتیں ہیں اوسنے ایمان کی حلاوت پائی ایک یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ
 اور اسد تعالیٰ کا رسول مولوں اوسکے نزدیک مسوا و نون کے دوست ترہوں دوسری یہ
 بات ہے کہ آدمی کو دوست رکھے اور اوسکو دوست نہ رکھے مگر اللہ تعالیٰ کی واسطے تیسری بات
 ہے کہ کفر میں لوٹ آنے کو مکروہ جانے پہچانے اسکے کہ اللہ تعالیٰ سے اوسکو کفر سے
 نکال دے جیسا کہ وہ اس بات کو مکروہ جانتا ہے کہ دوزخ میں داخل جائے ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ
 فِيهِ حَاسِدَةُ اللَّهِ حَسَانًا لَيْسَ بِهَا وَلَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ تَعْلِيٌّ مَنْ حَزَنًا
 وَتَعْلُوٌّ عَنْ طَمَاحٍ وَتَوَصَّلَ مَنْ قَطَعَكَ تِسْرِينَ بَابِينَ جس شخص میں ہوگی اللہ تعالیٰ اوسکے
 ساتھ آسانی سے محاسبہ کرے گا اور اسی رحمت سے اوسکو جنت میں داخل کرے گا ایک یہ بات ہے
 کہ جسے جہنم کو محروم کیا اوسکے ساتھ تو عطا کرے دوسری یہ جو جسے تیرے ساتھ ظلم کیا اوسکو ساتھ
 عفو کیے تیسری یہ ہے کہ جسے جہنم سے قطع رحم کیا تو اوسکے ساتھ صلہ رحمی کرے ثَلَاثٌ
 مِنْ مَعِيَّاتِ حَسْبَةِ اللَّهِ تَعَالَى فِي الشِّرِّ وَالْعِلَاقِيَّةِ وَالْعَدْلِ وَالْإِسْوَادِ وَالْعَصَبِ
 وَالْقَصْدِ فِي الْعَصْرِ وَالْعَبِي وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتُ الْهَوَى مُتَّبِعٌ وَتَتَّبِعُهُ مَطَاعٌ وَ
 أَنْجَائُ الْمَرْءِ بِفَسَادِهِ تِسْرِينَ بَابِينَ دینے والی ہیں اللہ تعالیٰ کا خوف باطل اور ظلمتیں
 دوسرے ضنا اور عصب میں عدل کہتا تیسرے فقر اور غما کی حالت میں مہیاہ رومی اختیار کرنا
 اور تیس جن چیزیں ہلاک کر دیتی ہیں ہوئی اتنا کی گئی دوسرے بخل اطاعت کی گئی تیسرے عداوت

مرد کا اپنی ذات کے ساتھ۔

حرف بحیم

الْجَارُ قُلٌّ لِّدَارٍ وَالرَّقِيقُ قَبْلُ الظُّرْنِ سَيْدٌ مَّكَانٍ سَيِّدٌ مَّسَايِدُ كَادُوهٌ مَّذْهَبٌ هَاوٍ
سید سے رفیق کو تلامس کر یا جفت اَلْقَدَمَا اَنْتَ كَلَامٌ حَشَكٌ ہوا گیا قَدَمٌ سَانِدٌ اَوْس
جیر کے کہ تو اوسکے ساتھ ملے والا ہے الْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْمَرْقَةُ عَذَابٌ متفق رہا
حد کی رحمت ہے اور یا ہم جدا کی گرنی عذاب ہے الْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْأَمْهَاتِ
بہشت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے الْجَنَّةُ تَحْتَ طِلَالِ السُّيُوفِ بہشت
تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

حرف الحار

حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ دُنْيَا کی محبت تمام خطاؤں کا راس ہے الْحُبُّ
فِي اللَّهِ وَالْبَعْضُ فِي اللَّهِ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ خدا کے معاملہ میں محبت اور خدا
معاملہ میں بعض افضل اعمال کا ہے حُبُّكَ الشَّيْءُ نَعْمٌ وَيُضَمُّ محبت سے کی تجھ کو یاد
اور سہرا کر دیتی ہے الْحَدْبُ خَدْعَةٌ حَكٌّ مَرٌّ وَفَرٌّ ہے الْحَسْبُ الْمَالُ
وَالكُومُ التَّقْوَى حَسْبُ اَل ہے اور کرم تقویٰ ہے حَسْبُكَ بِالصَّحَّةِ وَالسَّلَامَةِ
دواء کا کافی ہے تھم کو صحت اور سلامتی از روی بیماری کے یعنی ہمیشہ تندرست رہنا ایک
بیماری ہے حَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحَقَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ جنت بیکارہ
کے ساتھ ڈھانی گئی ہے اور دوزخ شہوات کے ساتھ ڈھائی گئی ہے الْحِكْمَةُ صَالِحُ
الْمَوْسِمِ حکمت موسم کی گم کی ہوئی سے ہے الْحَلَالُ بَيْنٌ وَالْحَرَامُ بَيْنٌ حلال
ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے۔

عبادت ہے دَعِ مَا تُرِيدُكَ إِلَى مَا لَا تُرِيدُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طِبَاقٌ مِثْلُهُ وَلَكِنَّ
رِيَّةً بُوخَيْرٍ تَهْكُوشُ بِمِرْكَ شَكِّ كَيْطَرَفٍ لِيَجَانِي بِمِرْكَ وَبِهِ جَمِيعُ كَيْتَرَفٍ بِمِرْكَ التَّيْ بِمِرْكَ وَبِهِ جَمِيعُ
تَحْقِيقِ صِدْقِ طِبَاقٍ هُوَ كَذِبٌ تَكْ هُوَ أَلَدِيَا سَحْنُ الْمَوْسِ وَالْجَمَّةُ الْكَاءُ
وَنِيَا مَوْسِ كَاقِدْعَارٍ هُوَ أَلَدِيَا عَرَضُ حَاصِرٍ بِكُلِّ مَنَاهَا أَلَدِيَا
وَالْعَاجِرُ وَالْأَحِرَةُ وَعَدُّ صَادِقٍ يَحْكُمُ بَيْنَهُمَا مَلَكٌ عَادِلٌ يُحَقِّقُ الْحَقَّ وَيَبْطِلُ
الْبَاطِلَ فَكُونُوا أَسَاءَ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا أَسَاءَ الْآلِ يَا فَا نَ كُلِّ لِمَ يَلْتَمِعُهَا وَلَهُ
دِيَا مَوْجُودِ مَالٍ هُوَ أَوْسٍ سَيِّدٍ أَوْ بَدْرٍ دَارٍ دُولُونَ كَمَا تَعْنِي هُنَّ أَوْ آخِرَتٍ سَيِّدٍ أَوْ عَدَّةٍ
آخِرَتٍ مِثْلِ بَادِشَاهِ عَادِلٍ حَكْمُ كَرِيمٍ كَوْنٍ كَوْنٍ أَوْ بَاطِلٍ كَوْنٍ تَاتِ كَرِيمٍ تَمْلُوكِ آخِرَتِ كِ
بِطِيبَةٍ هُوَ جَاوِدٍ أَوْ دُنْيَا كِ بِطِيبَةٍ نَهْ مَوْاسِلَةٍ كِ بِهَرِ كِ مَانِ كَابِطِيَا مَانِ كِ بِطِيبَةٍ هُوَ تَابِ هُوَ -
أَلَدِيَا كَلَامًا مَتَاعٍ وَحَيْرِ مَتَاعٍ أَلَدِيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ تَامَمَ دُنْيَا مَتَاعٍ هُوَ أَوْ دُنْيَا كِ بِطِيبَةٍ
سَتَاعٍ سَكِّ عَوْرَتِ هُوَ أَلَدِيَا مَرْءَةٍ الْآخِرَةِ دُنْيَا آخِرَتِ كَا كَسِيتِ هُوَ دُورُ وَ
مَعَ كِتَابِ اللَّهِ حَتَّى تَارِسٍ بِهَرِ جَاوِدٍ تَمْلُوكِ كِتَابِ أَسَدِ كِ سَا تَحِيسُ طَرِبُ كِتَابِ سَيِّدِ بِهَرِ جَا
أَلَدِيَا نَصِيحَةٍ دِينِ نَصِيحٍ هُوَ دِينُ الْمَرْءِ عَقْلُهُ وَمَنْ لَا دِينَ لَهُ لَا عَقْلَ لَهُ
دِينِ مَرْكَ أَوْ سَكِّ عَقْلٍ هُوَ حَسْرَتِ مَرْكَ أَوْ دِينِ نَهْنِ هُوَ أَوْ سَكِّ عَقْلٍ نَهْنِ هُوَ -

حرف الدال

ذَكَرَ اللَّهُ شَعَاءَ الْقُلُوبِ اِسْمُ قَالِي كَا ذَكَرَ دُولُونَ كِ شَفَا هُوَ أَلَدِيَا مَلَكُ
وَالْبِرُّ لَا يَلِي وَالْأَلَدِيَا لَا يَمُوتُ فَكُنْ كَمَا سَتِيتُ كِنَاهُ نَهْنِ هُوَ لَاجَا تَا أَوْ رِي كِ بِطِيبَةٍ
نَهْنِ هُوَ تَا أَوْ دِيَا كِ مَوْتِ نَهْنِ هُوَ بِسِ هُوَ صِيَا كِ تَوَجَّاهُ تَابِ هُوَ دَهَبِ حَسَنِ
الْمَخْلُوقِ بِحَيْرِ أَلَدِيَا وَالْآخِرَةُ أَسْجَ خَلْقٍ وَالْآخِرُ دِيَا أَوْ آخِرَتِ كِ نِي كِ كَوْنِ كِ لَ كِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَيَسْمَعُونَ أَوْ لَا يَسْمَعُونَ
إِنْ كَانَ كُنْهَ الْبَاطِلِ يُرِيدُ كُفْرًا
تَلَوْنَاهُ كَقُرْآنٍ مُعْتَمَدٍ
قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ
تَتَّقُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ
سَاهُونَ فَالْبَاطِلُ هُوَ الْغَافِلُونَ

ہمیں دیکھتا۔

حرف الضاد

حُرَّتِ الصَّوَادِ
الصَّائِغُ حُرَّتِ صَبْرُكَ سَوْرَتِ سَبِّهِ الصَّائِغُ مِفْتَاحُ الْمَرْجِ وَالزَّهْدِ
الْأَبَدِ صَبْرُكَ سَائِلِ كَيْفِ سَبِّهِ أَوْ زَهْدِ عَمَلِهِ الصَّائِغُ عَمَادَةُ الْإِيمَانِ
وَيَسِّرُ كُلَّ شَيْءٍ مِفْتَاحُ كُلِّ سِرٍّ الْمُنِيهِ مِفْتَاحُ كُلِّ شَيْءٍ نَازِلٍ
يَكُونُ كَيْفِ سَبِّهِ أَوْ زَهْدِ عَمَلِهِ الصَّائِغُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَيْءٍ نَازِلٍ
تَدْرُسُ رَهْمَتُهُ

حرف الضاد

صَلَّاتُ الْمُؤْمِنِ الْعَلِيمِ نُورِ الْوَسْطَى

حروف الطاء

طَاعَةُ الْمَرْءِ عِدَاةٌ سَوْرَت کی فرما سزا داری نداشت ہے طُوفِي لِمَنْ شَعَلَهُ
عَيْبُهُ عَنْ عَيُّوبِ الدَّاسِ اوست شخص کو جو تخمیری ہو کہ وہ کسی عیب سے مخلوق کی عیوب کی
اسے ساتھ اوسکو تسوول کہائے طُوفِي لِمَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَخَسَّ عَمَلُهُ اوست شخص کو
جو تخمیری ہو کہ اسکی عمر دراز ہوئی اور اوستے اپنے عمل کئے

حرف الظاء

طہر المؤمن حسنہ لا یجۃ بیٹہ موسیٰ کی معصومہ ہے مگر اس کے حق کے ساتھ
یعنی اس کی بیٹی یہ مارتا مگر شرعی حکم کے ساتھ اس کی بیٹی پر مارنا۔

حرف العجم

الْعِدَّةُ دَيْنٌ وَعِدَّةٌ قَرْضٌ هِيَ الْقَرْضَةُ سَلَامَةٌ كَوَسْطِي سَلَامَتِي هِيَ

الْعَرَفُ دَسَّاسٌ رُگ محفی طور سے سرایت کر سوا لی ہے عَقُو الْمُلُوكِ اَبْقَى الْمُلُوكِ
بارستا ہوں کا عفو کر مالک کیوں سطلے زیادہ بقا کا سبب ہے عَلَ الْيَدِ مَا اَحَدَتْ
حَتَّى تُؤَدِّيَتْ تیرے ہاتھ کے دمہ وہ حیر ہے کہ تو نے لی ہے یہاں تک کہ تو اسکو
ادا کرے اَلْعَيْنُ حَقٌّ جِسْمٌ حَقٌّ ہے۔

حرف الغین

اَلْعَيْنُ عَنِ النَّفْسِ وَالْعَقْرُ قَرَّ النَّفْسِ عِنَّا نَفْسٌ كِي بے پروائی ہے اور
نفس کی محتاجی ہے۔

حرف الفار

اَلْفَتْةُ مَائِمَةٌ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ يَقْطَعُهَا فَتَدْرُسُ وَاللَّسَّاسُ اَسَدُ عَالَمِ الْاَنْفُسِ
کہ او سے فتہ کو مگا ! فَعِلُ الْمَعْرِفِ يَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ احسان اور نیکی کرنا ہلاکت
کی حاسے سے بچاتا ہے فِی كُلِّ دَابٍّ كِدٌّ خِرٌّ اَجْرٌ ہر ایک حاندا رشتہ جگر کے
سیراب کرے میں اجر ہے۔

حرف التاف

اَلْقَرِيبُ مَرْقَدُهُ الْمَوَدَّةُ وَارْتَعَا نَسَهُ قَرِيبٌ وَتَحَصَّنَ بِكَ دُوسْتِي فَاَوْسَكُو
قریب کیا ہوا اگر یہ نسب او کی دور ہو قل اَمْنْتُ بِاللّٰهِ تَمَّ اسْتَقَمَّ کو میں اسد تعالیٰ
کے ساتھ ایمان لایا پس قول پر قائم ہو قُلِّدِ الْعِيَالِ اَحَدًا لِّیَسَّرَ لَی اولا کی
دو آسانوں کی ایک آسانی ہے قُلِّدِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ جُورًا حَقِّ بات کہو اگر چہ کڑوی ہو
قَلِيلٌ تُوَدِّيْ سَتَكْرَهُ حَيْرٌ مِّنْ كَثِيرٍ لَا تَطْلُقُهُ تَهْوَ اِحْسَانٌ کہ تو دوسکا
شکر ادا کر سکے کثیر احسان سے اچھا ہے کہ تو اس کے شکر کی طاقت نہ رکھے اَلْقَنَاعَةُ

گدرے والا ہے اور اپنے نفس کو اہل قنوت میں شمار کرے اَلْكَافِرُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ
وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ رَتَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَتَّى عَلَى اللَّهِ الْأَمَانَةُ
کیا ست والا وہ شخص ہے کہ اس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور اس حیر کے واسطے
کہ بعد موت کے ہے عمل کیا اور عاجز وہ شخص ہے کہ اس کے نفس نے اپنی خواہستوں
کا اتباع کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے امید و تکی تمنا کی۔

حرف اللام

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
ویران ہوئے کے واسطے اَلَسْتُ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا الْبَاطِلُ مِنِّي میں باطل سے
نہیں ہوں اور باطل مجھ سے نہیں ہے اَلَيْسَ الْحَبْرُ كَالْعَابَةِ تَرْسَى هَوْنِي بَات
مثل دیکھنے کے ہیں ہے۔

حرف المیم

مَا عَرَفْتُكُمْ لِمَا شَرِبْتُ لَهْ رَمَرَمَ كَا بَانِي اَوْسِ خَيْرِ كِيَا سَلَفِي شَفَا هِي حَسْبِي وَاسْطِي
وہ یہاں لائے مَا اَمَنْ بِالْقُرْآنِ مَنِ امْتَحَلَ حَرَامَهُ قُرْآنِ کے ساتھ ایمان میں لایا
جسے قرآن کے محارم کو حلال جا ما مَالُ عَطِي عَبْدٌ سَيِّئًا سَرَّامٌ مِطْلَاقَةً فِي لِسَانِهِ
کوئی بدہ کوئی بری سے طلاق تَبَانِي سے ہیں دیا گیا یعنی جس آدمی کی بان میں یادہ
گویائی ہے اَوْسُ كُوْبِي حَيْرِي دِگیتی ہے مَا تَسَاوَرُ قَوْمُ الْاَهْلُ وَاكْسِي قَوْمِ نِي بَاهِمِ شَوْ
میں کیا مگر ہدایت بَانِي مَا حَمَعَ شَيْءٌ اِلَى شَيْءٍ اَحْسَنَ مِنْ حِلْمِ اِلَى عِلْمِ عِلْمِ کے ساتھ
جیسا علم حسن ہے ایسی کوئی شے کسی شے کے ساتھ جمع میں ہوئی مَا حَابَ مِنْ شَيْءٍ
وَلَا مَدَمَ مَنْ اِسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنْ اِقْتَصَدَ حَسَنَ اتَّحَارَ كِيَا نَقْصَانِ نَحْنِ اَوْشَا يَا

جسے ماہم مشورہ کیا وہ ماہم نہیں ہوا جسے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہیں ہوا ماہم اراۃ
 الْمُسْلِمُونَ حَسْبَاهُمْ وَعَدَّ اللَّهُ حَسَنًا جَزِيرًا كَوَسْلَانُونَ نے اپنا دیکھا وہ چیز
 اللہ تعالیٰ کے رو کی اچھی ہی ماصاق مجلس متخاٹیں محبت رکھے والوں کی مجلس تنگ
 سین ہوئی ماقول وکفی خیر مما کثر واثقی جو چیز تھوڑی ہے اور کافی ہے اس چیز سے
 اچھی ہے کہ بہت ہو اور ماہم میں ڈالے ماکان الرفق فی شئی الا اراۃ کسی چیز میں
 رفق نہ تھا مگر رفق نے اس چیز کو ریت دی ماکان الفحش فی شئی الا ساءلش
 کسی شے میں نہ تھا مگر فحش نے اس شے کو عیب لگایا ما هلك امر معروف قدیر
 کوئی مرد ہلاک نہیں ہوا جسے اپنے رتبہ کو پہچانا ما هو مؤمن من لا یامن جارة کوئی
 وہ شخص مؤمن نہیں ہے کہ اس کا ہمسایہ اس کی شہروں سے ایس میں ہے مٹت مسلمان
 ولا تال مسلمان مر اور پروا نہ کر المحاليس بالامانة مجلسین امانت کے ساتھ
 ہوتی ہیں محترم الحلال کما الحرام حلال شے کا حرام کر دیا لا مانند اس شخص کے ہی
 کہ حرام کو حلال کرے امر معروف کثیر ما حنیہ جس آدمی کے بہائی ہیں یعنی حسد والا ہی
 وہ کثیر ہے تھا نہیں ہے ممد ارات الناس صدقہ آدمیوں کے ساتھ مدارات کرنا
 صدقہ ہے امر مع من احب مرد اس شخص کے ساتھ ہے جسکو دوست کہتا ہے
 المستشار مؤمن جس شخص سے مشورہ لیا گیا وہ امانت دار کا ہے المستشار احقر
 لا یطیمہ ولا یتلمہ مسلمان آدمی مسلمان کا بہائی ہے مسلمان اس پر ظلم نہیں کرتا
 اور اسکو شکستہ دل میں کرتا المستلم من الناس لیسایہ ویدہ والما جرم من هحد
 ما حرم الله مسلمان وہ شخص ہے کہ اسکی زبان اور ہاتھ سے آدمی سلامت ہیں اور جوت
 کرنیوالا وہ شخص ہے جسے اس چیز کو چھوڑ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو حرام کیا ہے مع کل

جسے آدمیوں کو اس بات پر اسی کیا کہ اللہ تعالیٰ کا قہر اوپر نازل ہوا اللہ تعالیٰ اس شخص کو
 مخلوق کی طرف سیر کر دے گا۔ مَنْ اطَاعَ اللَّهَ فَقَدْ قَاتَرَ جَسَدِ اللّٰهِ تعالیٰ کی اطاعت
 کی تحقیق وہ شخص مقصد پر پہنچا مَنْ اَعَانَ طَالِمًا سَلَطَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ جیسے ظالم کی
 اعانت کی اللہ تعالیٰ ظالم کو وسیع سلطہ کرے گا مَنْ يَتَّبِعْ لِمَ يُصْبِرْ جو شخص پریشان ہوا
 اسے صبر نہیں کیا مَنْ تَوَلَّى لَهٗ قِيَّ شَيْءٍ فَلْيَلْمِرْهُ حَسْبُ شَخْصٍ کو کسی شے میں نکت
 دی گئی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس کے ساتھ لڑے کہے مَنْ تَأْتَى اَصَابًا وَكَادُوْ مَنْ
 تَحِلُّ اَخْطَاؤُكَ كَادَ جِسْمِے کام میں ہر کی کامیاب ہوا یا قریب کامیاب ہونے کے ہے اور جیسے
 کام میں جلدی کی خطا کی یا قریب خطا کرے کے ہے مَنْ تَتَّبِعْ لِمَ يَقُومُ فَيُصَوِّمُ
 جسے کسی قوم کے ساتھ شہادت پیدا کی پس وہ اسی قوم سے ہے مَنْ تَعَلَّقَ شَيْءٌ
 وَكُلَّ لَيْهٍ جِسْمِے کسی شے کے ساتھ علائقہ پیدا وہ اس چیز کی طرف سونپ دیا گیا۔
 مَنْ حَسَنَ اِسْلَامُ الْمَرْءِ تَرَكَهُ مَا لَا يَعْثُرُ حَسَنَ اِسْلَامٍ دے سکا چیزوں کا ترک
 کرنا ہے مَنْ رَفَعَ حَوْلَ الْحَبْلِ يَوْشِكُ اَنْ يُّوْاقِعَهُ جِسْمِے حمی کے اطراف میں
 چیزائی کی قریب ہے کہ حمی میں واقع ہو جائے یسعی کرو چیزوں کے اختیار کرے سے
 حرام کا ارتکاب کرے گا مَنْ رَضِيَ بِقِسْمَةِ اللّٰهِ اسْتَعْنَىٰ جَوْشَخُ اللّٰهِ تعالیٰ کی قسمت
 خوشنود ہوا وہ استغنی ہوا مَنْ رَضِيَ عَنِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جو شخص اللہ تعالیٰ سے
 راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوا مَنْ سَرَتْهُ حَسَنَةٌ وَسَلَتْهُ سَيِّئَةٌ
 وہو مومن جس شخص کو افعال حسنہ سے مسرہ کیا اور افعال سیئہ اس کو پڑے معلوم ہو
 وہ مومن ہے مَنْ صَمَتَ نَحَا جَوْشَخُ حَبِیْ ہا اسے سخات پائی۔ مَنْ صَمَتَ لَمْ
 مَا يَنْ لِحْيَةٍ وَمَا يَنْ رِجْلَيْهِ عَمَّتْ لَهٗ عَنِ اللّٰهِ الْجَمَّةُ جو شخص صام ہو اس پر امیر

واسطے اوس چیز کا کہ درمیاں اوسکی ڈاڑھوں کے ہے اور درمیاں اوسکے دونوں پاؤں کے
 ہے مین نے اوسکے واسطے اللہ تعالیٰ سے جنت کے لئے صامت کی بھی حسے اپنی پاں کو
 برسی ماتوں سے بچایا اور ایسی شرمگاہ کی حفاظت کی اوسکے جنت میں داخل ہونے کے لئے
 میں ضامن ہوں مَنْ عَمِلَ مِمَّا يَعْلَمُ وَرَتَهُ اللَّهُ عِلْمًا لَا يَعْلَمُ حَسْبَ عَمَلٍ كَيْفَا اَوْس
 حیر کے ساتھ کہ اوسکو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو اوس چیز کا وارث کر لگا جسکو وہ مین جاتا
 مَنْ عَشِدًا فَلَيْسَ مِينَا حَسْبَ هَامَرْ سَاتَه اَلُوْدُ كِي كِي وَه هَامَرْ كَرُوْه سَہِیْن
 مَنْ قَارَ الْجَمَاعَةَ سِتْرًا فَقَدْ حَلَمَ رِیْقَةَ الْاِسْلَامِ حَسْبَ اِيَكِ الْبَشْتِ ہَرْجَا
 دوری اختیار کی اوسے تحقیق اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے لگا لا اَمْرُكَ تَرْسُوْد
 قَوْمٌ قَوْمُهُمْ مَّسْ قَوْمِ كِي تَعْدُو كُوْرَا يَدَه كِيَا وَهْ شَخْصِ اَوْسِي قَوْمِ سَہْ مَن كَمَتْ
 مَوْلَاہُ فَعَلَتْ مَوْلَاہُ سَكَد دُوسْت مین ہوں حصہ علی اوسکے دوست میں مَن
 لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ شَخْصِ كَسِي پَرْحَمِہِیْن كَرَا وَهْ سِرْ حَمِہِیْن كِيَا مَا مَن كَمَكِيْدِ دُشْبَا
 اَكَلَتْہُ الْاَلْبَا يَابْ جو شخص پیر پاد بنا اوسکے دوسرے پیر لوں نے کہا لیا مَن
 مَرَحَ اسْتَحْفَہْہِ جَسَہْ مَرَا كِيَا وَهْ مَرَا كے ساتھ حقیقہ ہوا مَن تُوْقُنِ الْحَسَا
 عَذَابِ جو شخص حساب میں جگہ لگیا عذاب یا گیا مَن تُوْمَا لَا يَتَّبِعَا طَالِبِ عِلْمِ
 وَ طَالِبِ التَّبَادُوْہِ ہونکے حریفیں سیر نہیں ہوتے ایک طالب علم دوسرے طالب دیا
 الْمُؤْمِنِ مَرَاةُ الْمُؤْمِنِ مومن مومن کا آئینہ ہے الْمُؤْمِنِ مَرَاةُ النَّاسِ عَلَہِ
 اَمُوَالِہِمُ وَ اَنْفُسِہِمُ مومن و شخص ہے کہ آدمیوں نے اوسکو ایسے احوال و عیون
 امین بنایا ہے الْمُؤْمِنِ كَيْسِيْرُ الْمُؤْمِنِ مومن آسان ضرورتوں والا ہے الْمُؤْمِنِ
 كَرَجَلٍ وَ اَحَدِہُمْ لَوْ كِيَا مَرْدِ كِيَا مَن مِّنْ كَانِ اَحْرَ كَلَامِہِ لَا اِلَہَ

الورع سید العمل ورع عمل کا سردار ہے الولد تمرة القلب بیادل کا پل ہے
 الولد منجلة مجببة منجربہ بیادل کا باعث اور زامردی کا باعث اور غم کا باعث ہے
 الولد للعرش وللعاہر الحجر بیادل کا صاحب فراست کیواسطے ہے اور مردانی کے لئے
 ہتر ہے یعنی حرمان ہے وکیل للشاکین فی اللہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں شکایت
 کر موالون یا فوس ہے۔

حرف لام الف

لا الہ الا اللہ کرم کے تورا لحدہ لا الہ الا اللہ بکشت کے خرابوں سے ایک خدا ہے
 لا ایمان لمن لا امانة له شخص امانت دار نہیں ہے اور سکا ایمان نہیں ہے
 لا تختیع امتی علی صلاۃ یہی امت گمراہی پر جماع مگر بی لا تختیعوا افتخلف
 خلقکم اتیس میں اختلاف نہ کرو یا ہی اختلاف سے تمہارے دل اختلاف کری گے
 لا تستبوالدنیاء انہا مطیبة المؤمن دینا کو گالی نہ دے اس لئے کہ دنیا مسلمان کی کوئی
 لا تصیبت لا مؤمدا ولا کلا طعاما لا یقع ہم صحت نہ اختیار کر مگر مومن کو
 اور تیرا کہانا نہ کھائے مگر مروتقی کھائے لا حیرتی صخبہ من لا یری لك ما
 له اوس شخص کی صحت میں ہتری نہیں ہے کہ تیرے واسطے وہ فائدہ ہیں دیکھتا چاہئے
 کہ تو اوس کے واسطے دیکھتا ہے لا خیر ولا صبر الا مسلمان جو دیکھو نہیں بھیاتا اور پھر کالیے
 ضرر کو مٹاؤ میں نہیں بھیاتا طاعہ الخلق فی معصیۃ الی الخ حد کی مابواری میں مخلوق کی
 طاعت نہ چاہئے لا عقل کالتدبیر ولا حسب کحسن الخلق کوئی عقل تدبیر
 مامد نہیں ہے اور کوئی حسن خلق کی مانند نہیں ہے لا فقر انتہ من الخمل ولا مال
 اعز من العقل ولا وحشت استہ من العجب کوئی فقر محمل سے اندیش نہیں ہے

اور کوئی مال عقل سے غریزہ نہیں ہے اور کوئی وحشت غور سے اشدہین ہے۔
 لَا يَخْتَصُّ عَلَى الْمَرْءِ الْإِيْدَةُ مَرْدُكَ سَاتِهَ كَوْنِيْ كُنَاهُ سَمْنُ كَرْتَا مَكْرَاوَسْكَ هَاتِهَ كُنَاهُ كَرْتَا مَكْرَا
 لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا مَسْلَمَانِ كَوِيَا بَاتِ عِلَالِ سَمْنُ سَمْنُ سَمْنُ سَمْنُ سَمْنُ سَمْنُ سَمْنُ سَمْنُ سَمْنُ سَمْنُ
 دُرَاوَسَ لَا يُوَاكِلُ الرَّجُلُ حَالَهُ بِحَيْرٍ مَا لَمْ يُطِيعُوا النَّسَاءَ هَمِيْشَةُ مَرْدُ خَيْرِ كَسَاتِهَ سَمْنُ
 جب تک کہ عورتوں کی اطاعت و سمن نے سمن کی لَا يَتَسَكَّرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَتَسَكَّرُ اللَّهُ
 جو شخص آدمیوں کے احسان کا شکر نہیں کرتا اس دعا کے احسان کا شکر نہیں کرتا
 لَا يَغِيْ حَذْرُ مَنْ قَدَرِ خَوْفٍ كَرَا قَدَرِ سَمْنُ دَمِيَا لَا يُلْبِغُ الْمُؤْمِنُ مَنْ
 سَحَرُ مَرَاتِنِ مَوْسٍ اِيْكَ سَوَارِجٍ سَمْنُ دَوَارِ سَمْنُ كَامَا جَانَا لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ
 حَتَّى يَدْعُ مَا لَا يَأْسُ فِيْهِ حَذْرًا مِمَّا يَدْعُ يَأْسُ مَرْدُ مَقِيْنٍ سَمْنُ ہوتا یہاں تک
 کہ جس حیر میں خوف ہے اس کے حد سے اس حیر کو یہ چھوڑے کہ حسین جو ہیں ہے
 لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَرَحْتِ يَحِبُّ رَاحِيَهُ مَا يَحِبُّ نَعْسَهُ تَمُّ لَوْ كُوْنُ سَمْنُ كَوْنِيْ آدَمِي
 مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسے بہانی کے واسطے اس حیر کو دوست رکے جو حیر کہ اسے
 نفس کہ واسطے دوست رکے ہے لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَرَحْتِ يَكُوْنُ هُوَا كَرَحْتِ يَكُوْنُ
 یہ تم لوگوں سے کوئی آدمی مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسکی خواہش اس حیر کے تابع ہو جائے
 جس حیر کو میں لایا ہوں لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يَكُوْنُ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ سَوَاءً كَوْنِيْ نَبِيْ
 مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا دل و زبان برابر ہو۔

حرف البار

يَا اِنْسَ اَدَمُ اَرْضِ مَرَلَلُ تَبَا يَا لِقُوْتِ قَانِ الْقُوْتِ لِمَنْ قِيُوْتِ كَثِيْرُ
 اسے بیٹے آدم کے دنیا سے قوت کے ساتھ اسی ہو جا اس لئے کہ قوت اور جس کے

لئے کہ مرتب ہے کفر ہے یا ابابکرؓ مَا ظَنَنْتَ بِاِثْنَيْنِ اَللّٰهُ تَالِئِهٖمَا اِیُّوْبُکِرُ دُورِ
ساتھ تیار کیا گمان ہے امدِ تعالیٰ اُن دو کا قیاس ہے بہارِ شاو غار میں حضرت ابوبکر صدیقؓ
ساتھ ہوا ہے۔

يَا اَبَادِرَّجَدٍ وَسَعْيَةٍ فَاِنَّ الْحَرَمَيْنِ يَوْمَئِذٍ كَوْنُهُمَا كَوْنُ رَسُلَيْهِمَا
يَا اَلْسَ اطْبَ كُنْتُ لَشَحْبٍ عَوْنِكَ اِیُّوْبُکِرُ دُورِ
تہا می دعا یا حرمِ ملہ ایتِ المعروف واجتنب المنکر اسی حرمِ معروف و اجتناب
اور سکر سے اجتناب کرو ناحیہ اکل ماطون عالم و کل مستمع واع کیا بہتر ہے کہ ہر ایک
کہنے والا عالم ہے اور ہر ایک سمع اور سکر ماحول رکھنے والا ہے یا حذیقہ
عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ اِیُّوْبُکِرُ دُورِ
عَسْرَتِكَ وَتَسْرَتِكَ اِیُّوْبُکِرُ دُورِ
مَنْ قَطَعَكَ وَاعْطَى مَنْ حَرَّمَكَ اِیُّوْبُکِرُ دُورِ
اور جسے تجھ کو محرم کر دیا ہو اس کے ساتھ عطا کر یا علی لا تترج الا امرک ولا تخف الا
دَمْبَكَ اِیُّوْبُکِرُ دُورِ
خوف نکرو یا عِدُّوْ بَعِ الْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّحْلِ الصَّالِحِ اِیُّوْبُکِرُ دُورِ
ایسا ہے یا عَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْكَوْمَرُ اَلْعَالَمِیَّةُ اِیُّوْبُکِرُ دُورِ
عباس عامیت کی واسطے یادہ دعا مانگو یا فاطمۃ کونی لہ اُمّہ یکن لک عبدا
ای فاطمہؓ ایسے شوہر کے واسطے بادیٰ نجابت توہ تیرے واسطے علام ہو جائے گا
یَجْعَلُ رَاحِدَ کُمُ الْقَدَّیُّ فِی عَیْنِ اَحِبِّهِ وَیَسِّرُ الْجَدَّ فِی عَیْنِہِ کَوْنِی اَوْمِی تہا
ایسے بہائی کی انگلی میں تنکا وغیرہ دیکتا ہے اور اپنی انگلی میں لکڑی کو بھولتا ہے۔

بعضی دوسرے کی تہوڑی حیر کو دیکھتا ہے اور اپنی بڑی حیر کو بھولتا ہے تیسری واولا
 تعمیر وادکنسرو واولا منقرو انسانى اختيار کرو اور تنگى اختيار کرو اور لوگوں کو عبارت
 اور رفت نہ دلاؤ البائن العاجرة تدع الديار بلا وقع جهنمی مسکون کو غالی میدان
 کے جہنمی ہر ائیمو النہاں وَعَدَ السَّيَّاقُ وَالْعَايَةُ الْحَنَّةُ وَالْمَالِكُ مَنْ
 دَحَلَ لَتَارِجِ كَادِنٍ كَرُورٍ كَاسٍ اور کل کادس سقت کاستہ وراسکی عیامت
 بہشت ہے ہلاک ہونیوالا وخص ہے کہ دوزخ میں داخل ہوا یا ائیمو الناس النجیون
 یجمعون ماکاتا کلون وناون ماکا لستکون ای لوگو کیا تم حیا نہیں رکھتے
 اوس حیر کو جمع کرنے ہو کہ میں کہاتے اور وہ چہر بناتے ہو لہذا میں رہتے
 نائیمو الناس ائیمو السلام واطعموا الطعام وصلوا الا لرحام وصلوا
 والناس یام قدحلو الجنة سلام ای لوگو سلام کو فاش کرو اور ہو کون کو کتا
 کہلاؤ اور آپس میں صلہ رحمی کرو اور اسوقت نماز پڑھو کہ آدمی سوئے ہوئے جنت میں سلامتی کے
 ساتھ داخل ہو اسوقت صلعم نے معاوضہ کو تیں باریامعاذ کہکر یکارا اور معاوضہ کے لیکر
 تیں باریاب دیا ہر آپسے فرمایا مامین عبدیتھذ ان کالہ الا للہ وان محمد
 عبدہ ورسولہ صدق من قلبہ الاحرمہ اللہ علی لتارقال یارسول اللہ
 افلا اخبر بها الناس فیسئلروا قال اذا شیکلوا فاخبر بها معا عندہ
 ماتما کوئی بندہ سے نہیں ہے کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے
 اور کوئی مجبور نہیں ہے اور یہ شہادت دیتا ہے کہ محمد صلعم اللہ تعالیٰ کے بندہ اور رسول
 مگر یہ گواہی سچے دل سے دیتا ہے اللہ تعالیٰ اوس بندہ کو آتش دوزخ پر حرام کر دیگا
 معاوضہ کے کہا یا رسول اللہ کیا میں اس بات سے آدمیوں کو خوار نہ کروں وہ بشارت

پائیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور سوقت سہر و سا کر لیگے اور عبادت سے عاجل ہو جائیے
معاذ رحمہ نے اپنے مرنے کے وقت اس بات سے خبر دی تاکہ اسکے اخفا کرنے کا گناہ
اوتنے کے ذمہ نہ رہ جائے اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

باب امہون

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طب مبارک اور آپ کے ستریت اور وفات تہریت اور حجاب میں
آپ کی ویت شریف سے ستر ہونے کے بیان میں اس باب میں تین مصلیں ہیں

فصل پہلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طب مبارک کے بیان میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہونے تو قتل ہو اور قتل اور بربالعلق اور قتل اعدو
رب اللباس پڑھ کے آپ ہاتون پر ہونک کے ہاتون کو جسم مبارک پر پہرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے واسطے یہ دعا
پڑھتے تھے لَسْمُ اللّٰهِ يَتْرِيكَ مَرِيضًا لِّدَاعٍ نَّشِيقِيكَ وَمِنْ تَتْرَحَاسِدِ احْسَنَ
وَتَتْرِكُ كُلِّ دِي عَائِي آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو کعبہ ست کی مقدار کھڑکی لیکے

پہانکتے اور اوپر تہداور یا بی بیٹے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھوک بہنے کی حالت میں
شہداور یا بی بیٹے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا آپ کے صحاب کی انکھیں اگر تین تو آپ یہ دعا
پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ مَتَّعْ بِصَحْرِيْ وَاجْعَلْهُ وَاَرْتِ مَتِّ وَارْتِيْ فِي الْعَدُوِّ وَتَاَرْتِيْ
وَالصَّرِيْ عَلَيَّ مَنْ طَلَمَنِيْ لِسَانِ الْعَرَبِ مِّنْ حَدِيْثِ دَعَاكَ مَعْنِيْ كَمَا كُنْتُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسطور سے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ مَتَّعْ بِصَحْرِيْ وَاجْعَلْهُ وَاَرْتِ مَتِّ وَارْتِيْ فِي الْعَدُوِّ وَتَاَرْتِيْ

احملہا الوارث منی اسکے متعلق ابن شہیل نے کہا ہے کہ سماعت اور بصر کو دیر
ساتھ مافی رکھ اور جب تک کہ میں سہلت کروں دونوں کو صحیح اور سلامت رکھ اور یہی کہا گیا ہے
کہ ایسے سماعت اور بصر کی بقا اور قوت کی واسطے وقت کبر سن اور ضعف قوی بھسانی کے
ارادہ فرمایا ہے کہ سماعت اور بصر میری تمام قوی کی وارث ہوں اور باقی قوتیں ان کے بعد ہوں
پہر ابن شہیل نے کہا ہے کہ ایک روایت میں یوں وارد ہے واحملہ الوارث منی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت بنجارا آپ پانی کی مشک طلب ملے سر پر ڈالتے پھر نہاتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کامٹا نہیں چپٹایا کوئی رحم نہیں پہنچتا مگر اوپر ہندی لگاتے تھے
صحیحین میں ابی حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سہل سے سنا اور سہل ص سے
کسی نے پوچھا تھا کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا سہل نے کہا
ایک چاہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے اور سر مبارک پر خود کچل گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہؓ ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا خون کو دھوتی تھیں اور حضرت علیؓ
اس کی طالبہ معنہ رحم پر سے پانی ڈالتے تھے جس وقت حضرت فاطمہؓ ہر رضی اللہ عنہا نے خون کی
زیادتی دیکھی کہ بدھیں ہوتا اور ہون نے بورہ کا ایک ٹکڑا لیا اور اسکو ایسا جلایا کہ خاکستر ہو گیا
یہ اسکو آپ کے زخم میں سر دیا اور یہ کہ خاکستر سے خون نکلا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر اور دونوں شانوں کے درمیان پیچھے لگاتے تھے اور فرماتے تھے
کہ جس شخص نے ان مقامات کے خون کو مٹایا اسکو کچھ ضرر نہیں ہے یہ وہ کسی بیماری کی دوا
کسی چیز سے نہ کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیچھے لگاتے تھے اور آپ نے اسکا نام معیش
رکھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں گون میں پیچھے لگاتے تھے اور شتر ہوں اور بیویوں
اور لکھنویں تاریخ کو پیچھے لگاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک ات میں سر نہ لگاتے اور ہر پڑنا

پیچھے لگاتے اور ہمال میں دوا پیتے صحیحین میں اب عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی صلعم نے پیچھے لگاتے اور پیچھے لگاتے واس کو اجرت عطا کی۔ اور یہی صحیحین میں
 السنن سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نے آنحضرت صلعم کے پیچھے لگاتے آپ نے
 ابو طلحہ کو دو صاع عطا کیا اور ابو طلحہ کو اس کے مالکوں سے سعادت فرمائی
 ابو طلحہ کے دہرہ جو دریہ اجرت کا تھا اون لوگوں نے اس میں کمی کر دی اور ایسے فرمایا
 کہ تم لوگ جو دوا کرتے ہو اس سے پیچھے لگنا اچھا ہے ابن ماجہ ایسے سن میں روایت
 کی ہے کہ نبی صلعم کے سر مبارک میں حشوت دروہ تھا تو آپ سر پر مسندی لگاتے اور یوں
 فرماتے تھے کہ مسندی اللہ کے حکم سے دروہ کی واسطے مافع ہے اور ابو داؤد نے ایسی
 سنن میں روایت کی کہ نبی صلعم نے معوط کا ہی استعمال فرمایا ہے معوط وہ روہ ہے
 کہ اس کو باک میں ڈالنے سے چپٹنکین آتی ہیں میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں اس
 مقام آنحضرت صلعم کی طب کی او تمام حدیثوں کو ذکر کروں کہ آنحضرت صلعم نے اس طرح
 دوسرے لوگوں کی واسطے بیان کیا ہے تاکہ اس فائدہ کی تکمیل ہو اور اکثر اولیٰ احادیث کی
 ہدیٰ النبوی علامہ بن القیم کی تالیف سے نقل کی گئی ہیں مسلم نے ایسی صحیح میں حابر
 ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ہر ایک بیماری کی واسطے
 دوا ہے حشوت اس کی دوا ہو بخائی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے علم سے یہاں چھاپا ہو جاتا ہے
 صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
 کوئی بیماری مازل نہیں کی مگر اس کے لئے شفا مازل کی مسند امام محمد میں اسامہ
 بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس تھا آپ کو ایسے مانتین لوگ
 آئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ دوا کریں آپ نے فرمایا ہاں عباد اللہ

تم لوگ دو کرو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ غزوہ جہل نے کوئی بیماری وضع نہیں کی مگر یہ کہ اس بیماری کے لئے تعدا وضع کی ہوا ایک بیماری کے لئے دو نہیں ہے اور لوگوں کے دریا مت کبا وہ کیا بیماری ہے آپ نے فرمایا بڑھاپا اور ایک لفظ میں یون وار د ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اسکے واسطے شفا نازل فرمائی دوا کا علم بیماری کے علم سے ہے اور دوا کا نہ جانا بیماری کے نہ جاننے سے ہے۔

مسند اور سنن میں ابن خزامہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ ہم لوگ ستر و عیرہ پڑھتے ہیں اور دوا کا استعمال کرتے ہیں اور بچنے کی چیزوں سے بچتے ہیں کیا حکم الہی سے کوئی تہ اور تہی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تہ اللہ کا حکم سے اور تہی ہے بخاری نے اپنی صحیح میں ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں حرام کی ہے تم لوگوں کے واسطے اور ہمیں تمہا نہیں کی سنتن میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث روا سے ممانعت فرمائی ہے صحیح مسلم میں طارق بن سويد ابھی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حرم کی نسبت دریافت کیا اس نے طارق کو شراب سے ممانعت فرمائی یا شراب بتلے کو مکروہ فرمایا طارق نے کہا کہ میں خمر کو دوا کے واسطے بناتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا خمر دوا نہیں ہے بلکہ حرامی ہے سنتن میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خمر کو دوا میں ڈالنے کیواسطے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ حرامی ہے یا آپ نے یون فرمایا کہ خمر دوا نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے خمر سے دوا کی اللہ تعالیٰ نے اسکو شفا نہیں دی بخاری نے حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خمر دوا نہیں ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خمر دوا نہیں ہے۔

الْمَاسِ اسْتَعْفَ وَأَنْتَ لَشَافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُ وَلِشِفَاءِ الْأَيْعَادِ مِنْ سَقَمٍ۔
 اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے اہل کعبہ بجا آتا تو آپ کے
 پکائیے واسطے واپس لے جاتے تھے اور بول فرماتے تھے کہ حنا قلب کو قوت دیتا ہے اور بیمار کے
 دل سے بیماری کو اسطور سے اٹل کرتا ہے جس طرح تم عورتیں میل کو ایسے چہرہ سے پانی کے
 ساتھ راتل کرتی ہو مسمن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 کہ بعض مایع تلبین کو لازم مکیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کعبہ
 کو بے آبی بیماریاں تو ہاڈی لگیں پر جھٹک ہتی ہتی کہ وہ آدمی یا تو اچھا ہو جاتا یا وہ مر جاتا اور
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا کہ فلاں شخص بیمار ہے
 اور کہا نا نہیں کہا تا تو آپ فرماتے تم لوگ تلبینہ کو لازم مکیہ اور اسکو بلاؤ قسم اللہ تعالیٰ کی
 کہ اس کے ہاتھ میں میری حیاں ہے تلبینہ میٹ کو دہو کے اسطور سے صاف کرتا ہے
 جسطور سے تم عورتوں سے کوئی عورت ایسے چہرہ کو میل سے صاف کرتی ہے
 تلبینہ میٹ کی پتی غذا دودھ کے قوام کے موافق ہوتی ہے ہر آدمی نے کہا ہے
 کہ تلبینہ کا نام اسوا سے تلبینہ رکھا گیا ہے کہ وہ عیدی اور رقت میں دودھ کو مستاب
 ہوتا ہے اور یہ غذا بیمار کے واسطے مایع ہے اور وہ مکی ہوتی تلبی خدا ہے۔ گارہی خام
 غذا ہے اگر تلبینہ کی فضیلت دریافت کرنا چاہتے ہو لو آتش جو کی مصیلت کو بچاں کو کہ
 خو کے آنٹے سے پکایا جاتا ہے صحیح میں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تلبینہ بیمار کے دل کے آرام کا سبب ہے اور بیمار
 بعض غم کو دور کرتا ہے۔

ترغمدی اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر انسی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اسے بیماروں کو کما لے اور بیٹے سے کہ بہت نذولاً و تحقیق اسد تعالیٰ او کو کہانا
کہلاتا ہے اور یانی پلاتا ہے۔ آنحضرت صلعم کے اہل ست سے جس وقت کوئی شخص
بیمار ہوتا تو آپ قل اعوذ برب العلق اور قل اعوذ برب الہاس پڑھ کے ہنکتے تھے صحیحین میں
ابن عمر رضی سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ تب بابت کی شدت جہنم کی لپٹ
اوسکو پانی سے ٹہنڈا کرو البغیم و میرہ لے ذکر کیا ہے اس رمے ہی صلعم سے مرفوعاً
روایت کی ہے کہ جس وقت کسی کو بخار آئے اوسکو چاہیے کہ اسے اوپر ٹہنڈا پانی میں
صبح کے وقت ڈالے۔

سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ ص سے مرفوعاً روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ تب
جسم کی ہٹی سے ہے تم لوگ ٹہنڈے پانی سے اوسکو دور کرو۔ مسند و غیرہ میں ہر وہ
مرفوعاً روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ تب آتش و درج کا ایک قطعہ ہے اوسکو سرد پانی سے
ٹہنڈا کرو

سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاس تب کا دگر آیا ایک
آدمی نے تب کو گالی دی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تب کو گالی نہ دو اسلئے کہ تب گناہوں کو
اسطور سے پاک کرتی ہے جس طور سے گل کو ہے کیل کو پاک کرتی ہے۔

ترمذی نے اپنی جامع میں ترمذی کی حدیث سے روایت کی ہے نبی صلعم نے فرمایا
کہ جس وقت کسی کو بخار آئے اوپر بخار آتش و درج کا ایک قطعہ ہے بخار واسلئے کو چاہئے کہ
آتش بخار کو اپنے جسم پر پانی سے بھراوے بخار والا ایسی نہر کی طرف آوے کہ جاری ہو
وہ شخص پانی کے جاری ہونے کی طرف آوے اور یہ عا پر ہے بسم اللہ اشرف عبدک
و صدق ہو ملک آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز کے بعد تین دن تک پانی میں

عوطے لگاؤ اکثرین دن میں تھانہ یا تو بیچ دن تک یا بی میں عوطے لگاؤ اگر بیچ دن میں ہی چاہا سو تو سنا
 دن تک آہستی و دن تک عوطے لگاؤ اللہ کو حکم ہو دس نئی یادہ بجا رتھا و نہ لگاؤ لعل و حاکم لگاؤ
 صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی صلعم کے پائیں آیا اور
 اسے کہا کہ سرے سہائی کے میٹ میں شکایت سے ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اسکو
 دست آرہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو شہد پلاؤ وہ حاکم وائیں آیا اور عرض کیا کہ شہد کہہ
 جائے ہمیں دیا اور ایک لفظ میں یوں آیا کہ اسکو ہمالیہ یادہ ہو گئے دو بار یا تین بار آیے وں
 یہی فرماتے گئے کہ اسکو شہد پلاؤ اسیے بتسری بار یا چوتھی بار اس سے فرمایا صدق اللہ
 و کذب لعل احیک ہر اسکو شہد پلاؤ آدمی حکم لہی اچھا ہو گیا

سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا کہ جو شخص نے ہر مہینہ میں شہد چاہا اسکو کوئی عظیم بیماری نہ پہونچے گی اور دوسرے
 اتم ہووے۔ جو شخص لوگ دو شفاؤن کو لارم کیڑا ایک شفاستد ہے دوسری شفاؤن شریف ہے
 اسلامہ میں نبی پد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک
 عذاب ہے ایک گروہ پر قوم سی ہر اہل سے بھیجا گیا تھا اور اس شخص پر طاعون بھیجا گیا تھا
 کہ تم سے پہلے تھا حوصت تم سو کہ طاعون کسی میں ہے وہاں پر تھا اور حوصت کسی
 میں طاعون واقع ہوا و تم وہاں پر ہو تو وہاں سے ہٹا کے۔ نکلو یہ حدیث حلالہ میں
 بن عوف سے ہی روایت کی گئی ہے سنن ابوداؤد میں مرفوع روایت ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دبا کی مردی اور سیارو کی مدارت کرنے سے آدمی
 تلف ہوتا ہے صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفا
 تین چیزوں میں ہے شہد پینا بچے لگانا ک سے داء و سیا اور میں ایسی امت کو داء دیو سے

منع کرتا ہوں سنن ابن ماجہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی
 شب میں میں کسی گروہ کے پاس سے نہیں گیا مگر اوس گروہ نے مجھ سے یون کہا ای محمد
 ای امت کو بچھے لگانے کے واسطے امر کرو اور ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یون
 روایت کی ہے کہ اسی محمد اپنے اوپر بیٹھنے لگانے کو لازم کر پڑا۔ یہی صلعم سے روایت کی گئی ہے
 کہ تم لوگ جو دوا کرتے ہو اچھی دوائی لگانا اور فصد لیتا ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ اوروں
 کہ اچھی دوائی لگانا اور فصد لیتا ہے ترمذی نے اپنی جامع میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
 مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچھوں کے لگانے کے واسطے ستر ہواں
 اور اوٹھواں اور کیسواں دن اچھا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے یہی صلعم فرمایا
 کہ جس شخص نے چار شنبہ یا ستنبہ کے دن بچھ لگا کر کوئٹہ سپیدی یا رص کی بیماری پیدا ہوئی
 وہ اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے گا۔

دارقطنی نے حدیث نافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 کہ میرے خون نے غلبہ کیا ہے میں تم میرے واسطے حجام کو ڈھونڈو کہ وہ لگا اور بٹا ہو
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ بچھنے حافظ کے حافظہ کو اور عقیدہ کی
 عقل کو بڑھاتے ہیں بسم اللہ کہ بچھنے لگاؤ چشتنبہ اور جمعہ اور شنبہ اور کشتنبہ کے دن بچھنے نہ لگاؤ
 دو شنبہ کے دن تیجے لگاؤ بدام اور برص کی قسم سے جوتے ہے وہ چار شنبہ کے دن نابل
 ہوتی ہے ابو داؤد نے اپنی سنن میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ شنبہ کو ب
 بچھے لگانے کو مکروہ جانتے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شنبہ کا
 خون کے پیدا ہونے کا دن ہے اور اس دن میں ایک گھڑی ہے کہ اوس میں بچھ نہ بٹونا
 بچا ہے۔

ترمذی نے اپسی جامع اور ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اسما دے۔ بیت عیسٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسے پوچھا کہ تم کس دوائے سے سہل لیتے ہو میں نے کہا شرم سے آپ نے فرمایا تبصرم عاربہ اسما دے کہما کہ میں نے مناسے سے سہل لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اگر کوئی شے موت سے شفا دیتی تو وہ مناسہ ہے شبرم ایک درخت کے ریشہ کا پوست ہے سنن ابن ماجہ میں عبد اللہ بن جوام سے روایت ہے عبد اللہ داؤں لوگوں سے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونوں قلوں کی طرف نماز پڑھی ہے عبد اللہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ مناسا اور سنوت کا استعمال لازم پکڑو اسلئے کہ ان دونوں دواؤں میں سواموت کے ہر ایک بیماری کے لئے شفا ہے مناسا حجاز کی بوٹی ہے افضل او سکی مکی ہے سنوت کے معنی میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے مگر صواب کے قریب یہ بات ہے کہ سنوت وہ شہد ہے جو گسی کی شکایت سے رہا ہو۔

علاء الدین رحمہ اللہ
سید کاظم رحمہ اللہ
اور ایک اور نسخہ
میں سنوت کی شکایت

ترمذی نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذات الجنب کا علاج قسط بھری اور روعن ربیعون سے کرو ذات الجنب ایک عارضہ ہے جو پسلیوں کے اندر کی جلی میں پیدا ہوتا ہے اور ایک بیماری ذات الجنب کی مشابہت پسلیوں کے اطراف میں پیدا ہوتی ہے قسط بھری عود ہندی کو کہتے ہیں صحیحین میں روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا علاج جو تم لوگ کرتے ہو وہ بچنے لگانا اور قسط بھری کا استعمال کرنا ہے اور اپنے بچوں کو عدرہ کی بیماری میں غمر سے ایدانہ پہنچاؤ یعنی اونکے تالو کو عدرہ کی بیماری میں نہ دیاؤ کہ وہ مکی تکلیف کا سبب ہے سنن ابن ماجہ میں جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اونکے پاس ایک بچہ تھا

اوسکے متھے حوں بہار ہے تہ آپے دریافت فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اسکو عدہ ہے
 یا اسکے سر میں درد ہے اسیے فرمایا تم لوگوں پر افسوس ہے اسیے فرزندوں کو ہلاک نہ کرو
 جس عورت کے سر میں کوئی بیماری یا درد ہو وہ قسط ہمدی کو لے اور اوسکو پانی میں
 گسے پہر اوسکا سعو طبا کے اوسکو سنگھائے آپ کے ارشاد کے بموجب حضرت عائشہؓ
 سعو طبا کے لئے فرمایا وہ بچہ اوسکے استعمال سے اسیا ہو گیا عدہ حلق میں خون کے
 ہیجاں کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ بایں کان اور حلق کے جو فرقہ ہوتا ہے اوسکو عدہ
 کہتے ہیں یہ عارضہ اکثر بچوں کو ہوتا ہے لوگ ایسے بچوں کا علاج تالو کے دباؤ اور عداق سے
 کرتے تھے علاق لٹکائے کی چیز کو کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے لگو نگو مالت کی
 اور جو چیز بچوں کے لئے زیادہ نافع اور سہل تھی اوسکے واسطے آپ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی
 سعو طباک میں ڈالنے کی دوا کو کہتے ہیں جس سے جیدک آنے کے بعد دماغی بیماری
 حاتی رہتی ہے جس بیماری میں طبعی حاجت ہوتی ہے آپ نے سعو طبا کی تعریف فرمائی ہے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر بد کے واسطے دم کر کے پہونکر کے لئے امر فرماتے تھے۔
 مسلم نے اپنی صحیح میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر بد
 حق ہے اگر کوئی شے سابق القدر ہو تو نظر اللہ اس پر ہی سبقت کرتی سائن ابو داؤد
 حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچائے والے کو وضو کرنا کہ لکھو
 حکم فرماتے پہر اوس بانی سے جس شخص کو نظر بد پہونچتی دہوتے تھے زہریؒ نے
 کہا ہے کہ نظر بد پہونچانے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیالہ پانی کیواسطے امر فرماتے وہ
 آدمی ایسا ہاتھ پیالے میں ڈالتا اور کلی کرتا پہر کلی کے پانی کو پیالہ میں ڈالتا اور اپنی سیدھی
 ہتھیلی پر اسطور سے پانی بہاتا کہ وہ پانی پیالہ میں گرتا پہر اپنا سیدھا ہاتھ پیالہ میں داخل کرتا

اور اپنے بائیں پاؤں کے گھٹنے پر بانی بہانا بیرتھمت کے سچے کا جسم دھوتا اور یہاں پر
 نہیں کہا جاتا پھر جس آدمی کو نظر بد ہو چکی ہو تو وہ پانی اوسکے سر پر لیکھا رگی کیچھے سے ڈال دیا جاتا
 نظر جس چیز سے دفع ہوتی ہے یہ قول ہے۔ اللہم بارک علیہ اور قول اشارہ لا قوۃ الا باللہ

فصل دوسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سن شریف اور وفات شریف کو سائیں میں
 ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تیر ہا سال
 تک رہے اور مکہ معظمہ میں آپ کی طرف وحی کی گئی اور مدینہ طیبہ میں آپ اوس سال تک رہے
 اور وہیں پر وفات پائی وفات کے وقت آپ ترستہ برس کے تھے اور ایک وائٹین
 ابن عباسؓ سے یوں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی آپ بیست و نہ برس کے تھے
 انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع ساٹھویں سال میں وفات پائی
 حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی آپ ترستہ برس کے
 تھے جریر بن حازم اسدی نے حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے معاویہؓ نے خطبہ
 پڑھ رہے تھے خطبہ میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت ترستہ برس کے تھے
 اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور میں ترستہ برس کے تھے
 حضرت معاویہؓ نے جو یہ کہا کہ میں ترستہ برس کا ہوں اس بیان سے یہ مراد ہے
 کہ جس وقت انہوں نے بیان کیا تھا تو اس وقت وہ ترستہ برس کے تھے معاویہؓ نے اس
 سال میں نہیں مرے بلکہ زندہ رہے اور اسی سال کو ہو چکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا واقعہ یوں ہے

انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ میں نے آخر طر حور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر

کی وہ نظر تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل اسے مکان کا پردہ اوٹھایا میں نے
 آپ کے پہرہ مبارک کو دیکھا گویا چہرہ مبارک کلام اللہ تریف کا ورق تھا اور اس وقت لوگ
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھے قریب تھا کہ آدمی بیقرار ہو جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 آدمیوں کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنے حال پر ثابت رہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت کریں
 میرا یہ پردہ کو ڈال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس من کے آخرین وفات پائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 روایت کی ہے کہ میں اپنے سینہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگا گئے ہوئے تھی یا حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے سینہ کی جگہ آغوش کا لفظ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کر لیا پوچھا
 طست طلب فرمایا پہر آپ نے پیشاب کیا بعد اسکے آپ نے وفات پائی اور یہی حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت کی حالت میں دیکھا آپ کے
 نزدیک پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اپنا دست مبارک پانی کے پیالہ میں ڈالتے تھے تیسہ اور
 پانی کو اپنے چہرہ مبارک پر ملتے تھے پہر آپ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ فَلَاحٌ لِّکَ اَنْتَ اَبَدُ
 اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 حوکچہ سجھتی دیکھی ہے اسکے بعد کسی کی آسانی موت پر شک نہ کرونگی اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 روایت کی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی آپ کے دفن کرنے میں لوگوں نے
 اختلاف کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
 اور کو میں نہیں بھولا ہوں اسے یوں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی پر اپنی رحمت کو بھروسہ کیا
 مگر اس جگہ پر تنبیہ کیا کہ وہی اوس جگہ میں ہو سیکو دوست کہتا ہے آپ کے مبارک
 مبارک کی جگہ میں آپ کو دفن کرو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ وفات کے بوسہ دیا۔ اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے واپس ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئے اور بنائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں انگلیوں کے درمیان کھدایا اور اسے دونوں ہاتھ آٹکی دونوں کھانسیوں پر رکھے اور کہا واسیاء واصفیاہ واصلیاء الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جبکہ وہ دن تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تھے آپ کے نور سے ہر شے مدینہ منورہ میں روشن ہو گئی تھی اور جبکہ وہ دن تھا کہ آپ اوس دن وفات پائی مدینہ منورہ میں تمام حرمین باریک ہو گئیں اور ہمہ امینے ہاتھ اسی مٹی سے نہیں جھاڑے تھے اور ہم آپ کے دفن کرنے میں تھے کہ ہمارے دل ہم سے پھر گئے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شنبہ کو وفات پائی محمد باقر رحمہ اللہ سے روایت ہے محمد باقر رحمہ اللہ سے ہیں اوسوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ کے دن وفات پائی آپ وفات کے دن سے شنبہ کی رات تک دفن نہیں کئے گئے اور شنبہ کی رات میں دفن ہوئے سالہ من عبدیہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے انہوں نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوش ہو گیا تو پہر آپ کو جب ہوش آیا تو آپ نے فرمایا کیا نماز کا وقت آگیا لوگوں نے کہا ہاں نماز کا وقت آگیا آپ نے فرمایا بلال سے کہو کہ اذان دین اور حضرت ابوبکر سے کہو کہ وہ آدھونکو نماز پڑھائیں پہر آپ ہوش ہو گئے اور سہوشی سے آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت کیا کیا نماز کا وقت آگیا میں نے فرمایا ہاں نماز کا وقت آگیا آپ نے فرمایا بلال سے کہو کہ اذان دین اور حضرت ابوبکر صدیق رحمہ اللہ سے کہو کہ وہ آدھون کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرا آپ کے پاس ہے۔ ہر گز کسی سے حق وہ آپ کے مقام پر نماز پڑھانے کے لئے ہو گئے وہ دیکھے نماز پڑھانے کی طاقت نہ تھی

اگر دوسرے آدمی کو آپ نما پڑھانے کے لئے فرماتے تو بہتر ہوتا اسکے بعد یہ آپ ہی ہوتا
 ہو گئے اور ہوتے ہی یہ کہہ کر ایدہ سے فرمایا کہ ہلال سے کہو کہ وہ اذان میں اور حضرت
 صدیق رحمۃ اللہ علیہ کو کوڑا دیوں کو نماز پڑھا دیں اور حضرت عائشہ رحمۃ اللہ علیہ کے جواب میں آپ نے فرمایا
 حاکم صاحب یوسف یا اسے صوحر ۱۰ صواحات فرمایا یعنی اہل احوال میں
 اوس حیر کے کہ بھی ہے تم مثل اون چور ۱۱ ہو جو یوسف علیہ السلام کی ہم صحبت تین
 رومی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال ۱۲ ن دیے کہ لئے امر فرمایا اور یہ ہو گئے
 اذان دی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امر فرمایا ۱۳ لے آؤ میں کو نماز پڑھائی پھر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی خفت دیکھی تو فرمایا کہ میرے واسطے ۱۴ لیو میں اوس پر ٹیکا لگاؤن بریرہ فرماؤ۔
 دوسرا آدمی اور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون ۱۵ یوں پر ٹیکا دیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 حنوت آپ کو دیکھا تو بھیجے بٹھا چاہا آپ ۱۶ یا لکو اشارہ کیا کہ اپنی جابے پر کھڑے ہے اور
 یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ۱۷ اکی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی کہ
 حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ نے یوں کہا کہ میں جس کی ۱۸ گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی کہ
 دو تین ہی اس تلوار سے اوسکو مار دوں گا راوی ۱۹ کہ لوگ ان بڑے سے اتنے خفا نہ رہے کہ
 پہلے اونہیں کوئی نہ تھا لوگ ٹھہر گئے در سالہم سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں لڑو گے
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اوکو ملا کے لے آؤ سالہم نے کہا میں حضرت
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوسوقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے اور میں یہ تھا
 اور حیراں اور روتا ہوا آیا تھا اوسوقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو دیکھا تو در یافت کیا
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی میں نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میں کہ تنہا
 کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو اوسکو میں اپنی اس تلوار سے ماروں گا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کہا یلو میں انکو ہمراہ لایا اور اس نے کیا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مابین جمع تہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہڈی
 محسوس ہو لوگوں نے کہا کہ وہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہڈی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا تھا اور آپ پر ہاتھ پیر کے
 اکسا اٹھا کہ صلیت و اسلم ملتوت پر لوگوں نے یوحنا اسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 وفات پائی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہانیاں انی وفات پائی اور وقت لوگوں نے حضرت محمد کی وفات کو سچ جانا
 لوگوں نے یوحنا اسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ساری ٹہنی جابے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہانیاں آپ پر نسا ز پڑ ہی جابے
 لوگوں نے یوحنا کس طور سے ساری ٹہنی جابے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہانیاں گروہ
 کے لوگ نفل ہو کے تکیہ میں اور نماز پڑھیں اور دعا مانگیں یہ رہا ہر نفل آویں یہ ایک گروہ نفل
 اور تکیہ کے اور نماز پڑھے اور دعا مانگے اور ہر نفل آویں یہ آدمی نماز کیوں سطر وہ نفل
 وفات پائی یوحنا اسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن کی جادین کہانیاں من کی جادین لوگوں نے یوحنا کہاں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو قبض کیا ہے یہان قبر میں کی جادین
 دفن نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو قبض میں کیا گیا کہ جگہ میں قبض کیا یہ لوگوں نے
 صحبت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہانیاں کہ حضرت محمد کی باب کو وفات پائی لوگوں نے میں مباحین جمع ہو کر ہاتھ
 پہر آگئے اور کہا کہ ہم اپنے بہائیوں انصار کے پاس حلیں اور اس معاملہ میں ایسے ساتھ
 تریب کر لین انصار نے کہا کہ ایک شخص انصار سے میرا اور ایک شخص مباحین سے میرا
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات سنے کہ اس شخص کے لئے یہ تین صفات ہیں
 قَاتِلُ اَسَافِیْنِ اِدْھَمَکَیْ اَلْعَاہِرِ اِدْیَقُوْلُ لِصَاحِبِہِ لَا تُخَرَّنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَا
 وہ دو شخص کون ہیں ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ پڑھایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور ان کو بیعت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت حسنہ اور جمیلہ کی۔

یاجورمی نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پہلی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ثانی اثنتین اذہما فی الغار دوسری فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
صحبت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت کیا اذ یقول لصاحبہ لا تحزن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب کہا پس حبیبہ اسکا انکار کیا اوسنے قرآن شریف کو معارضہ
کفر کیا تیسری فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ کے قول میں اثبات بیعت
ان اللہ تعالیٰ ان فضائل کا ثبوت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے اجازت دیتا ہے
کہ خلافت کی واسطے آپ ہی اہق تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت موت کی سختی سے جو کچھ پایادہ پایا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے
اوس وقت فرمایا اکر یاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی سختی نہیں
اسلئے کہ تمہارے باپ کے پاس وہ چیز موجود ہوتی ہے کہ کسی کو چھوڑنے والی نہیں ہے یعنی
موت اور یا ہم ملنا قیامت کے دن ہوگا۔

امام غزالی نے اہیاء میں کہا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ہم لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں اوس وقت
اسے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی نزدیک ہوئی آپ نے ہماری طرف دیکھا اور پائی
اکنسو ہر آسنے پر آپ نے فرمایا یا یحییٰ کہم اللہ اکرم اللہ نصرکم اللہ میں شکو اللہ تعالیٰ کے ساتھ
رکنے کے لئے وصیت کرتا ہوں اور تمہارے ساتھ اللہ کو وصیت کرتا ہوں تحقیق میں شکو
اللہ تعالیٰ کی واسطے ظاہر ڈرانے والا ہوں اور شکو یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بلا
اور اس کے عباد میں اللہ تعالیٰ پر علوتہ ڈھونڈو تحقیق اجل قریب ہوتی اور اللہ تعالیٰ کی طرف

یاد گشت کا وقت نزدیک آیا اور سرد رہا المستقی اور جنت الماویٰ اور کاس الاذنی کی طرف
 حاتا قریب ہوا تم لوگ اپنے نفوس اور اوس شخص پر جو میرے بعد میرے دیں میں داخل ہو
 میرا سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پہنچا روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 وفات کے وقت حبشہ کے حبشہ کے واسطے کون ہے
 اللہ تعالیٰ نے حبشہ کے حبشہ کے واسطے کون ہے
 معاملہ میں آپ سے مواخذہ کرو گے اور آپ کو بشارت دو کہ آپ تمام مخلوق سے بہت جلدی
 زمین سے نکلنے والے ہیں جو وقت لوگ اور مٹائے جائیگے اور جمع کیے جائیگے آپ ان
 سب کے سردار ہونگے تا وقتیکہ آپ کی امت جنت میں داخل نہو گی تمام دوسری امتوں پر
 جنت حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے حبشہ کے واسطے کون ہے
 میری انگلیں ٹنڈی ہوئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم
 سات کوٹو کی سات مشکون سے غسل دو تمہارے آپ کی ارشاد کے مطابق ویسا ہی کیا آپ نے
 غسل کے بعد آرام پایا اور ماہر نخل کے آپے آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھی اور اہل احد کے
 واسطے مغفرت چاہی اور اوس کے لئے دعا مانگی اور اہل انصار کو وصیت کی اور اللہ تعالیٰ کی
 حمد کے بعد فرمایا اسی مہاجرین کے گروہ تم لوگ نہ پاؤ ہو تے جلتے ہو اور انصار لوگ جس
 ہیئت پر تھے آج کے دن اوس ہی ہیئت پر ہیں انصار میرے رہنے کی جگہ ہیں میں نے انصار کے
 پاس ٹھکانا کیا ہے اوس کے کریم کا اکرام کرو یعنی اوس کے حسن کی تعظیم کرو اور انصار میں جو شخص
 بڑا ہے اوس سے درگزر کرو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بندہ کو فرمایا
 اوس چیز کے کہ دنیا میں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے مختار کیا پس مبدہ نے اوس چیز کو

اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے اس بات کو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے لگے
اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات مقدس سے ارادہ کیا ہے کہ حضرت بنی
فرمایا ای ابو بکرؓ ٹھیرو اور گریہ نہ کرو اور مسجد کے رستہوں کے جو یہ دروازے ہیں ان سب کو بند کر دو
مگر جس دروازہ سے ابو بکرؓ آتے ہیں وہ دروازہ رہنے دو میں اپنے نزدیک صحبت میں کسی مرد کو
ابو بکرؓ رضے سے افضل نہیں جانتا ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر
اور میرے پاس رہنے کے دن اور میرے صبح میں اور میرے سینہ پر وفات پائی اور اللہ تعالیٰ
وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب ہن مبارک کے ساتھ میرے لعاب کو چھڑکا ہے
پاس میرے بہائی عبدالرحمن آئے اوسکے ہاتھ میں مسواک تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ
میں نے جانا کہ آپ کو مسواک پسند آتی ہے میں نے آپ سے پوچھا کیا آپ کے واسطے مسواک
لے لوں اپنے سر مبارک کے اشارہ سے فرمایا ہاں میں نے مسواک اچھو دے دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مسواک کو اپنے دہن مبارک میں داخل کیا مگر مسواک آپ کو سخت معلوم ہوئی میں نے پوچھا کیا آپ کو
نرم کر کے آپ کو دوں اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا ہاں میں نے مسواک نرم کر کے آپ کو
دے دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی کاکوزہ تھا آپ اپنا دست مبارک اویس میں ڈالتے تھے
اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ ان للموت لسكرات پہر آپ نے اپنے دست مبارک کو سیدھا کیا اور ان
الاعلیٰ الرفیق الاعلیٰ کہتے تھے اوسوقت میں نے کہا خدا کی قسم آپ ہمارے اختیار فرمائیں گے
سعید بن عید اللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جسوقت انصار نے دیکھا
کہ آپ کا نقل بڑھ رہا ہے انصار مسجد میں پہرے لگے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اوسوقت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور اونکی جگہ اور اونکے ڈر کرنے سے آپ کو خبر کی پہر آپ کے پاس فضل رضی اللہ عنہ
اور انہوں نے مثل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے آپ کو اطلاع کی پہر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور مثل اوسکے

آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا دست مبارک لانا کیا اور فرمایا ہاتھ کو پکڑو آپ کو دست مبارک
پکڑا آپ نے دریافت کیا تم لوگ کیا کہتے ہو اونہوں نے کہا اہمکو ڈر ہے کہ آپ فات پائیں اور
انصار کی حور تبین آپ کے یاس انصار کے جمع ہوئے سے فریادوں لگا کر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت علی اور حضرت نعل پر پٹیکا دئے ہوئے باہر نکلے اور آپ کے سامنے حضرت عباس
تھے اور آپ کے سر مبارک پر ایک بیٹی بدمی ہوئی تھی اور آپ کے پاؤں جلمے میں نہ تھے
لگتے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ آگے منبر کے پیچے کی سیڑھی پر بیٹھ گئے اور آدمی
اپنی طرف اٹھکے آئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اسکے بعد فرمایا ای لوگو مجھ کو
خبر پہنچی ہے کہ تم لوگ میرے اوپر موت کا خوف کرتے ہو گویا تم لوگ موت کا انکار کرتے ہو
کیا سبب ہے جو تم اسے نبی کی موت کا انکار کرتے ہو کیا میرے مرنے کی خبر تمنا میں
نہ آئے اور تمنا سے لوگوں نے مرنے کی خبر تمنا سے پاس نہ لائے کیا میرے پہلے جو
ہی موت پر سہی آگیا ہے وہ ہمیشہ مدہ رہا ہے جو میں تمنا سے سچ میں ہائے مدہ رہوں تم لوگ
آگاہ ہو جاؤ کہ میں اپنے رب کے ساتھ ملنے والا ہوں اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
ملنے والے ہو اور میں تم لوگوں کو اول مہاجرین کے ساتھ نیکی کر سکے واسطے وصیت کرتا ہوں
اور مہاجرین کو میں اوس چیز کے درمیان وصت کرتا ہوں جس میں وہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے وَالْعَصِيرَاتِ الْاِنْسَانِ لَيْحِي حُصَيْرَاتٍ الْاَلْدِيْنَ اَمَلُوْا۔ آخر سورہ تک اور
تحقیق تمام امور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری ہوتے ہیں تم لوگوں کو کسی کام کی فراہمی
جلدی کی طرف آمادہ کرے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی جلدی سے امور میں جلدی نہیں کرتا
اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر جلدی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اوس پر غالب آتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ
ساتھ جلد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوس کے ساتھ جلد کرتا ہے فَمَنْ لَّ عَصِيْتُمْ اَنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ

نَفْسُ وَاِذَا رُجِسَ وَ تَقَطَّعُوا اَرْحَامَكُمْ قریب ہے کہ تم لوگ مالک ہو جاؤ
 اور زمین میں فساد کرو اور قطع ارحام کرو اور میں انصار کے ساتھ نیکی کر نیکی لئے وصیت
 کرتا ہوں انصار وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے پہلے مدینہ میں ٹھکانا پکڑا اور ایمان قبول کیا
 تم لوگ انصار کے ساتھ چھ ماہ تک رہو کیا انصار نے تم کو اپنے میوؤں میں حصہ نہیں دیا
 کیا انصار نے اپنے شہروں میں تم کو وسعت نہیں دی کیا انصار نے تم کو لوگوں کو اپنی دوا
 اختیار نہیں کیا حالانکہ انصار تنگی کی حالت میں تھے آگاہ ہو جاؤ جو شخص اس بات پر ولی ہو کر وہ
 آدمیوں کے درمیان حکم کرے اور وہیں اس کو چاہئے کہ جو شخص محسن ہے اس کی بات کو
 وہ ولی قبول کرے اور اور وہ سے جو ایک بُرا ہے وہ ولی اس کے قصور کو معاف کرے
 آگاہ ہو جاؤ انصار پر کسی شخص کو اختیار نہ کرو آگاہ ہو جاؤ میں تھے آگے جانیا ہوں اور
 تم لوگ مجھ سے ملنے والے ہو آگاہ ہو جاؤ کہ ہمارے وعدہ کی جگہ حوض کوثر ہے وہ میرا حوض
 شام اور صغاریں کے درمیان جو فاصلہ میری نگاہ میں ہے وہ حوض اوس سے زیادہ
 عریض ہے اوس حوض میں کوثر کا پرنا لگتا ہے پانی اوس کا دودھ سے زیادہ سفید اور مسک
 زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اوس پانی سے جو شخص پیو گیا وہ کہی پیاسا نہ ہوگا
 اوس حوض کے سنگریزے موتی اور مٹی اس کی مشک کی ہے کل کے دن ہوقف میں جو شخص
 اوس کا پانی حرام ہوا تمام خیر اور سیر حرام ہوگی جو شخص اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ کل کے دن
 میرے پاس اوس حوض پر وارد ہوا اس کو چاہئے کہ اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو اور
 کہ لائق نہیں ہے روکے مگر کہنے کی بات کہے اور کر نیکا کام کرے۔

اسکے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کو وصیت فرمائیے آپ نے
 فرمایا کہ اس امین قریش کو وصیت کرتا اور اس وصیت میں تمام مخلوق قریش کے تابع ہے

سیک کر داروں کے سیک کر دار کی واسطے اور بدکردار جتنے مذکر دار کی واسطے ہیں میں آل قریش کو
 آدمیوں کے ساتھ حیر کر نیکی لئے وصیت کرتا ہوں اسی لوگو گناہوں سے نعمتوں کو تعمیر
 کر دیا ہے اور نعمتوں کو بدل دیا ہے جو وقت آدمیوں سے سبکی کی اور ان کے اماموں نے
 ان کے ساتھ سبکی کی اور جو وقت آدمیوں سے مذکاری کی اور ان کے اماموں نے ان کو حلق کر دیا
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَكَذَلِكَ نُؤَيِّنُ الْعَصَاطِ الْإِيسَ نَعَصًا مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ
 اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض پر مسلط کرتے ہیں سبب اس فعل کے جو وہ لوگ کرتے تھے
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم سوال کرو
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یونہی یا رسول اللہ کیا اہل قریش ہوئی آئیے فرمایا تحقیق اہل قریش دیکھتی تھی
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا نبی اللہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے آپ کو گوارا ہو
 کاش مجھ کو معلوم ہوتا کہ ہماری جگہ بازگشت کہاں ہوگی آنحضرت صلعم نے فرمایا اے اللہ
 والہ ہدیرۃ المستی نلکم الی حۃ الماوی والہم دوس الاعلی والکاس الاونی والہم القین الاعلی وکھط
 وایقن المسی پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یونہی کہا کہ آپ کو کون غسل دے گا آپ نے فرمایا کہ میری بیوی کے
 قریب ترین اور ان کے جو قریب ترین غسل دیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یونہی
 اس چیز میں کہ ان کو غسل دین آئیے فرمایا کہ تم کو اس میں میرے کپڑوں اور حلیہ پانی اور صبر کے سفید
 کپڑے کا کھن دیا جائے پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یونہی کہا کہ آپ پر ہر کس طرح سے پڑھیں
 اس بات پر ہم سب لوگ رونے لگے اور آپ ہی رونے پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا بیٹرو
 غفر اللہ لکم وجزاکم عن نسیم حیرا جو وقت تم مجھ کو غسل دو اور کس پہاؤ مجھ کو میرے تحت پر میرے
 اس گہرین قبر کے کنارے پر کہہ دیا میرے نام لوگ میرے پاس سے انک گہری کیواسطے
 چلے جانا اس لئے کہ اول مجھ پر جو مار پڑے گا اللہ عزوجل پڑے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے دستے قبر پر

بھیجتے ہیں پہلے اللہ تعالیٰ میرے اوپر نماز پڑھنے کی واسطے فرشتوں کو اذن دیکر مخلوق خدا
 اول جو شخص میرے پاس آئے مجھ پر نماز پڑھیں گے جبریل علیہ السلام میں پہر بیکائیل پہر اسرافیل پہر
 عزرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام سب نے کثیر لشکر کے ساتھ مجھ پر نماز پڑھیں گے پہر تمام ملائکہ نماز پڑھیں گے پہر
 لوگ فوج فوج اور گروہ گروہ جمع ہو کر مجھ پر نماز پڑھیں اور سلام بھیجا اور جس طرح مردہ کے اوصاف
 بیان کر کے روتے ہیں تم لوگ ویسے رونے اور آواز اور نالہ سے جھکنا اور دنیا اور تم لوگوں کے
 پہلے امام نماز کی ابتدا کرے اور میرے اہلبیت جو قریب تر ہیں اور ان کے قریب تر جو لوگ ہیں
 نماز پڑھیں پہر عورتوں کے گروہ پہر بچوں کے گروہ مجھ پر نماز پڑھیں۔ پہر حضرت ابوبکر صدیقؓ
 پونچھا کہ آپ کو قبر میں کون شخص رکھے آپ نے فرمایا میرے اہلبیت کا گروہ جو نزدیک تر ہے اور
 ان کے نزدیک تر جو لوگ ہیں جھکو قبر میں رکھیں ان کے ساتھ ملائکہ ہوں گے تم لوگ اور کون سے نیکے
 اور وہ تم کو دیکھتے ہیں اسکے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے پاس آؤ اور نماز پڑھاؤ
 میرے بعد جو شخص آئے اور سکھو میری وصیت پہنچا دو عبد اللہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ
 کہ ربیع الاول کے آغاز میں بلالؓ آئے اور انہوں نے نماز کی واسطے اذن دیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھائے اور میں
 میں باہر نکلا اور میں نے آدمیوں کے درمیان میں حضرت عمرؓ کے دروازہ پر کھڑی ہو کر
 اور ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ اور ان لوگوں میں نہ تھے میں نے عمرؓ سے کہا اسی عمرؓ نے نماز پڑھانے کے
 آدمیوں کو نماز پڑھا دو عمرؓ کھڑے ہو گئے جس وقت انہوں نے تکبیر کہی اور ان کی آواز بڑی
 متی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر میں حضرت عمرؓ کی آواز سنی آپ نے پونچھا ابوبکر کہاں ہیں اس نے
 اللہ تعالیٰ اور مسلمان لوگ انکار کرینگے آپ نے تین بار ایسا ہی فرمایا اور کہا کہ ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ
 کہو کہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھاؤ میں حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ

اوسمی ہیں جسوقت آپ کے مقام پر وہ ہمارے کھڑے ہو گئے اور یہ غلبہ کر لیا کہ حضرت محمد
اس کے جواب میں فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ابوبکر صدیق رحمۃ سے کہو کہ وہ آؤ سو کو
ماز پڑھادیں عبداللہ بن رموہ نے کہا کہ حضرت عمر م کے ماز پڑھے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رحمۃ
نما پڑھی اسکے بعد حضرت عمر فاروق رحمۃ عبداللہ بن رموہ سے کہتے تھے تیرا بہلا ہوتا ہے میرے
ساتھ کیا معاملہ کیا خدا کی قسم ہے اگر میں یہ جگہاں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے
سہین کہا ہے میں ایسا کام نہ کرتا عبداللہ بن رموہ حضرت عمر م کے جواب میں کہتے تھے کہ میں نے
اس کام کی واسطے آپ سے اولیٰ کسی شخص کو نہیں دیکھا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ میں نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا اور آپ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے پہنچا یا ہوتا تو اس کا یہ سبب تھا کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کو دنیا کی طرف رغبت ہی تھی اور میں نے اس سبب سے ہی کہا تھا کہ ولایت میں
خطر ہے ہیں اور ہلاکت ہے مگر جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہلاکت سے بچا دے وہ بچتا ہے
اور اس بات کا بھی مجھ کو خوف تھا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زندگی میں کھڑا ہو گا لوگ اس کو دوست نہ کریں گے مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے اس کے ساتھ غلام
نہ کرے اور نہ اس کے ساتھ لوگ حسد کریں گے اور اس پر بغاوت کریں گے اور اس کو ستوم جانیں گے پس اُس وقت
حکم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور قصاص قضا الہی ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت
حسن بات میں ہیں اور دنیا کے معاملہ میں اندیشہ کرتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ وہ دن تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس دن وفات پائی اول دن میں آدمیوں نے انکی بیماری میں تحفیت دیکھی لوگ ایسی ہی
مکانوں کو اور ایسی اپنی ضرورتوں کی واسطے آپ سے خوش ہو کے چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عورتوں کے پاس چوڑے گئے ہم عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں اور آپ کی صحت کی اسید
 اور فرحت سے ہم عورتیں ایسے عالمیں تھیں کہ اس سے پہلے اس حال میں نہیں تھیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب عورتیں میرے پاس سے چلی جاؤ یہ فرشتہ میرے پاس آئیے اور
 اجازت چاہتا ہے میرے سوا جو شخص مکان میں تھا مکان سے باہر چلا گیا اور آپ کا مبارک
 میرے آغوش میں تھا آپ بیٹھ گئے اور میں مکان کے گوشہ میں لگ ہو گئی آپ نے
 فرشتہ کے ساتھ مخفی طور سے دیر تک باتیں کیں پھر آپ نے مجھ کو بلایا اور اپنے سر مبارک کو
 میرے آغوش میں رکھ دیا اور عورتوں کو آنیکے واسطے اجازت دی میں نے کہا یہ تو جبریل
 کا حسن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی عائشہ بیک جبریل نہ تھے یہ ملک الموت ہیں میرے
 پاس آئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے
 اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ آپ کو میں بلا اجازت کو داخل نہوں اگر آپ مجھ کو اجازت دیں گے تو میں
 لوٹ جاؤں گا اور اگر آپ اجازت دیں گے تو آپ کے پاس داخل ہوں گا اور اللہ تعالیٰ سے
 مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک اجازت نہ دیں میں آپ کی روح مبارک کو قبض نہ کرے گا آپ کا
 کیا حکم ہے میں نے غزائل علیہ السلام سے کہا کہ جبریل علیہ السلام کے آئے تک بیٹھو
 یہ ساعت جبریل علیہ السلام کے آنے کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے امر کے ساتھ پیش آئے کہ ہمارے پاس اس کا کوئی ہوا نہ تھا اور
 نہ کوئی رائے رہتی پس ہم غم سے چپ ہو گئے اور ہماری حالت چیخ مارنے کی تھی اور آپ کو
 ہم کچھ حجاب نہیں دیتے تھے اور اس امر کے عظیم ہونے کی وجہ سے اور ہمارے دل میں
 جو ہلیت بھر گئی تھی اس کے باعث اہلیت کے لوگوں میں سے کسی نے کلام نہیں کیا
 اہلیت چپ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جبریل علیہ السلام اپنی ساعت میں آئے

اور سلام کیا حضرت جبریل علیہ السلام کے جس کو میں نے پہچانا اور اہلبیت کھل کے باہر چلے
 حضرت علیہ السلام آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ عروہ صل نے ایک سلام کیا
 اور فرمایا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسیا یا نے ہیں وہ حیر کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یاتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے
 زیادہ تر عالم ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آپ کی کرامت اور شرف کو زیادہ کرے
 اور مخلوق پر آپ کی شرف اور برتری کو پورا کرے اور آپ کی اُمت میں بہت رہے آنحضرت صلعم نے
 فرمایا کہ میں اپنے آپ کو دردمند یا تا ہوں جبریل علیہ السلام نے کہا آپ کو بہت بارت ہو اللہ تعالیٰ نے
 یہ ارادہ کیا ہے کہ جو حیر آپ کے لئے مہیا رکھی ہے وہ آپ کو پہنچائے آنحضرت صلعم نے فرمایا
 کہ ملک الموت نے میرے پاس آئے کی اجازت چاہی ہے اور جو کچھ میری ہستی اوس سے
 حضرت علیہ السلام کو آگاہ کیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کا رب آپ کا مستحق ہے
 کہ انہیں ائیل علیہ السلام نے اس بات سے آپ کو آگاہ نہیں کیا جو آپ کے پاس اہل ہو سکے
 لواتے زیادہ کرتے ہیں قسم ہے خدا می عروہ صل کی ملک الموت نے کسی کے پاس آپ کے
 شیخ اور امت میں چاہی اور وہ ہمت اور طلب نہیں کرتے مگر آپ کے شرف کو پورا کرنے
 میں طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کا مستحق ہے آنحضرت صلعم نے جبریل
 سے شک فرمایا کہ جب ایسا امر ہے تو تم ٹھیر جاؤ یہاں تک کہ عر ائیل علیہ السلام آجاؤ
 اسکے بعد آنحضرت صلعم نے عورتوں کو اپنے پاس آسکے واسطے اجازت دی اور حضرت
 فاطمہ ہر ارض سے کہا کہ میرے نزدیک آنحضرت صلعم ہر آپ پر جھک گئیں آپ نے
 اوسے مار کی باتیں کہیں حضرت فاطمہ ہر نے ایسا سر اٹھایا اور اہل کی آنکھوں سے آنسو
 جاری تھے اور بات کرنے کی طاقت نہ تھی پھر آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہ ہر ارض سے
 فرمایا کہ ایسا سر میرے نزدیک لاؤ پھر حضرت فاطمہ ہر آپ کی طرف جھک گئیں آپ نے ان کے

ساتھ راز کی باتیں کہیں حضرت فاطمہؑ پہنچا دیا اور آپؐ میں ہی نہیں مگر ان کو بات کرنے کی طاقت نہ تھی اسلئے فاطمہؑ ہر ارض سے یہ تعجب کی بات دیکھی اس حادثہ کے بعد میں نے حضرت فاطمہؑ ہر ارض سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی اور مجھ سے کہا کہ میں آج کے دن وفات یا سیوا لاہون میں یہ بات سکے روئے نگی میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ تعالیٰ سے یہ عامالگی ہے کہ تم کو اہل بیت سے پہلے مجھ سے ملائے اور تم کو میرے ساتھ کرے اس بات سے میں بھی پر حضرت فاطمہؑ ہر ارض سے اپنے دونوں فرزندوں کو آپ کے نزدیک کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں صاحبزادوں کو سونگھا حضرت عائشہؓ نے کہا کہ حضرت ملک الموت آئے اور سلام کیا اور اجازت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت کو آنے کی واسطے اجازت دی حضرت عزرائیل علیہ السلام نے پوچھا اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو آپ کیا حکم دیتے ہیں آئینے فرمایا مجھ کو میرے رب کے ساتھ ملاؤ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں اسی کے دن آپ اپنے رب سے ملیں گے آگاہ ہو جاؤ کہ آپ کا رب آپ کا مشتاق ہے اور اللہ تعالیٰ کو آپ کا جو تردد ہے اللہ تعالیٰ نے کسی سے ایسا تردد نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ مجھ کو کسی کے پاس اہل ہونے سے منع نہیں کیا مگر آپ کے پاس اذن سے داخل ہونے کی واسطے حکم کیا اور آپ کی گھڑی آپ کے سامنے ہے یعنی یہی وقت ہے عزرائیل علیہ السلام آپ سے یہ کہہ کر باہر چلے گئے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حبر بل علیہ السلام آئے اور اللہ علیہ السلام علیہ السلام کا اور کہا کہ یہ میرا آخر و ترنا زمین کی طرف ہے ہمیشہ کی واسطے وحی ملی ہو گئی اور دنیا ہی لپیٹی گئی اور آپ کے سوا زمین پر میری کوئی حاجت نہ تھی اور زمین میں میری کوئی حاجت نہ تھی مگر ان کی حضورؐ اس کے بعد مجھ کو ہمیشہ اپنی جگہ ہناسے قسم اللہ تعالیٰ کی کہ اسے آپ کو میری برحق کے ساتھ بھیجا ہے اہلیت میں کوئی طاقت نہ رکھتا تھا کہ کسی

کلمہ کے ساتھ آپ کو چاب دے اور آپ سے جو بات سی جاتی تھی اس کے عظیم ہونے کے
 باعث کسی کو طاقت نہ تھی کہ کسی آدمی کو آپ کے قریبی مردوں کے پاس بھیجے آپ کی اسی حالت
 ہم لوگ عمکین ہوئے اور ڈر سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رسول صلعم کی
 طرف گئی اور میں نے ایک مبارک اپنی چہا پی پر رکھا اور آپ کے سیدہ مبارک کو میں نے لپکا لیا
 بیہوش ہو جاتے اور بیہوش میں آتے تھے اور آپ کی میتانی ایسا سینا بیگانی تھی کہ میں نے
 کسی آدمی سے ایسا سینا ٹھکاتا ہوا ہرگز نہ دیکھا میں اس لیے کو بچھتی جاتی تھی میں نے
 کسی شے کی خوشبو آپ کے لیے سے پاکیزہ سین دیکھی میں آپ سے کہتی تھی میرے ماں باپ
 اور میرے اہل آپ پر خدا ہوں اس وقت آپ کو افاقہ ہوا آپ کی میتانی مبارک سے کس قدر سیسا
 کرتا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا اسی عائشہ مومن کی جاں سیسے سے نکلتی ہے اور کافر
 کہہ ان اس کی مایوں سے نکلتی ہے جیسے گدھے کی جان نکلتی ہے ہمیں آپ کی حالت
 سے اس وقت خوف کیا اور اپنے اہل کے پاس آدمی کو بھیجا مردوں میں جو اول
 آتا وہ میرے بہائی تھے اور آپ کے پاس حاضر نہیں ہوئے تھے میرے باپ نے
 اس کو میرے پاس بھیجا تھا رسول صلعم نے قبل اسکے کہ کوئی آدمی آئے وفات پائی
 اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آپ کے پاس آنے سے اس واسطے روکا تھا کہ حضرت حمریل
 اور حضرت میکائیل کو آپ کے پاس مقرر کیا تھا آنحضرت صلعم اس وقت بیہوش ہوتے تو
 بل الرقیق الاصلی فرماتے تھے اس فرمے سے یہ ثابت ہوتا تھا گویا اختیار آپ کی طرف لگایا تھا
 تھا اور بار بار اسکا اعادہ کیا جاتا تھا اور آپ کی مرضی مبارک دریافت کی جاتی تھی کہ آپ کیا
 چاہتے ہیں اس کو جواب میں آپ بل الرقیق الاصلی فرماتے تھے اس وقت آپ نے کلام کیا تو دین
 فرمایا نماز پڑھو نماز پڑھو جب تک تم سب لوگ نماز پڑھتے رہو گے ہمیشہ اسی حالت پر قائم

رہو گے آپ ہمارے واسطے وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ وفات پائی اور
الصلوہ الصلوہ کہتے رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شبہ کی حیاشت اور
نصف النہار کے درمیان وفات پائی قاطمہ ہر ارضے کہا ہے حد کی قسم میں نے
دو شبہ کے دن کو نہیں دیکھا مگر اس دن میں ہمیشہ است محمد یر کوئی ٹہنی مصیبت پہنچی ہے
ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے جسدِ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ کو وہ میں ہوا اسی طور سے کہا کہ میں نے
دو شبہ کے دن کوئی خیر نہیں دیکھا اس دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور اسی دن
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور اسی دن میرے باپ بھی شہید ہوئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی
آدمیوں نے اس قدر ہجوم کیا کہ فریاد بلند ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ڈھاب
دے گئے اور لوگوں نے باہم اختلاف کیا بعض نے آپ کی حالت کو جھوٹ جانا بعض
لوگ گونگے ہو گئے اور بہت دنوں کے بعد لوگ اور عیسٰی لوگ حلقہ کر کے بہکی مائیں کرسلی
اور ایک گروہ ماتی رہا کہ اسکے عقول اسکے ساتھ تھے اور ایک گروہ اپنی جاست پر بیٹھ گیا
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اوس گروہ میں تھے جس نے آپ کی وفات کو جھوٹ جانا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
گروہ میں تھے کہ اپنی جاست پر بیٹھ گیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اوس گروہ میں گھس گیا تھا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کل کے آدمیوں کی طرف آئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی
البتہ ضرور اللہ تعالیٰ آپ کو لوٹا دے گا۔ منافقین سے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی آراء
کرتے تھے اوسکے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جاویں گے اللہ تعالیٰ عزم سے حضرت
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عدہ کیا تھا اور سیطرت اسکے ساتھ تھی عدہ کہا ہے آنحضرت

صلعم آپ لوگوں کے پاس آویگے۔ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت عمرؓ سے کہہ ماکہ تم لوگ اپنی مالوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ذکر سے روکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات میں یا نبی کوئی شخص یہ ذکر نہ کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات میں یا نبی اور میں اس ذکر کو نہ سنوں ورنہ خدا کی قسم اس تلواریں تھامتا کہ کرے یہ اس کو مار دے گا۔

لیکن حضرت علیؓ نہ بیٹھ گئے اور مکاں میں رہے اور حضرت عثمانؓ کو کسی سے بات نہیں کرتے تھے آدمی اور نکاہاتہ مکہ پٹ کے لاتے تھے اور لیجاتے تھے اور جس حال میں ابو بکرؓ نہ اور حضرت عباسؓ نہ تھے مسلمانوں سے کوئی آدمی اس حال میں نہ تھا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو سدا اور قومین عنایت کی تھی اگرچہ آدمی میں ڈرے مگر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ قول سے ڈرے یہاں تک کہ حضرت عباسؓ آئے اور کہا اللہ اللہ لا الہ الا هو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق موت کا واقعہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کہا ہے اے اللہ تعالیٰ کا قول تم لوگوں کے سامنے ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاَنْتُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ اَنْتُمْ كَوْمٌ اَقْيَامَةٌ عِنْدَ رَبِّكُمْ فَتَحْصَوْنَ۔

اور حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر پہنچی اور سوقت حضرت ابو بکرؓ یہی احکامات ابن ابی حرج میں تھے وہاں سے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا یہ آپ پر چمک کے آپ کو بوسہ یا پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر ابھون اللہ تعالیٰ دیا آپ کو موت کا واقعہ چکنا چکا اللہ تعالیٰ کی قسم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وفات یا نبی پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ بکل کے آدمیوں کی طرف آئے اور کہا اسی لوگو کو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفات یا نبی اور جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی عبادت کرتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب مدہ ہے اور اس کے لئے موت نہیں ہے اور یہ

ایت پر ہی و ما محمد لا رسول قد حلت مر قبلہ الرسل اوان مات او
 قیل انقلبتم علی اعقابکم آخر یہ تک آدمیوں نے اس آیت کو سوا آجکے دن کے
 اس سے پہلے نہیں سنا تھا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 حسوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں آئے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر دو ہیج رہے تھے اور انکی آنکھوں میں آنسو تھے اور انکی ہچکی بلند تھی ایسی حالت
 میں ہی اسنے قول افعل من جلاک تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک
 گئے اور انکی جمرہ مبارک کو کھولا اور انکی پیتیانی اور خساروں پر بوسہ دیا اور انکے چہرہ مبارک پر
 ہاتھ بھیرا اور روئے تھے اور کہتے تھے میرے مان باپ میری جاں میرے اہل آپ پر عید ہو
 آپے پاکیزہ زندگی کی اور پاکیزہ حالت پر آپنے وفات پائی انکی وفات سے یہ غم ہو گیا
 کہ کسی نبی کی وفات سے وہ چیز منقطع نہیں ہوتی آپ کی وفات کا ایسا امر ہے کہ آپ سے عت
 عظیم ہیں اور روئے سے آپ حلیل ہیں کہ انکی وفات کی تللی رونے سے نہ ہو سکتی اور اگر
 امین ایسے مخصوص ہو گئے ہیں کہ آپ نے سب کے عموں کو پہلا دیا اور آپ
 اور عموں کی تسلی ہو گئی اور اس امر میں ہم سب آپکے نزدیک برابر ہیں اگر کسی کی
 اگر آپ اپنی موت کو جو اختیار فرمائے تو ہم اپنی جانیں آپ کے غم میں دے دیں
 ہم لوگوں کو رونے سے منع نہ کرتے تو آپ کے اور ایسی آنکھوں کے انسوؤں کو جبار
 کرتے جس چیز کو ہم ایسے اور سے دفع نہیں کر سکتے وہ دلی رنج ہے اور انکا ذکر ہے کہ
 یہ دونوں باہم ہم قسم ہیں اور ہمیشہ رہنے والے ہیں اسی میرے امداد آپ کو ہماری
 خبر ہو چا اسی محمد آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو اپنے رب کے نزدیک ہکھو یاد کرو
 اور آپ کو ہمارا حیاں رہے اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہمارے پاس آپ تحمل در وقار کو خجھوڑ جائے

قققاع بن عمر ورم سے حضرت ابو بکر صدیق روم کے خطبہ کی حکایت کو پورے
 طور سے لایا ہے اور کہا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق روم آویسوں میں خطبہ پڑھتے کیونکہ اسے
 کہہ کرے ہوئے ایسا خطبہ پڑھا کہ آویسوں کے السوجاری ہو گئے اور حلیل تراوس خطبہ میں دوستی
 جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گئی تھی حضرت ابو بکر صدیق روم سے اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی کہہ کر لیں
 اللہ تعالیٰ کو حمد ہے اور کہا استمدان لا الہ الا اللہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے وعدہ کو کیا
 اور مدد کو نصرت دی اور گروہوں پر تہا اور سکوا غالب کیا ایک اللہ تعالیٰ ہی کی واسطے حمد ہے اور
 میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سدا اور اسکے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ
 انبیوں کے خاتم ہیں اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے
 جس طرح وہ نازل ہوئی ہے اور میں جیسا کہ سترج کیا گیا ہے خدا کا دیں ہے اور حدیث
 ویسہی ہے سطر حدیث کی گئی ہے اور قول ہے جو کہا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ
 حق ہے اور ظاہر ہے اسی میرے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہے جو تیرا ہے اور اللہ
 رسول اور تیرا ہی اور تیرا حبیب اور تیرا بہن ہے اور تیرا چنا ہوا اور تیرا رگہ ہوا اور
 اوس درود سے افضل درود ہو جو تو نے اپنی مخلوق سے کسی پہنچی ہے اسی درود
 اپنی رحمت اور اپنا عفو اور اپنی درود اور برکتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور تیرا
 اور خاتم الہیں اور امام المتقین ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کے قائد اور حیر کے امام ہیں اور رسول
 رحمت ہیں اسی اللہ کی قربت کو نزدیک کر اور ادنیٰ برہاں کو عظمت دے اور ان کے
 مقام کو مکر کم کر اور ان کو مقام محمود میں اور ٹکا کہ اولین اور آخرین اور پر رشک کہیں اور قیامت
 کے دن ہلکوا ان کے مقام محمود سے نفع دے اور ہمارے درمیان ان کو دیں اور دنیا
 غلیعہ کر اور رحمت میں ان کو درجہ اور وسیلہ پر پہنچا اسی میرے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود ہے

اور محمد صلعم را اپنی آل پر برکت نازل کر جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا اور برکت مارل کی تحقیق تم سید اور مجید ہے۔

حمد اور صلوة کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رحمہ اللہ کو جو شخص محمد صلعم کی عبادت کرتا تھا محمد صلعم نے تو وفات پائی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ زندہ ہے وہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اسے حکم میں تمہاری طرف تقدم کیا ہے تم لوگ بے قرار سی کے ساتھ اسکو نہ بکاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ نے اسے نبی صلعم کی واسطے دے حیر اختیار کی ہے کہ جو حیر تمہارے پاس ہے وہ حیر اس سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسے نوب کی طرف لیا ہے اور تمہارے بچیں اپنی کتاب اور ہی صلعم کی سنت کو یا ہموڑا ہے جسے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو بکاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ کو سچا پانا اور جسے یہاں دونوں چیزوں کا پورا اور سے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا اسی وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم ہر طور سے رہنا ہم سے عادل قائم رہے اور تمکو شیطان تمہارے نبی کی وفات کو ساتھ مشغول نہ کرے اور تمکو شیطان تمہارے دین سے فریب میں نہ ڈالے تم لوگ حیر کے ساتھ جلدی کرو اور شیطان کو خیر سے عاجز کرو اور اسکو مہلت نہ دو کہ تمہارے ساتھ اگر مل جائے اور تمکو فتنہ میں ڈالے۔

ابن عباس رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جو وقت حضرت ابوبکر صدیق رحمہ اللہ اپنے خطبہ سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تمکو معلوم ہوا ہے تم یہ کہتے ہو کہ نبی صلعم نے وفات نہیں پائی کیا تم نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک دن ایسا کیا اور ایسا کہا اور ایک دن ایسا ایسا کہا اللہ تعالیٰ نے ایسی کتاب میں فرمایا ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاَمَّا مُمَيِّتُونَ فَمَنْ يَمُرُّ بِكَ فَاصْلِحْ فَمِنْهُمْ يَسْأَلُكَ عَنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَازِلِ

ہوئی ہو گی یا کتاب اسد میں میں نے اس آیت کو اس سے پہلے نہیں سنا تھا میں گواہی
 دیتا ہوں کہ کتاب اسد ویسی ہی ہے جیسی نازل کی گئی ہے اور حدیث ویسی ہی ہے جیسی
 حدیث کی گئی ہے تحقیق خدا ہی تعالیٰ زندہ ہے اوستو موت نہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
 رَاجِعُوْنَ و صلوات اللہ علی رسول اللہ تعالیٰ کے رسول کو ہم اوستے نزدیک شہما
 کرتے ہیں رسول اللہ پر اللہ تعالیٰ کی درود اور سلام پہونچے حضرت عمر فاروق رضیہ اللہ
 عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضیہ اللہ عنہ کی طرف بیٹھ گئے۔ حضرت عائشہ رضیہ اللہ عنہا نے کہا ہے کہ حیث
 لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل دینے کیواسطے جمع ہوئے لوگوں نے کہا خدا کی قسم ہم
 نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طور سے غسل دین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اوتار
 غسل دین جیسے کہ ہم اپنی میتوں کے کپڑے اوتار کے اوں کو غسل دیتے ہیں یا
 آپ کو آپ کے کپڑوں میں غسل دین حضرت عائشہ رضیہ اللہ عنہا نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 اوں لوگوں پر خواب کو بھیجا اوں میں سے کوئی آدمی باقی نہ رہا مگر اپنی ڈاڑھی کو اپنے
 سینہ پر رکھ کے سوراہتا پہر کھنے والے نے کہا جو وہ معلوم نہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 غسل دو کہ آپ کے کپڑے آپ کے جسم مبارک پر رہیں یہ شکے لوگ اگاہ ہوئے اور
 کہنے والے کے قول کے موافق کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قمیص میں غسل دے گئے اور
 جبکہ لوگ آپ کے غسل سے فارغ ہوئے تو آپ کو کفن پہنایا گیا حضرت علی رضیہ اللہ عنہ نے کہا
 کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص کے اوتارنے کے لئے ارادہ کیا ہم کو یوں نہ آئی کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اوتار دیتے آپ کو آپ کی حالت پر رہنے دیا اور آپ کو قمیض میں
 غسل دیا جس طرح پر ہم اپنے مردوں کو حبت لٹا کے غسل دیتے ہیں اور مردوں کے
 اعضا سے کسی عضو کو اوتارنے ملتے ہیں اور ملیٹنے کے وقت کوشش کرنی ہوتی ہو آپ کے

اعضاء مبارک کے اوٹے پلٹنے میں کچھ مبالغہ نہیں کیا گیا اور آپ کا ہر عضو و پلٹ گیا
 حتیک کہ ہم آپ کے غسل سے فارغ ہوں ہمارے ساتھ مکان میں اسطور سے ایک آٹھویں
 جب طور سے روم ہوا حلیت وقت آواز ہوتی ہے اور یوں آواز آتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ رمی کروا سکے کہ تم لوگ ہی قریب تر کھس بیٹاؤ گے اسطور سے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی آپ نے تھوڑا مدت کچھ بیٹھا مگر یہ کہ آپ کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔
 ابوجعفر نے کہا ہے کہ آپ کی بچ میں آپ کے بستہ اور قتیفہ سے فرش کیا گیا اور
 قتیفہ اور فرش کے اوپر آپ کے وہ کپڑے بچھائے گئے جن کو آپ بیداری میں پہنتے تھے
 یہ آپ کو غسل کے ان چیزوں پر رکھے گئے آپ نے وفات کے بعد نہ مال چھوڑا اور نہ ہی
 زندگی میں اینٹ پرائیٹ اور لکڑی پر لکڑی رکھ کے کوئی مکان بنایا یا انکی وفات میں
 عبرت نامہ ہے اور سلمانوں کے واسطے فضیلت نیک ہے ابن عباس سے روایت
 کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں
 جس شخص کے واسطے دو فرط ہوئے اللہ تعالیٰ اول و ولوں فرطوں کی وجہ سے اسکو
 جنت میں داخل کرے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ آپ کی امت سے جسکا ایک فرط
 ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اسی حیر کے ساتھ تو مین یا میوالی ایک فرط
 کافی ہے حضرت عائشہ نے یونچا کہ آپ کی امت سے جسکا ایک فرط ہو گیا نہ تو وہ
 کیا کرے گا آپ نے فرمایا کہ اپنی امت کی واسطے میں فرط ہوں میری مثل وہ کوئی خط نہ پاوینگے
 فرط کے معنی اصل میں اس شخص کے ہیں کہ ایک قوم سفر کرے اور قوم سے پہلے ایک
 آدمی اس غرض سے جائے کہ قوم کی واسطے پانی و غیرہ اور جانوروں کے گھاس دانہ کا
 بندوبست کرے اور اس جگہ فرط سے مراد اس چوڑے نیچے سے ہے کہ پہنان پائے

پہلے انتقال کرتا ہے وہ بچہ تہیہ سباب میں فرط سے مشابہ ہے کہ قیامت کے دن جس چیز کی احتیاج مصالح سے ہوگی وہ بچہ اور سکا واسطہ ٹھیرے گا۔ عمر و ابن الحارث حضرت بخویر یا ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بہائی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چیزیں چھوڑی مگر اپنی ہتھیار اور سواری کا خیر اور ایک میں جب کو آپ نے صدقہ دیا کہ اسے چھوڑ دیا اور بہت سے اصحاب نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کے گروہ ہیں ہمارے اسباب میں رشتہ نہیں ہے جو چیز ہے چھوڑی وہ صدقہ ہے

فصل شیری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت شریف سے خواب میں مشریت ہونے کی بات
عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے
مجھ کو خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھ ہی کو خواب میں دیکھا اس لئے کہ شیطان میرے سر پر ہوتا ہے
پھر شکتا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
مجھ کو خواب میں دیکھا تحقیق اس شخص نے مجھ ہی کو خواب میں دیکھا اس لئے کہ شیطان میرے سر پر ہوتا ہے
صورت نہیں پکڑ سکتا یا آپ نے یوں فرمایا ہے کہ شیطان میرے ساتھ شایع نہیں ہو سکتا
یزید بن فارس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے وہ کلام شریف لکھا کرتے تھے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مانہ میں خواب میں دیکھا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے شیطان طاقت نہیں رکھتا کہ میرے مشابہ ہو سکے جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا
تحقیق اس نے مجھ ہی کو خواب میں دیکھا تو نے جس مرد کو خواب میں دیکھا ہو کیا تو اس کا وصف
بیان کر سکتا ہے یزید نے کہا ہاں میں آپ سے تعریف کر سکتا ہوں راجل ابن ابی العزیز

حَسْبُكَ وَلَحْمُهُ اسْمُهُ اَلِي الْبَیَاصِ الْحَلَّ الْعِیدِیْنَ حَسْبُ الصَّحَابِ حَمِیلٌ وَوَارِثُ
الْوَحْیِ قَدْ مَلَأَتْ لَحَیْثُهُ مَا بَیْنَ هَیْمٍ اِلَى هَیْمٍ قَدْ مَلَأَتْ بَحْرَهُ ابْنُ
عَمَّاسٍ طَمَعُ اسْمِ صَفِّ كَوْشُکِ زَیْدٍ اَعَارَسِیْ سَعِیْ کَمَا اَلَّ اِذَا قَوَّیْدَارِیْ کِی حَالَتِ بَیْنِ دُکْبَتَا
نَوَاسٍ سَعِیْ رِیَادَهُ وَصَفِّ کَرِیْمِیْ طَاقَتِ حَمْدُ کَوْشُکِ نَوَاسِیْ۔

ای وقتاً وہ رحمانے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: جس شخص نے مجھ کو
خواب میں دیکھا پس اس سے حق کو دیکھا۔

الشیخ رحمانے روایات کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: جو شخص مجھ کو خواب میں
دیکھا تحقیق اس شخص نے مجھ ہی کو نہیں دیکھا بلکہ شیطان اس پر تشبیل میں جو سکتا ہے اس کا نام
کہ موسیٰ آدمی کا خواب نبوت کے چہالیدیں حرو سے ایک جبروت ہے آپ نے یہ جو فرمایا ہے
کہ جسے مجھ کو خواب میں دیکھا اسے مجھ ہی کو خواب میں دیکھا اس کی سست یا جو رمی ہے
کہا ہے کہ جسے مجھ کو خواب کی حالت میں دیکھا اس سے حق کے مجھ کو دیکھا یا یہ معنی ہے
گویا مجھ کو سیداری کی حالت میں دیکھا یہ فرمانا از روئے تشبیہ و تمثیل کے ہے آپ کے
حسب شریف اور شخص مہین کی رویت سے مراد ہیں ہے بلکہ یہ تمثال تحقیق کے طور پر ہے
اور آپ نے جو یوں فرمایا ہے کہ شیطان میرے ساتھ متماثل نہیں ہو سکتا یعنی شیطان
یہ قدرت نہیں کہتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خارج میں آپ کو شیطان سے محفوظ
کیا ہے ایسا ہی خواب میں آپ کو محفوظ کیا ہے کسی نے آپ کو مشورہ صفات کی ساتھ
دیکھا یا غیر مشورہ صفات کے ساتھ دیکھا دوسری العقول کے نزدیک مقبول اور قبول ہے
اور دیکھنا دیکھنے والے کے اختلاف احوال کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے جسے
صیقل کئے ہوئے آئینہ میں جوتے مقابل ہوتی ہے اور اس کا عکس چاہے شہرت کے

ایک گروہ نے مختلف اوصاف کے ساتھ دیکھا ہے اور آپ کے دیکھنے کی مثل تمام انبیاء اور ملائکہ کا دیکھنا ہے جیسا کہ امام نبوی نے اس بات کو شرح سنتہ میں ثابت کیا ہے اور ایسا ہی چاند سورج ستاروں اور کونکیت کا حکم ہے جس میں پانی برستا ہے شیطان نہیں کسی شے کے ساتھ متشکل نہیں ہو سکتا اور اس میں علان نے نقل کیا ہے کہ شیطان اللہ تعالیٰ کی صورت کے ساتھ متشکل نہیں ہو سکتا جس طرح انبیاء کی صورتوں کے ساتھ متشکل نہیں ہو سکتا ہے یہ قول جہور کا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ شیطان اللہ تعالیٰ کے ساتھ متشکل ہو سکتا ہے پس اگر یوں کہا جائے کہ شیطان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کے ساتھ متشکل نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ متشکل ہو سکتا ہے کیا سبب ہے اسکا یہ جواب ہے کہ نبی صلعم بشر بن اگر شیطان آپ کے ساتھ متشکل ہوگا تو امر میں التباس ہو جائیگا اور باری تعالیٰ جسمیت اور عرضیت سے منزہ ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ متشکل ہونے سے امر میں التباس نہ ہوگا ایطو سے درة المقنون فی روتہ قرۃ العیون میں ہے اور نبی صلعم کی رویت شریف صاحبین کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ صالحین اور غیر صالحین کے لئے ہے رویت ہوتی ہے بعض لوگوں سے جیسے شیخ شاذلی اور سید علی دہلوی کہ ان حضرات نے رسول اللہ صلعم کو بیداری کی حالت میں دیکھا ہے اور بیداری میں اس بات کو مانع نہیں ہے ان بزرگوں کو رسول اللہ صلعم کی قبر شریف میں کشف ہو جاتا ہے پس تعجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم بصیرت کے ساتھ دیکھتے ہیں اور دیکھنے میں غور ہے اور نزدیک کو اثر نہیں ہے اولیاء اللہ کی کرامات سے خرق حجابات ہو جاتا ہے از روئے عقل اور شرع کے کوئی چیز اسکو مانع نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولی کو ایسا کرم کرے کہ درمیان اوسکے اور اپنی ذات شریف کے کوئی شے چھپانے والی اور روکنے والی نہ ہو

استی۔ اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دیت کی نسبت کلام کو اس مقام سے دوسری جگہ پر زیادہ پہلایا ہے جو شخص زیادہ دیکھا جائے گا ہے تو وہ میری کتاب فصل الصلوات علی سید السالوات کو دیکھے۔

خاتمہ

ستر احادیث ادعیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل ہے جو اکثر و کثرت صحیح اور حسن

طریقہ میں اس کتاب کے یوں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ پاس احادیث ہیں اور پھر محکوم زیادہ معلوم ہوئیں تو میں نے ان کو یکجا پس بریڑ یادیا جن محدثین نے ان احادیث کو بیان کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو جامع صغیر کے رموز کے ساتھ بیان کر دیا ہے اکثر یا احادیث جامع صغیر اور کتاب المصابیح میں موجود ہیں۔

ان احادیث کو میں نے دو قسم کیا ہے اول استغاثات ہیں جو دوسری دعوات یا مستغاثات ہیں حدیث کے اول میں اگر استغاثہ ہے تو اس کو اول قسم سے کر دیا ہے اور حدیث میں اگر اول دعا ہے تو اس کو قسم ثانی سے کر دیا ہے اور ان احادیث کو آیات قرآنی کے ساتھ متروک کیا ہے اس لئے کہ آیات قرآنی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور پہلے ذکر

کر دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن شریف ہے اور آیتیں شرعاً مذکورہ سے خارج ہیں۔ رَبَّنَا نَقْتُلْ مَنَّا اَنَّا اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ رَبَّنَا اسَا فِي لُبَابِ حَسَنِ وَاِنِ الْاٰخِرَةُ خَسَدَةٌ وَقَدْ اَنَآ لِنَاكِرٍ۔ رَبَّنَا اقْرِعْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبَّتْ اَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔ رَبَّنَا لَا تَوَاجِدْ نَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَحْطَا مَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا

اَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الْذَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا خَافَةَ لَنَا بِهِ
 وَاعْتَصِمْنَا مِنْ عَذَابِكَ وَاعْفِرْ لَنَا وَأَرْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
 رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ
 الْغَفُورُ الرَّحِيمُ رَبَّنَا إِنَّا أَمَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا امْتِنَا بِمَا
 أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
 وَأَسْرِ افْرَأْهُنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ رَبَّنَا مَا
 خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي
 لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا
 وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْدَارِ رَبَّنَا وَإِنَّا مَأْمُورُونَ بِمَا عَلَى رُسُلِكَ لَا تُخْزِنَا فِيمَا
 الْبَقِيَّةُ إِنَّكَ لَا تَخْلُقُ الْمَيِّتَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
 لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا
 فِتْنَةً لِقَوْمِ الظَّالِمِينَ فَتَنَّا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ رَبَّنَا
 ائْتِنَا بِمَا نَدْعُكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَلَا تُخْزِنِي أَوْ تَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ
 تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ رَبِّ اجْعَلْنِي مُعِيمَ الْقُلُوبِ وَمِنْ أُمَّةٍ
 رَبَّنَا وَقَبَلْ دُعَاءَ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ
 رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا رَبِّ اذْخُلْنِي
 مَدْخَلَ الصَّادِقِينَ وَأَخْرِجْنِي مَخْرَجَ الصَّادِقِينَ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا

نَصْرِيًّا - رَبِّنا اِنَّا مِنْكَ رَحْمَةٌ وَهَبْ لَنَا مِنْ اَمْرِ بَارِئُنَا - رَبِّ اسْكُرْ
 لِي صَدَقَتِي وَسَهِّرْ لِي اَمْرِي - رَبِّ ارْزُقْنِي عِلْمًا - اِنِّي مَسْتَعِيذٌ بِكَ مِنَ الضَّرَرِ وَانْتَ
 اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ - لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ -
 رَبِّ لَا تُدْرِكْنِي وُفْدًا وَاَنْتَ حَيُّ الْوَارِثِينَ - رَبِّ اَحْكَمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمَنُ
 الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ - رَبِّ اَنْزِلْنِي مُنْزِلًا مُبَارَكًا وَاَنْتَ حَيُّ
 الْكَامِلِينَ - رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ - رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ
 هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَحْضُرُونِ - رَبِّنا اِنَّا فَاغَعِرْ
 لَكَ وَاَرْحَمْنَا وَاَنْتَ حَيُّ الْوَارِثِينَ - رَبِّ اَعْمِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ
 الْوَارِثِينَ - رَبِّنا اَصْرِفْ عَنَّا ذُنُوبَنا جَمْعًا اِنْ عَذَابَها كَانَ عَرَامًا
 اِذَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا - رَبِّ شَاهِدْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا وَاجْنَابِنا وَذُرِّيَّاتِنا وَفِرْعَ
 اَحِبِّنا وَاجْعَلْ لِّلْمُتَّقِينَ اِمَامًا مَّا رَزَقْنِيكَ مِنْ خَيْرٍ لِّتَحْكُمَ بِالحَقِّ بِالصَّالِحِينَ
 وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِينَ وَاَجْعَلْ لِّي مَرُوءَةً فِي جَنَّةِ النَّعِيمِ
 وَلَا تَجْعَلْ لِّي يَوْمَ يُنْفَخُ الْيَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا نَسْلٌ اِلَّا مَنْ اَتَى اللَّهَ
 بِقَلْبٍ سَلِيمٍ رَبِّ نَجِّنِي مِنْ اَهْلِ بَيْتِي وَمَا يَعْمَلُونَ - رَبِّ اَوْرِغْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
 الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَدْخِلْنِي
 بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ - رَبِّ اِنِّي طَلَسْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي
 رَبِّ اِنِّي لَمَّا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مَرْجِلًا فَقِيمْ رَبِّ اَلْصِّرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ
 رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ - رَبِّ اَوْرِغْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتِكَ الَّتِي
 اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِي فِي

ذُرِّيَّتِي اِنِّي تَبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ
 سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ
 رَحِيمٌ - رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنْتَبَا وَكَانَ الْمَصِيرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
 لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفُوكُنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ - رَبَّنَا أَنْتُمْ كُنَّا لَكُمْ
 وَاعْفُوكُنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ
 بَيْتِي مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ آيَاتِ ادعیه قرآن شریف ختم ہوئیں اور اس
 مقام سے استعاذات اور وہ ادعیه جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ ہیں
 (۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ الْكَرِيْمِ وَاسْمِكَ الْعَظِيْمِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْعَمَلِ
 طَب اس حدیث کو عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۲) اَللّٰهُمَّ
 اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ
 وَالْغَفْلَةِ وَالْعِيْلَةِ وَالْذِلَّةِ وَالْمَسْكِنَةِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكَفْرِ
 الْفُسُوْقِ وَالشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ
 وَالْبُكَمِ وَالْجُلُوْنِ وَالْجَذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّ اَلْاَسْقَامِ کہ یہی اس حدیث
 انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَفَقْرٍ
 لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَسْبَحُ وَمِنْ الْجُوعِ فَإِنَّهُ يَلْسُ
 وَمِنْ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا يَشْتِ الْبَطَانَةُ وَمِنْ الْكُسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ
 الْهَرَمِ وَأَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمَرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْجَحَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
 وَمِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوبًا أَوَاهَةً فَخْبَةً مُّشِيَةً
 فِي سَبِيلِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ أَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ

مِنْ كُلِّ لَائِمٍ وَالْعَبِيَّةِ مِنْ كُلِّ سِرٍّ وَتَقْوَرُ بِالْحَمَةِ وَالْحِجَابَةِ مِنَ الشَّرِّ كِ اس حدیث
 اس سے روایت کیا ہے (۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُسْلِ وَالْهَرَمِ
 وَالْمَاكِهِ وَالْمَعْرَمِ وَمِنْ وَثْنَةِ الْفَقْرِ وَعَلَابِ الْفَقْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ
 النَّارِ وَمِنْ شَرِّ وَثْنَةِ الْبَرِّ اَوْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَثْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 وَثْنَةِ الْمُسِيْمِ الدَّجَالِ اَللّٰهُمَّ اَعِیْشْ عَلَیْ حَطَايَايَ الْمَلَكُوعِ وَالْمَلِكِ وَالْمَبْرُودِ
 وَتَوَقَّ عَلَیَّ مِنَ الْحَطَايَا كَمَا یُفْقِ الثَّوْبُ الْاَسَیْسُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَلَّتَیْ
 وَبَیْنِ حَطَايَايَ كَمَا نَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ق ت ن ہ اس حدیث
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے۔ (۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
 بِكَ مِنَ التَّرَدُّیِّ وَالْهَدْمِ وَالْاَحْرِقِ وَالْحَرْقِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّخْطُبْنِیَ
 الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتُ فِی سَبِیْلِکَ مُسْبِرًا وَاَعُوْذُ
 بِكَ اَنْ اَمُوْتُ لَیْلًا اَنْ اس حدیث کو ابو ایسہ نے روایت کیا ہے۔
 (۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَوَالِ بَعْدِکَ وَتَحْوِلِ عَامِیَّتِکَ وَفِیْ
 مَتَلِکَ وَحَمِیْنِ سَخَطِکَ مَوْتِ اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔
 (۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَحْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَ
 الْاَهْوَاءِ وَالْاَذْوَءِ ط ک اس حدیث کو زیاد بن حلقہ نے روایت کیا ہے۔
 (۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعٍ وَهَنْ شَرِّ
 بَصَرٍ وَهَنْ شَرِّ لِسَانٍ وَهَنْ شَرِّ قَلْبٍ وَهَنْ شَرِّ سَمْعٍ وَهَنْ شَرِّ بَصَرٍ
 اس حدیث کو شکیل
 (۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْعِ وَمِنْ لَیْلَةِ
 السُّوْعِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْعِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْعِ وَمِنْ جَارِ السُّوْعِ

دایرہ المعامد طیب اس حدیث کو عقبہ بن عامر رضی نے روایت کیا ہے۔
 (۱۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِالْعَافَاتِیْ مِنْ عِقَابِکَ
 وَاعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَاشِدْتَ عَلٰی نَفْسِیْکَ
 م اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی نے روایت کیا ہے (۱۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
 بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا کُمُ اَعْمَلُ م دن م اس حدیث کو حضرت
 عائشہ رضی نے روایت کیا ہے (۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ
 وَالْاِلْدَلَّةِ وَاعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ وَن م اس حدیث کو ابوہریرہ رضی نے
 روایت کیا ہے (۱۳) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیدُ اَنَّکَ اِلٰہُ الْاَرَضِ
 وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 عِبَادِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّکَ اِلٰہُ الْاَرَضِ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیدُ اَنَّ
 الْعِبَادَ کُلُّہُمْ اَخَوٰہُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیدُ اَنَّ سَاعَتَہٗ مِنَ الْبَیِّنَاتِ وَالْاٰخِرَۃُ بِآءِ الْبَیِّنَاتِ
 وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لِّکَ وَ اٰہِلَیْ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ مِنَ الْبَیِّنَاتِ وَالْاٰخِرَۃُ بِآءِ الْبَیِّنَاتِ
 وَالْاٰکِرَامِ م اس حدیث کو ابو امامہ رضی نے روایت کیا ہے (۱۴) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
 رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا
 اَسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ
 بِذَنْبِیْ فَاعْفُرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ م اس حدیث کو شداد
 بن اوس نے روایت کیا ہے (۱۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا
 وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاعْفُرْ لِیْ مَعْفِرَۃً مِنْ عِنْدِکَ وَ اَرْحَمٰنِیْ
 اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ م اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیق رضی نے
 روایت کیا ہے (۱۶) اَللّٰهُمَّ اَعْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کَلَّہٗ دَقَّہٗ وَجَلَّہٗ وَ اَوَّلَہٗ

وَعَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسِرُّهُمُ وَاسْ حَدِيثُ كُوْ حَضْرَتِ ابُوْ هَرِيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ رَوَايَتُ كِيَا سِي
 (۱۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعِفَّةَ وَالْعَافِيَةَ وَدُنْيَايَ وَدِيْنِيْ وَاهْلِيْكَ
 اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَارْمِنْ رَوْعَتِيْ وَاحْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَخَلْفِيْ
 وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ قُوْتِيْ وَاعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ
 اسْ حَدِيثُ كُوْ زِيَادِ رَضِيَ عَنْهُ حَضْرَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُ رَوَايَتُ كِيَا سِي - (۱۸) اَللّٰهُمَّ
 رَبِّ جِبْرِئِلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم
 نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَلَاءِ طَبْ ك اسْ حَدِيثُ كِيَا سِي رَوَايَتُ ابْنِ الْمُبَرِّقِ كِيَا سِي
 (۱۹) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لَسْتَ بِاللّٰهِ اسْتَحْدُ ثَنَاهُ وَلَا بِرَبِّ ابْنَدُ عَنَْاهُ وَلَا
 كَانَ لَنَا فِتْنَتُكَ مِنْ اِلٰهِ فَلَجَا اِلَيْهِ وَنَذَرُكَ وَلَا عَانَكَ عَلٰی خَلْقِنَا
 نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّكَ فَيَكْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی طَبْ اسْ حَدِيثُ كُوْ صَبِيْ رَضِيَ عَنْهُ
 رَوَايَتُ كِيَا سِي (۲۰) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَسْمَعُ كُلَّ مَرْمِيٍّ وَتَرَى مَكَانِيْ تَعْلَمُ سِرِّيْ عَلٰی
 لَا تُخَيِّبْنِيْ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِيْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَغِيْرُ
 الْوَحْدُ الْمُسْتَفِيقُ الْمُقَرَّرُ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُسْكِيْنِ اَنْ تَبْرَأَ
 اِلَيْكَ بِمَالِ الْمُدْنِ الْزَلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِبِ الضَّارِيْ مَنْ
 خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَةٌ وَفَاضَتْ لَكَ عِبْرَتُهُ وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهُ وَرَغِمَ لَكَ
 اَنْفُهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ شَقِيْقًا وَكُنْ بِيْ رَقْفًا رَحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمُسْتَوْسِلِيْنَ
 وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ طَبْ اسْ حَدِيثُ كُوْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُ رَوَايَتُ كِيَا سِي (۲۱) اَللّٰهُمَّ
 اَلَيْكَ اَشْكُوْ ضَعْفَ قُوْتِيْ وَقِلَّةَ حِيلَتِيْ وَهَوَانِيْ عِنْدَ النَّاسِ يَا رَحِمَ
 الرَّاحِمِيْنَ اِلٰی مَنْ تَكَلِّفُنِيْ اِلٰی عَدُوِّ وَلِيٍّ مِّنِّيْ اَمَّ اِلٰی قَرِيْبٍ مُّلْكُهُ اَمْرِيْ

اِنْ لَمْ تَكُنْ سَاحِطًا عَلَيَّ فَلَا اُبَالِي غَيْرَ اِنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعَ لِي اَعُوذُ
 بِغُفْرٍ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي اَضَاءَتْ لَهُ السَّمَوَاتُ وَالْاَرْضُ وَاشْرَقَتْ
 لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَّمَ عَلَيْهِ اَمْرًا لَمْ يَأْوَ الْاُخْدَةَ اَنْ يُحَلَّ عَلَى غَضَبِكَ اَوْ
 تَنْزِلَ عَلَى سَخَطِكَ وَكَذَلِكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ
 ط ب اس حدیث کو عبد الباقی بن جعفر نے روایت کیا ہے (۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
 اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَأَعُوذُ
 بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
 اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
 عَازَبَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ
 قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ اَللّٰهُمَّ
 اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ خَيْرًا ۵ اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 روایت کیا ہے (۲۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّيِّبِ الطَّامِسِ الْبَاقِي
 الْوَحْدِ اِلَيْكَ الَّذِي اِذَا دُعِيتَ بِهِ اُجِبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهِ اَعْطَيْتَ
 وَاِذَا اسْتَوْخِمْتَ بِهِ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتَفْرَجْتَ بِهِ فَرَجْتَ ۵ اس حدیث کو
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے (۲۴) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُولُ
 وَخَيْرًا مَّا نَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَواتِيْ وَتُسْلِيْ وَتَحِيَّاتِيْ وَتَهْنِئَاتِيْ وَتَسْلِيْمَاتِيْ وَتَسْلِيْمَاتِيْ وَتَسْلِيْمَاتِيْ وَتَسْلِيْمَاتِيْ
 رَبِّ تَرَانِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَسُوءِ الْمَقْبَرَةِ وَ
 شَرِّتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا يَنْجِيْ بِهِ الرِّياحُ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنْ شَرِّ مَا يَنْجِيْ بِهِ الرِّيحُ ۵ اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت

کیا ہے (۲۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الثَّابِتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْأَلُكَ عَزِیْمَةَ
 الرُّشْدِ وَاَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْأَلُكَ لِسَانًا
 صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیْمًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
 مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَامُ الْغُیُوْبِ ت ن اس
 حدیث کو شداد بن اوس نے روایت کیا ہے (۲۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ قِیَمَ
 یَا اَمْنًا وِعَلْمًا تَوَكَّلْتُ وَالِیَّکَ اَنْیْتُ رَبِّکَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
 بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَقُّ الَّذِیْ لَا یَمُوتُ وَلِیُّنَا وَاِلٰهُنَا
 یَمُوتُوْنَ م اس حدیث کو ابن عباس نے روایت کیا ہے (۲۷) اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ
 فِی الْاَلَمِّ عَافِنِیْ فِی سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِی بَصَرِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 الْفَقْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَک
 اس حدیث کو ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۲۸) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ
 اَدَّاهُ حَسَنًا اِسْتَنْبَرُوْا وَاِذَا اَسْأَءُوا اِسْتَغْفَرُوْا م اس حدیث کو
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے (۲۹) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ
 مَنْ یَنْفَعُنِیْ حُبُّہُ عِنْدَکَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا احِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا
 احِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا رَزَوْنِیْ عَنِیْ مِمَّا احِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا احِبُّ ت
 اس حدیث کو عبد اللہ بن زید الخطمی نے روایت کیا ہے (۳۰) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِّیْ
 ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِّیْ فِی قَارِئِیْ وَبَارِئِیْ وَبَارِئِیْ لِّیْ فِی رِزْقِیْ ت اس حدیث کو ابو ہریرہ
 روایت کیا ہے (۳۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِکَ تَهْدِیْ بِهَا
 قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ وَتَقْلَمُ بِهَا شَعْبِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا عَائِدِیْ وَتَرْفَعُ بِهَا

سَاهِدِي وَتَرَكِي بِهَا عَمَلِي وَتَلْهِمِي بِهَا رُتْدِي وَتَرُدِّي بِهَا الْغَيْثَ وَتَصْنَعِي
 بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اللَّهُمَّ اعْطِنِي أَيَّمَا أَوْتَقِيَّا لَيْسَ بَعْدَكَ كُفْرٌ وَرَحْمَةٌ
 أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَوْرَ
 فِي الْقَضَاءِ وَتُرَاكِي الشُّهُدَاءِ وَعَلَيْكَ السُّعْدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أُمِرْتُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَصَعَفَ عَمَلِي أَفْقَرُ
 إِلَيْ رَحْمَتِكَ فَاسْأَلُكَ يَا قَاصِيَ الْأُمُورِ وَيَا سَانِي الصُّدُورِ كَمَا يُجَدُّ
 لَيْسَ الصُّورُ أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ التَّبَوُّرِ وَمِنْ مَشْرِ
 الْقُبُورِ اللَّهُمَّ مَا قَصَرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَلْعَلْهُ يَدِي وَلَمْ تَلْعَلْهُ مَسَاكِينِي
 مِنْ خَلْقٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ حَارَاتٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ

عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْحَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ عِيَارَ
 اللَّهُمَّ يَا دَاحِلَ الْحُلِّ الشَّدِيدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ أَسْأَلُكَ الْآمَنَ بِرَأْسِ الْمَعْبُودِ
 وَلِلْجَنَّةِ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ الرَّكَعِ الشُّجُودِ الْمَوْفُورِ
 إِلَيْكَ رَحِيمٍ وَدُودٍ وَإِلَيْكَ تَعَلُّ مَا تَرِيدُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا الْهَادِينَ
 عِزِّ صَالِينَ وَلَا مُصِلِينَ سِلَاحَ أَوْلِيَاكَ وَعَدُوَّ الْأَعْدَاءِ
 مَنْ أَحْبَبَكَ وَتَعَادَى بَعْدَ أَوْتِكَ مَنْ حَاتَمَكَ اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَدَلِيلُهُ
 الْإِجَابَةُ وَهَذَا الْجَهْدُ وَعَلَيْكَ التَّكْلُوفُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي نِيَّاتِي
 وَنُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا مِثْلَ يَدِي وَنُورًا مِنْ خَلْعِي وَنُورًا عَنْ مِثْيَدِي وَنُورًا
 عَنْ سِتْرِي وَنُورًا مِنْ قُوَّتِي وَنُورًا مِنْ تَحَنُّنِي وَنُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَرِي
 وَنُورًا فِي شَعْرِي وَنُورًا فِي سِرِّي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَنُورًا فِي

عَلَّمَ مَنِي اللَّهُمَّ اعْظِمْ لِي ثَوْرًا وَاعْظِمْ ثَوْرًا وَأَحْضِرْ لِي ثَوْرًا سُبْحَانَ الَّذِي
تَطَفَّ بِالْعَرَقِ قَالِ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي كُنَّ الْحُجَّةُ وَتَكْرَمُ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي
لَا يَنْبَغِي الشُّبُهَةُ الْوَلَكَةُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالْيَعْلَمِ سُبْحَانَ ذِي الْحُجَّةِ
وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ طَبِهُ هُوَ اس حدیث کو سن

عباس رضی نے روایت کیا ہے

(۳۲) اللَّهُمَّ لَا تَكْثِرْ لِي إِلَى هَسْيِ طُرَّةٍ عَيْنٍ وَلَا تَارِخٍ مَنِي صَلِّحْ
مَا أَعْظَمْتَنِي۔ اس حدیث کو برار نے ابن عمر رضی سے روایت کیا ہے (۳۳) اللَّهُمَّ
أَحْضِرْ لِي شُكْرًا وَأَحْضِرْ لِي صُبُورًا وَأَحْضِرْ لِي عِلْمًا وَصَغِيرًا وَفِي أَكْثَرِ

الْبَاسِ كَبِيرًا۔ اس حدیث کو برار نے بریدہ رضی سے روایت کیا ہے (۳۴) اللَّهُمَّ
أَحْضِرْ لِي بِالسَّكَامِ قَائِمًا وَأَحْضِرْ لِي بِالسَّكَامِ قَائِمًا وَأَحْضِرْ لِي بِالسَّكَامِ قَائِمًا
وَلَا تَسْمِتْ لِي عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ حَافِرٍ خِزَانَةٍ
يَبْدُو لَكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرِّ خِزَانَةٍ يَبْدُو لَكَ اس حدیث کو ابن مسعود رضی
روایت کیا ہے۔ (۳۵) اللَّهُمَّ انْعَمْ عَلَيَّ مَا عَمِلْتَنِي وَعَلَيَّ مَا يَفْعَلُنِي وَرُدِّي عَلَيَّ

أَحْسَنَهُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ خَالِ أَهْلِ النَّارِ ت ہ اس حدیث کو
ابو ہریرہ رضی نے روایت کیا ہے (۳۶) يَا قَتِيبُ قَدْ بَدَحْتَكَ اسْتَعِثْ

اس حدیث کو انس رضی نے روایت کیا ہے (۳۷) اللَّهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ
قُلُوبِي لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِي طَاعَتَكَ وَرِسْوَاتَكَ وَعَمَلًا لِبَيْتِكَ
طس اس حدیث کو علی رضی نے روایت کیا ہے (۳۸) اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي خَشًا

خَشًا كَأَنَّكَ أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشَقِّقْ بَعْصِيَّتَكَ وَخُزْنِي فِي فَضْلِكَ

وَبَارِكْ لِي فِي قَدْرِكَ كُلِّهِ لَا أُحِبُّ تَحْيِيلَ مَا أُخْرَتْ وَلَا تَاخِيرَ
 مَا مُجِّلَتْ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَأَمْتِعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْ
 الْوَأْرَاتِ مِثِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي فِيهِ سَائِرِي وَأَقْرِبْ لِي
 عُنِّي طَس اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۳۹) اللَّهُمَّ
 اكْفِنِي بِحِلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَعِزَّنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سُؤَالَكَ اس
 حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۴۰) اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِي
 عَلَى عِنْدَ كَبِيرِ سَيِّئِي وَأَقْطَاعِ عُمْرِي ك اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 روایت کیا ہے (۴۱) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا يَأْتِي قَلْبِي حَتَّى أَعْلَمَ
 أَنَّهُ لَا يُضِيئِي إِلَّا مَا كُتِبَ لِي وَأَرْضِي مِنَ الْمَعِيشَةِ مَا قُسِمَتْ لِي۔
 اس حدیث کو برابر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (۴۲) اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَسْأَلُكَ عِلْشَةً نَقِيَّةً وَمِدِينَةً سَوِيَّةً وَهَوَاً غَيْرَ مُخْرِجِي مَوْلَا فَاضِحٍ
 طب ک اس حدیث کو برابر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (۴۳) اللَّهُمَّ
 اصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عَصَمَةُ أَمْرِي وَاصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا
 مَعَاشِي وَاصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاتِ زِيَادَةً
 لِي فِي كُلِّ حَيْرٍ وَاحْصِلْ لِمَوْتِ رَاحَةٍ لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ م اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 روایت کیا ہے (۴۴) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالْعَقَابَ وَالْقِيَامَ
 م م اس حدیث کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۴۵) اللَّهُمَّ اجْعَلْ
 حُبَّكَ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيَّ وَاجْعَلْ حَشِيَّتَكَ أَخَوْفَ الْأَشْيَاءِ عِنْدِي
 وَأَقْطَعْ عَنِّي حُلُوبَ الْأَشْيَاءِ الشَّقَوِيَّةِ إِلَى لِقَائِكَ وَإِذَا أَقْرَبْتَ أَصِيرُ

أَهْلَ الْإِيمَانِ دُنْيَاهُمْ فَأَمْرٌ عَلَيَّ مِنْ عِبَادَتِكَ يَا هَلِ اس حدیث کو بہتر
 بن مالک الطائی نے روایت کیا ہے (۴۶) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ
 وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ ط اس حدیث کو
 ابن عمر رضی نے روایت کیا ہے (۴۷) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ لِحَاكِمَتِكَ
 وَمِنَ الْأَعْمَالِ وَصِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الطَّرِيقِ لَكَ صَلِ انور علی
 روایت ہے کہ ابوہریرہ راوی ہیں (۴۸) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي
 الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانِ فِي حُسْنِ خُلُقٍ وَبِحَاجَاتِ تَبِعِهِ قَلَاوَحَ وَرَحْمَةً مِنْكَ وَ
 عِلْمَ رُبِّيَّةٍ وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا ط اس حدیث کو ابوہریرہ رضی نے
 روایت کیا ہے (۴۹) اللَّهُمَّ الْطَفَّ بِي فِي مَسِيرِ كُلِّ عَسِيرٍ فَإِنْ تَشَاءُ
 عَلَيَّ لَيْسَ يَسِيرٌ وَأَمَّا كَذَا لَيْسَ وَالْمَعَاوَاةُ فِي الْإِيمَانِ نِيَا وَالْخَيْرَةُ ط اس حدیث کو
 ابوہریرہ رضی نے روایت کیا ہے (۵۰) اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِّي وَأَعْفُ عَنِّي
 ط اس حدیث کو ابو سعید رضی نے روایت کیا ہے (۵۱) اللَّهُمَّ إِنِّي
 عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ فِي قَبْضَتِكَ مَا صَبَّغْتَ بِيَدِكَ مَا
 فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَةٌ بِهِ
 تَعْلَمُ أَوْ تَرْتَلُوهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلِمْتَهُ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ أَوْ
 اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْعَالَمِينَ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ
 نُورًا صَدْرِي وَرَاسِيَ قَلْبِي وَحِلَاءَ خُرْقِي وَذِهَابَ هَمِّي - اس حدیث کو
 ابن سنی نے ابو موسیٰ اشعری رضی نے روایت کیا ہے (۵۲) اللَّهُمَّ أَخْرِجْنِي
 مِنْكَ الْيَقِيْنُ لَا شَكَّامَ وَالْقَنَاقِيْنَ بِكُلِّكَ الَّذِي لَا يُرَامُ وَأَرْحَمَنِي

لَقَدْ رَأَيْتَكَ عَلَى فَلَا أَهْلِكَ وَأَسْتَرْجَانِي فَمِنْ بَعْدِهِ أَنْعَمْتَ بِهِ
 عَلَيَّ فَلِئَلَّكَ يَهْتَكِرُنِي وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ اسْتَلَيْتَنِي بِهَا قُلْتُ لَكَ بِهَا صَبْرٌ
 قِيَامٌ قُلْتُ عِنْدَ بَعَثَتْنِي سَتَكْرِي فَلَمْ يَحْزَنْ قِيَامِي وَيَا مَنْ قُلْتُ عِنْدَ تَلَاكُمُ صَبْرًا
 فَلَمْ يَحْزَنْ لِي وَيَا مَنْ رَأَيْتَنِي عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَقْضِ يَدِ الْمَعْرِفَةِ إِلَيَّ
 لَا يَقْضِي أَنْدَاوِيَا ذَا النِّعَةِ الَّتِي لَا تَخْصِي عَدَدًا سَأَلْتُكَ أَنْ تُصَلِّيَ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبِكَ أَوْرَأْتُ نَفْسِي مِنَ الْإِعْدَاءِ وَالْحَسَارِ
 اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى دِيْنِي بِاللَّهِ يَا وَعَلَى الْحَرِيِّ بِالْتَّقْوَى وَاحْصِلْ لِي
 غِنًى عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي وَمَا حَصَرْتَهُ يَا مَنْ لَا تَصْرَهُ إِلَّا نَوْمُهُ
 وَلَا يَنْقُصُهُ الْعَفْوُ مِنْ لِي مَا لَا يَنْقُصُكَ وَأَعِزِّ لِي مَا لَا يَعْزُّكَ
 أَنْتَ الْوَهَّابُ أَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِيبًا وَصِدْرًا جَمِيلًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَالْعَالَمِينَ
 مِنَ الْمَلَايِكَةِ وَأَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ
 عِلْمَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الْعِزَّ عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيمِ - اس حدیث کو دینی نے حضرت امام جعفر صادق سے روایت کیا ہے اور
 حضرت امام محمد باقر نے اپنے باپ اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے
 (۵۳) اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الذَّقَائِقِ وَعَمَلِي مِنَ الزَّيَاغِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَلَامِ
 وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِئِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ
 حکیم نے اس حدیث کو خط سے روایت کیا ہے اور خط نے امام محمد باقر سے
 روایت کیا ہے (۵۴) رَبِّ آعِنِّي وَلَا تُغْنِ عَنِّي وَأَنْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ
 عَلَيَّ وَأَمْكُرْنِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَكَيِّرْ أَهْلِي لِي وَالصُّرْفِي

عَلَيَّ عَلَى رَبِّ اجْعَلْ لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مَطْوُوعًا
 لَكَ مُجِبًّا لَكَ أَوْاهًا مُبِيًّا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاعْسِلْ حَوْبَتِي وَأَحِبِّ
 دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَأَهْدِ قَلْبِي وَأَسْأَلُ سِحْمَةَ صَدْرِي
 ت وہ اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے (۵۵) اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ
 بِالْعِلْمِ مِنْ يَلْتَمِئُ بِالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ بِالْتَّقْوَى وَحَمِلَتْنِي بِالْعَافِيَةِ اِسْ حَدِيثُ
 ابْنِ الْخَوَّازِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُمَا وَارْتَدَّتْ وَارْتَدَّتْ وَارْتَدَّتْ وَارْتَدَّتْ
 اَحْطَا يَا اَيُّ كَلِّهَا اَللّٰهُمَّ الْعَشِيَّةُ وَاحْتَرْتَنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَ
 اَلْخَلَاقِ وَاِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يُصْرِفُ سَلْبَهَا اِلَّا اَنْتَ طَب
 اس حدیث کو ابوامامہ نے روایت کیا ہے (۵۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا
 تَارِعًا وَرَدًّا طَلِبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا اَحْمَدُ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے
 ۵۷ اَللّٰهُمَّ يَعْلَمُ الْعَيْبِ وَقَدْ رَتَكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْبَبْنِيْ مَا عَلِمْتَ
 لَمْ يَمْلُؤْ خَيْرًا لِّيْ وَتَوْفَّقِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَقَاةَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ وَاسْأَلُكَ
 اَحْسَنِيَّتِكَ فِي الْعَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْاِحْلَاصِ وَالرِّصَا وَ
 الْغَضَبِ وَاسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْعِي وَاسْأَلُكَ بَعِيًّا لَا يَفْقَدُ
 وَاسْأَلُكَ قُرْبًا عَيْنٍ لَا تَقْطَعُ وَاسْأَلُكَ الرِّصَا بِالْقَضَاءِ وَاسْأَلُكَ تَرْكُ
 الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاسْأَلُكَ كَلِمَةَ النَّظَرِ اِلَى وَجْهِكَ وَالشُّوقِ اِلَى
 لِقَاكَ فِي عَيْرِ ظَرَاءٍ مُّصْرَةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ تَرَبِّيًا بِرَبِّيَّةِ
 الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هَذِهِ مُهَيِّئِينَ ن ك اس حدیث کو عمار بن یاسر نے
 روایت کیا ہے (۵۹) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ

كَمَا تَهْدَى وَتُخَيِّمُ هَآءِ اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْوَطْهَا وَاِنْ اَمَاتَهَا فَاعْمُرْ لَهَا اَللّٰهُ
 اِنِّىْ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ هَمَّ اسَ حَدِيْثُ كُوَابِنِ عَمْرِو مَرْسِي رَوَايَتُ كِيَا سِي (۴۰)
 اَعْمُرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ وَخَطِيئَةَ اِسْمَاعِيْلَ وَاسْمَاعِيْلَ فِيْ اُمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِمْ
 اَللّٰهُمَّ اَعْمُرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ وَعَمْدَتِيْ وَهَرَّتِيْ وَحَدِيْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِدَدُ
 اَللّٰهُمَّ اَعْمُرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَكَلَنْتُ
 الْمَقْدِيْمُ وَاَنْتَ الْمَوْجِدُ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ هَمَّ اسَ حَدِيْثُ كُوَابِنِ عَمْرِو
 اَشْعَرِي مَرْسِي رَوَايَتُ كِيَا سِي (۴۱) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ
 فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّوْنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ
 قَضَايَتِيْ فَاِنَّكَ تَقْصِيْ وَلَا يُقْصَىٰ عَلَيْكَ وَاِنَّكَ لَا يَدُلُّ مِنْ وَاَلَيْتُ اَللّٰهُمَّ
 رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ هَمَّ اسَ حَدِيْثُ كُوَابِنِ عَمْرِو مَرْسِي رَوَايَتُ كِيَا سِي
 (۴۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَأَلْتَنَا مِنْ اَنْفُسِنَا مَا لَا مَلَكَ لَكَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ فَاعْمُرْ
 لِيْ مَا يَرْزُقُ صَبِيْحَتَكَ عَمَّا اسَ حَدِيْثُ كُوَابِنِ عَمْرِو مَرْسِي رَوَايَتُ كِيَا سِي
 (۴۳) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَاكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاعْظِمْنَا وَلَا تَخْزِ مَنَا
 وَلَا تُؤْخِزْنَا عَلَيْنَا وَارْضَا وَارْضِ عَنَّا هَمَّ اسَ حَدِيْثُ كُوَابِنِ عَمْرِو مَرْسِي
 رَوَايَتُ كِيَا سِي (۴۴) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ دَانَ سَيِّئَاتِيْ وَآلِفَ نَائِبِيْ قُلُوْبِنَا وَاعْمُرْ
 سُبُلَ السَّلَامِ وَبَحِّثْنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَحَنِّبْنَا الْقَوَاعِشَ مَا ظَهَرَ
 مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِى اَسْمَاعِنَا وَآلِهِنَا مَا وَفَّقُوْنَا وَارْزُقْنَا
 وَصِرَّ بَايَاتِنَا وَثَبِّ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ
 لِتَعْمَلِكَ مُتَشِيْرِيْنَ بِمَا قَالِيْنَ لَهَا وَآمِنًا عَلَيْنَا طِبَّ هَمَّ اسَ حَدِيْثُ كُوَابِنِ

مسعودی روایت کیا ہے (۵۶) اَللّٰهُمَّ مَا سَأَلَكَ مُوَحِّبَاتِ رَحْمَتِكَ
عَزَائِمُ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةُ مِنْ كُلِّ اُيْمٍ وَالْعِدِيمَةُ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْفَوْكَةُ نَارُ
الْحَنَاءِ وَالْبَحْيَةُ مِنَ النَّارِ اس حدیث کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے

(۵۷) اَللّٰهُمَّ اَقْسِمُ لَكَ مِنْ حَسْبِيكَ مَا حَوَّلَ بَيْنَنَا وَنَحْنُ مَعَاصِيكَ وَ
رُطَابُ عَيْتِكَ مَا مَلَقْنَا مِنْ حَسْبِكَ وَمِنْ الْيَقِيْنِ مَا يَهْوُوْنَ عَلَيْنَا
بَصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَنْعِنَا بِاسْمَاعِيْنَا وَالْصَّارِبِ بِاَوْقُوْتِنَا اَحْيَيْنَا وَاحْضَلْ
اِنْ لَوَارِثَ مِنَّا وَاحْضَلْ نَارَ بَا عَلِيٍّ مِنْ طَلَسَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَرَعَا اَنَا وَ
كَانْجَعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِدْيَانَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَمْلُغَةً عَلَيْنَا
وَ لَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مِنْ اَكْبَرِ حُمَاتِكَ اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے

(۵۸) اَللّٰهُمَّ احْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ الْاُمُوْر كُلِّهَا وَاجْزَا مَرْخِيْ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ حَمْدُكَ اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے
(۵۹) يَا قَلْبِيْ اِلَى سَلَامٍ وَ اَمَلٍ قَبِيْرٍ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ الشَّعْرِ وَخَيْرَ الْحَاجِّ وَخَيْرَ الْعَمَلِ
وَخَيْرَ التَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَالْمَمَاتِ وَتَسْتَعِيْنُ وَقُلْ لِّرَبِّيْ وَحَقِّقْ لِّمَآئِيْ وَارْتَحِلْ
وَقَبِّلْ صَلَاتِيْ وَاعْفُ خَطِيْئَتِيْ وَاسْأَلَكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ
اَيُّسَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فَوَاحِشَ الْحَيْرِ وَخَوَافِقَهُ وَخَوَافِقَهُ وَآوْلَهُ وَآخِرَهُ
وَتَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ اَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
خَيْرَ مَا اِنِّيْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا نَظُنُّ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَ
وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ اَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ دَرَجَتِيْ

وَتَصَعِّرُ رَأْسِي وَتُصَلِّحْ أَمْرِي وَتُطَهِّرْ قَلْبِي وَتُخَصِّصْ مَرْحَمَتِي وَتَتَوَرَّأَ
قَلْبِي وَتَعْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ اللَّهُرَّاجَاتِ الْعُلَامِ مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِي فِي سَمْعِي وَكُفْرِي وَفِي رَأْيِي
وَفِي خَلْقِي وَفِي خُلُقِي وَفِي أَهْلِي وَفِي بَيْتِي وَفِي عَمَلِي
وَتَقْبِلَ حَسَنَاتِي وَأَسْأَلُكَ اللَّهُرَّاجَاتِ الْعُلَامِ مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ
ک طب (۷۰) يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُونُ وَلَا تَحَاطُّهُ الطُّنُونُ
وَلَا يَصِفُهُ الْوُاصِفُونَ وَلَا تَعْبُرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَحْتَسِبُ الدُّوَائِرُ
تَعْلَمُ مَنَاقِبَ الْجَمَالِ وَصِفَاتِ الْجَبَالِ وَحَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَحَدَدَ
وَرَقِ السَّحَابِ وَحَدَدَ مَا أَطْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ
النَّهَارُ وَلَا تَوَارَى مِنْهُ سَمَاءُ سَمَاءٍ وَلَا أَرْضُ أَرْضٍ وَلَا يَحْشُرُ
مَا فِي قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَرَى وَغَيْرُهُ أَجْعَلْ خَيْرَ عَمْرِي أَحَدَهُ وَاجْعَلْ
خَيْرَ عَمَلِي أَحَدَهُ وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أُنْقَالَ فِيهِ طَبِيبٌ أَحْمَدِي
تین مدین جن جنین سے ہیں وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلِّ مَا دَكَّرَ
الذِّكْرُ وَنَعْمَلْ عَنْ دُكْرٍ الْعَافِلُونَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ أَفْضَلُ وَأَكْثَرُ وَارْتَكَبَ مَا صَلَّى عَلَى
أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ وَبَرَكَاتُهَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ مَا رَكِعَ أَحَدٌ مِنْ
أُمَّتِهِ يَصَلُّوهُ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَ
حَرَاهُ اللَّهُ عَمَّا أَفْضَلُ مَا جَزَى مُرْسِلًا عَمَّنْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جو رب العالمین ہے اوسکی حمد و ثناء تمام

کہ اون کو میں نے چاہا یا نہیں جانا خاص کر اوسکی حمد ایمان اور اسلام کی نعمت پر ہے
 اور اس کتاب کے جمع کرنے کی جو توفیق مجھ کو دی اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد ہے
 اور اللہ تعالیٰ نے سے میں یہ چاہتا ہوں کہ ایسے حبیب اکرم اور رسول اعظم کے جاہ کے
 طفیل میں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف خیر الوسائل سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 اقرب المقربین سے ہے اس کتاب سے مجھ کو اور جو شخص مسلمان سے اس
 کتاب میں دیکھے اوسکو عظیم نفع دے ایسا نفع ہو کہ دنیا میں ہمارے ساتھ رہے
 اور بر رخ میں ہم کو آرام ہو اور وہ نفع قیامت کے دن ہم سے مفارقت نہ کرے اللہم بارک
 وصل علی محمد سید المرسلین وخاتم النبیین علیہم وعلیٰ آلہم واصحابہم الکرام اجمعین الی یوم الدین فقط

تم کتاب الخیر